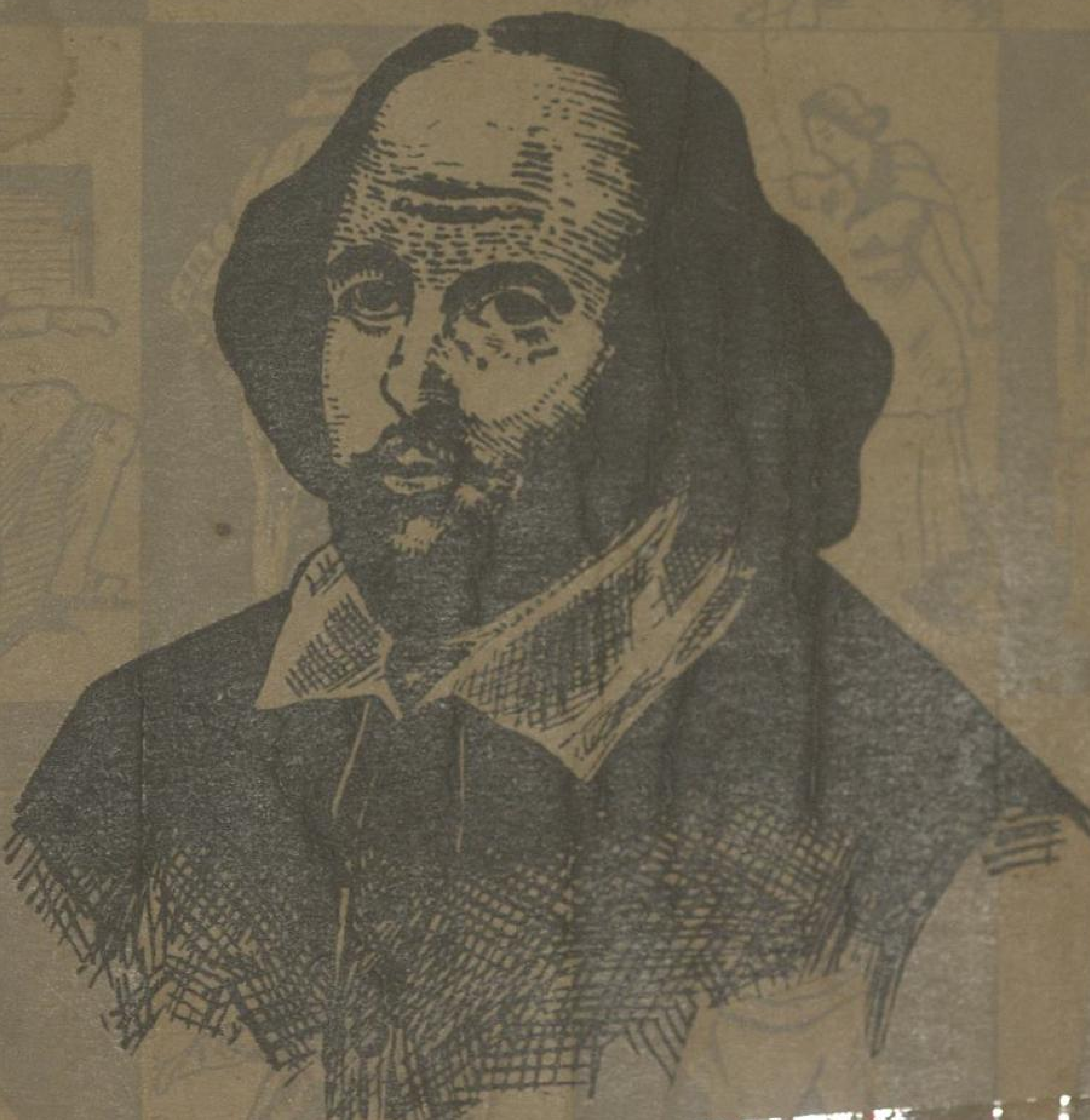
شیکسپیئر



میکبتھ

میکبتھ

تخلیق : ولیم شکسپئر،
ترجمہ : سید قاسم محمود،
تصاویر : محمد یحییٰ چغتائی،

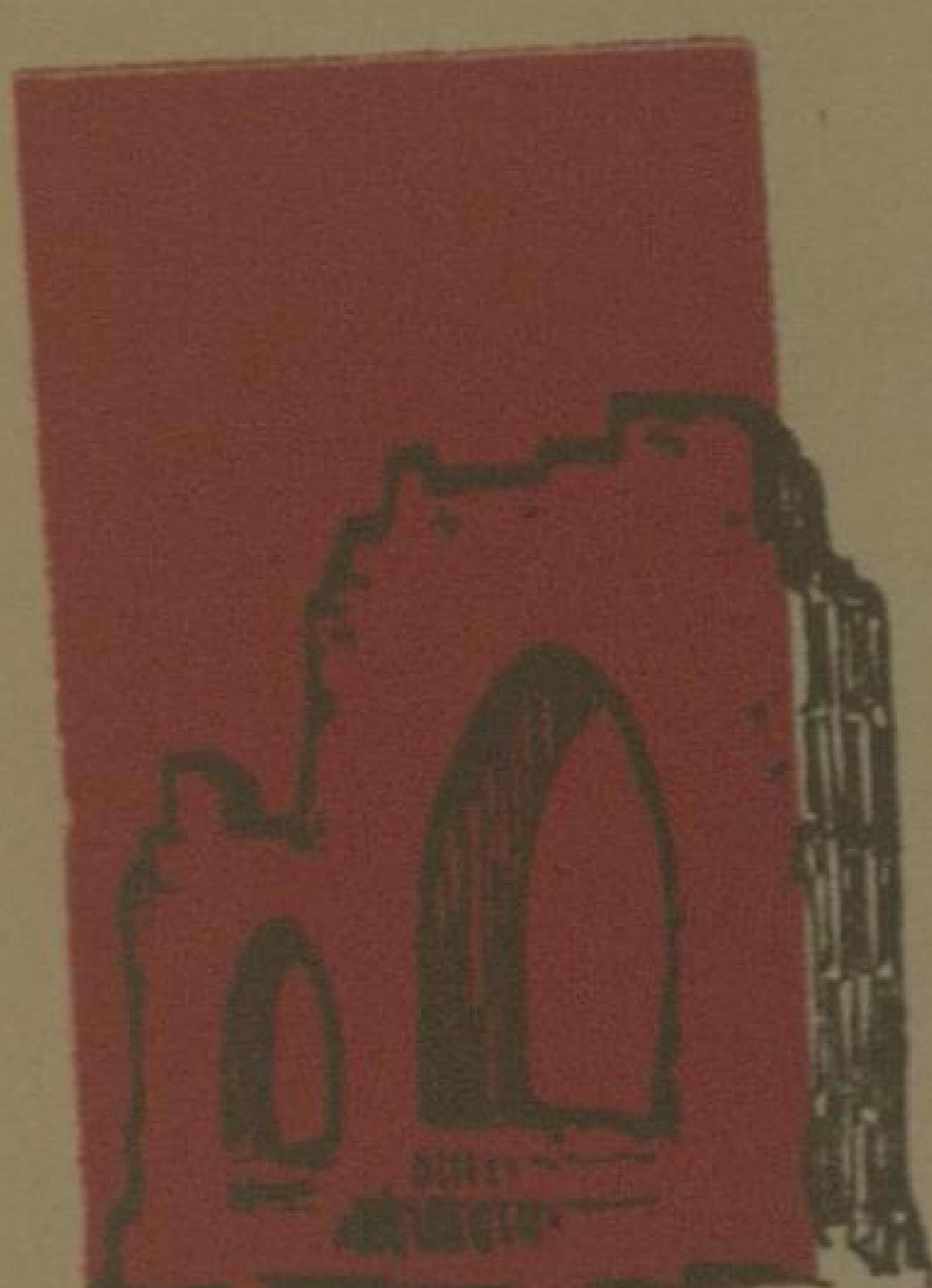
کلاسیک

ناشر ★ آغا امیر حسین - کلاسیک بیرون لوہاری لاہور

طابع ★ چوہدری علی محمد - اردو پریس میکلوڈ روڈ لاہور

دو روپے آٹھ آنے

میکبتھ



اپنے پیارے دشمن

شہرت بُخاری کے نام

کردار

ڈنکن — شاہ سکاٹ لینڈ

مالکم
ڈونلبین — ڈنکن کے بیٹے

میکبتھ
بینکو — شاہی فوج کے جرنیل

میکڈف
لینوکس
راس
مینٹیتھ
اینگس
کیتھنس — امرائے سکاٹ لینڈ

فلینس — بینکو کا بیٹا

سیوارڈ — امیر نارتھمبرلینڈ، انگریزی افواج کا جرنیل

ینگ سیوارڈ — سیوارڈ کا بیٹا

سیٹن — میکبتھ کا ایک افسر

لڑکا — میکڈف کا بیٹا

ایک انگریزی ڈاکٹر
ایک سکاچ ڈاکٹر
ایک سارجنٹ
ایک پہرہ دار
ایک بڈھا آدمی
لیڈی میکبتھ
لیڈی میکڈف
لیڈی میکبتھ کی ایک خادمہ
رؤسا، شرفا، عہدہ داران، سپاہی، جلاد، خدمت گزار اور ہرکارے
ہیکیٹ
تین جادوگرنیاں
بینکو کی روح
اور دوسری ارواح

منظر

سکاٹ لینڈ اور چوتھے ایکٹ کے آخر میں انگلستان

پہلا ایکٹ

پہلا منظر

ایک سنسان اور اجاڑ جگہ

(بادل کی گرج اور بجلی کی چمک ——— تین جادوگرنیاں آتی ہیں)

پہلی جادوگرنی: اب ہم تینوں کو کب ملنا ہے؟ بادل کی گرج میں یا بجلی کی کڑک میں یا اُس وقت جب مینہ برس رہا ہو گا؟

دوسری جادوگرنی: جب یہ سب ہنگامہ ختم ہو جائے گا۔ یہ طوفان ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ جب اس لڑائی[1] میں ایک کو جیت اور دوسرے کو ہار ہو جائے گی۔

---

[1] یہ لڑائی سکاٹ لینڈ اور ناروے کے درمیان ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں باغی امیر کاڈور نے سوینو شاہ ناروے کا ساتھ دیا تھا۔

تیسری جادوگرنی: لڑائی کا فیصلہ تو سورج چھپنے سے پہلے ہی ہو جائے گا۔

پہلی جادوگرنی: ملنا کہاں ہے؟

دوسری جادوگرنی: بیابان میں پگڈنڈی پر

تیسری جادوگرنی: وہاں ہمیں میکبتھ ملے گا

پہلی جادوگرنی: (ایک روح کی آواز کا جواب دیتے ہوئے) ابھی آتی ہوں کالی بلّی

دوسری جادوگرنی: اوہ، میرا مینڈک پکار رہا ہے۔

تیسری جادوگرنی: بس ابھی آئی

تینوں جادوگرنیاں: (مل کر) ہمارے نزدیک جائز چیزیں ناجائز ہیں اور ناجائز چیزیں جائز۔ آؤ چلو اب اس گہری دھند اور گندی ہواؤں سے اُڑ چلیں۔

○

دوسرا منظر

فورس کے نزدیک ایک شاہی خیمہ

(اسٹیج کے پیچھے سے بگل کی آواز آتی ہے۔ ڈنکن، مالکوم، ڈونلبین، لینوکس چند خدمت گزاروں کے ہمراہ داخل ہوتے ہیں اور ایک خون آلودہ سارجنٹ سے ملتے ہیں)

ڈنکن: یہ خون میں لتھڑا ہوا آدمی کون ہے؟ اس کی حالتِ زار سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میدانِ جنگ سے آ رہا ہے۔ اس سے وہاں کی تازہ ترین صورتِ حال



پوچھنی چاہیئے۔

مالکوم : یہ وہی سارجنٹ ہے حضور، جس نے ایک وفادار اور بہادر سپاہی کی طرح اپنی جان کی بازی لگا کر مجھے گرفتار ہونے سے بچا لیا تھا۔ (سارجنٹ سے) خوش آمدید، میرے بہادر دوست! جب تم میدانِ جنگ سے چلے ہو تو وہاں کیا نقشہ تھا، بادشاہ سلامت کو مفصلاً بتا دو۔

سارجنٹ : جہاں پناہ، جنگ کی حالت ابھی اُن تھکے ماندے تیراکوں کی قسمت کی طرح مذبذب ہے، جو تھک ہار کر ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں اور اس طرح اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ نہ کرکے غرقاب ہونے کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ بے رحم اور ظالم میکڈان والڈ کو ——— جو فطرتاً باغی ہے اور جس کی شخصیت بے شمار خباثتوں اور کمینگیوں کا مجموعہ ہے ——— سکاٹ لینڈ سے کم اسلحہ پیدل سپاہ اور گھوڑ سوار رسالوں کی کمک پہنچ رہی ہے۔ شروع شروع میں خوش بختی ایک دغاباز طوائف کی طرح اپنی عیارانہ مسکراہٹیں اور اپنی اعانتیں اُس لعنتی پر نچھاور کرتی رہی لیکن اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا، کیونکہ جانباز میکبتھ ——— وہ اسی خطاب کا مستحق ہے ——— خوش بختی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی چمکتی دمکتی تلوار کو ہوا میں لہراتا ہوا، جس میں سے خون کے فوارے چھوٹ رہے تھے، بہادری کی دیوی کے منظورِ نظر کی مانند دشمن کی صفوں کو چیرتا ہوا اُس غلام، نمک حرام میکڈان والڈ کے سامنے جا پہنچا۔

اُس کے رُوبرو ہو کر میکبتھ نے اُس سے ہاتھ ملانے کی ضرورت محسوس کی نہ اُسے الوداع کہا۔ بلکہ ایک ہی وار میں ناف سے لے کر جبڑوں تک اُسے چیر کے رکھدیا اور اُس کا سر تن سے جُدا کر کے ہمارے قلعہ کی فصیل پر لٹکا دیا۔

ڈنکن: واہ میرے شجاع بھائی واہ! تم کتنے عالی ظرف اور واقعی قابل صد ستائش ہو۔

سارجنٹ: خوفناک طوفانِ بادوباراں عموماً مشرق سے اٹھتے ہیں جہاں سے تسکین دہ سورج اپنا سفر شروع کرتا ہے۔ اُسی مشرق میں میکبتھ کو نئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تاکہ مصیبت کے بعد راحت حاصل ہو۔

اور عالی جاہ! جونہی حق پرستوں نے "شجاعت جن کا زیور ہے" بھگوڑے پیدل سپاہیوں کو پیچھے ہٹنے پہ مجبور کر دیا تو شاہ نارو ے نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے صیقل ہتھیاروں اور تازہ دم سپاہیوں سے پیچھے سے زبردست ہلّہ بول دیا۔

ڈنکن: اس حملے سے ہمارے سپہ سالاروں میکبتھ اور بینکو نے حوصلہ تو نہیں ہارا؟

سارجنٹ: ہاں ہارا، لیکن اس طرح جیسے عقاب چڑیوں سے یا شیر خرگوش سے ہارتا ہے۔ سچ پوچھیئے تو ہمارے سپاہی اپنے جوش میں ایسی توپوں کی مانند ہیں جن میں دوگنی بارود بھری ہوئی ہے۔ گویا انہوں نے دشمن کی فوج پر چار گنا زیادہ بچھاڑ کی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ ایسا غضبناک حملہ کر کے دشمنوں کے گرم گرم

خون میں نہانا چاہتے تھے یا ایک اور گول گوتھا[1] کی یاد تازہ کرنا چاہتے تھے

یا پتہ نہیں کچھ اور چاہتے تھے ——— اُف مجھے چکر آ رہے ہیں، میرے

گہرے زخموں کے لئے مرہم کی ضرورت ہے۔

ڈنکن: تیرے لفظوں سے جو تو میرے سامنے ادا کر رہا ہے اور تیرے زخموں سے

جو تو میدانِ جنگ سے اپنے ساتھ لایا ہے، وفاداری کی بو آتی ہے۔ جاؤ

اور اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جاؤ۔

(چند خدمت گزار سارجنٹ کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں)

یہ اِدھر سے کون آ رہا ہے؟

مالکوم: معزز نواب راس

لینوکس: اُس کی آنکھوں میں کتنی تیز اور عقابی نظریں چمک رہی ہیں۔ ایسی نظریں اُس

آدمی کی ہوتی ہیں جو خاص خبریں لاتا ہے۔

(راس آتا ہے)

راس: خدا بادشاہ کو سلامت رکھے

ڈنکن: خیر تو ہے، اس وقت کہاں سے آ رہے ہو معزز نواب؟

راس: جہاں پناہ، فائف سے آ رہا ہوں۔ وہاں ناروے کے جھنڈے دور

---

[1]: جگہ کا نام جہاں حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔

دور تک آسمان کی بلندیوں میں لہرا رہے تھے اور ہمارے لوگوں کے دلوں کو خوفزدہ کر رہے تھے۔ خود شاہ ناروے میدانِ جنگ میں آیا ہوا تھا اُس نے اپنی لاتعداد فوج کی رہنمائی میں اور اُس نمک حرام، بے وفا، غدار امیر کاوڈر کی امداد کے سہارے ہولناک جنگ لڑی۔ ڈر تھا کہ اُس کی جیت ہو جاتی کہ عروسِ جنگ کا دولہا[1] ٹھوس فولادی زرہ بکتر پہنے اُس کے روبرو آکر دست بدست مقابلہ کرنے لگا۔ برابر کی چوٹ تھی۔ اُس نے تلوار کے وہ ہاتھ دکھائے کہ اُس باغی کے حوصلے پست ہو گئے۔ قصہ مختصر حضور، فتح ہماری ہوئی۔

ڈنکن: بہت خوب! بہت خوب۔

راس: اور اب شاہ ناروے سوینو صلح نامے کی درخواست کرتا ہے۔ لیکن ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک وہ سینٹ کولم کے جزیرے میں ہمیں دس ہزار ڈالر ادا نہیں کرے گا، اُس وقت تک ہم اُسے اُس کے سپاہیوں کی لاشوں کو دفنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ڈنکن: اور نہ ہی اب آئندہ وہ آستین کا سانپ امیر کاوڈر ہماری محبت اور ہمارے خلوص کو ٹھیس پہنچا سکے گا۔ جاؤ اور اعلان کر دو کہ اُسے فوراً پھانسی پر

---

[1] یعنی میکبتھ

چڑھایا جائے گا۔ اور میکبتھ کو مژدہ سنادو کہ اُسے "امیرِ کاؤڈر" کا خطاب
دیا جاتا ہے۔

راس: بہت اچھا حضور، حکم کی تعمیل فوراً ہو گی۔

ڈنکن: جو کچھ اُس نے کھویا، معزز میکبتھ نے پالیا۔

○

تیسرا منظر

ایک اجاڑ بیابان جگہ

(بادلوں کے گرجنے کی آواز۔ تین جادوگرنیاں آتی ہیں)

پہلی جادوگرنی: اتنی دیر کہاں لگائی بہن؟

دوسری جادوگرنی: میں سؤر مارتی رہی۔

تیسری جادوگرنی: (پہلی سے) اور بہن تم کہاں رہیں؟

پہلی جادوگرنی: میں ایک ملاح کی بیوی کے پاس ٹھہر گئی تھی۔ اُس کی جھولی میں شاہ بلوط کی پھلیاں تھیں، اور وہ برابر چبا رہی تھی۔ میں نے کہا "تھوڑی سی مجھے بھی دے دو"۔ وہ چھنال، جھرّیوں پڑی، موٹی بھپس کہنے لگی "جا ری جا کٹنی کہیں کی"۔ مجھے بڑا غصہ آیا ہوا ہے۔ اُس کا میاں "شیرِ ببر"[1] کا کپتان

[1] بحری جہاز کا نام

ہے اور اِن دنوں الیپو[1] گیا ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں بھی چھلنی میں بیٹھ کر وہاں جاؤں گی اور بے دُم کے چوہے کا روپ دھار کر اُس کے جہاز کے تلے میں سوراخ کر دوں گی۔ کروں گی، ضرور کروں گی، ٹلوں گی نہیں۔

دوسری جادوگرنی: میں تمہاری مدد کے لئے ہوا دے دوں گی۔

پہلی جادوگرنی: بہت بہت شکریہ۔

تیسری جادوگرنی: اور میں تمہیں ایک اور ہوا دوں گی۔

پہلی جادوگرنی: باقی دوسری ہوائیں تو خود میرے قبضے میں بھی ہیں۔ اور وہ تمام بندرگاہیں جہاں یہ ہوائیں چلتی ہیں، اور وہ تمام سمتیں جدھر یہ ہوائیں جاتی ہیں اور جو جہازراں کے قطب نما میں نمایاں ہوتی ہیں، مجھے اچھی طرح معلوم ہیں۔ میں اُس کے جسم سے سارا خون نچوڑ کر اُسے گھاس کے سوکھے تنکے کی طرح بنا دوں گی اُسے اتنا بے چین کر دوں گی کہ نیند دن کے اجالے یا رات کے اندھیرے میں اُس کے پپوٹوں میں داخل نہیں ہوگی۔ اُسے ہر طرف سے پھٹکار پڑے گی۔ اکیاسی ہفتوں تک وہ افسردہ و بے زار پھرتا رہے گا۔ ہر وقت کُڑھتا رہے گا اور سُوکھ کر زرد کانٹا بن جائے گا۔ میں اُس کا جہاز تو نہیں ڈبو سکتی لیکن طوفان

---

[1] تریپولی (افریقہ) کے شمال مشرق میں ایک قصبہ

باد و باراں ہر لمحہ اسے گھیرے رکھے گا۔ اچھا بوجھو، یہ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

دوسری جادوگرنی: دکھانا، ذرا دکھانا مجھے

پہلی جادوگرنی: یہ ایک ملاح کا انگوٹھا ہے۔ وہ اپنے جہاز میں گھر واپس آرہا تھا کہ جہاز راستے میں تباہ ہو گیا۔

(سٹیج کے پیچھے سے نقارے کی آواز آتی ہے)

تیسری جادوگرنی: ڈھول کی آواز آرہی ہے۔ میکبتھ آتا ہو گا۔

تینوں: (مل کر) ہم تینوں مافوق الفطرت بہنوں کو غیب کا علم ہے۔ ہم خشکی اور تری پر برق رفتاری سے سفر کر سکتی ہیں۔ اب ہم ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ایک دائرے میں ناچیں گی اور اس دائرے کے گرد پورے نو چکر لگائیں گی۔ ہر بہن کے تین چکر۔ اب بالکل چپ رہو۔ ہمارا جادو بالکل تیار ہے۔

(میکبتھ اور بینکو آتے ہیں)

میکبتھ: آج کا دن کتنا اچھا ہے مگر کتنا اداس۔

بینکو: تمہارے خیال میں فورس یہاں سے کتنی دور ہو گا؟ ارے یہ لمبی لمبی، دبلی پتلی عورتیں سی کیا ہیں۔ ان کا لباس دیکھو کیسا عجیب و غریب ہے۔ اپنی وضع قطع سے یہ زمین کے ساکنوں میں سے تو معلوم نہیں ہوتیں، لیکن پھر بھی ان کے پاؤں زمین پر ٹکے ہوئے ہیں (جادوگرنیوں سے) کیا تم زندہ مخلوق ہو؟ کیا تم واقعی

کوئی ایسی ہستی ہو جس سے آدمی گفتگو کر سکے ؟ معلوم ہوتا ہے، تم میری بات سمجھ رہی ہو، جبھی تو تم میں سے ہر ایک نے اپنی لمبی لمبی، مرجھائی ہوئی انگلی اپنے تپلے تپلے ہونٹوں پر رکھ لی ہے۔ دیکھنے میں تم عورتیں معلوم ہوتی ہو لیکن تمہارے چہروں کی ڈاڑھی سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم عورتیں نہیں ہو۔

میکبتھ : بتاؤ، اگر تم بول سکتی ہو تو کہ تم کون ہو ؟

پہلی جادوگرنی : مبارک مبارک، میکبتھ تجھے مبارک ہو۔ اے امیرِ گلیمیس، تجھے مبارک ہو۔

دوسری جادوگرنی : ہزار ہزار مبارکیں، اے امیرِ کاؤڈر۔

تیسری جادوگرنی : مبارک سلامت میکبتھ، تو بادشاہ بنے گا۔

بینکو : جنابِ والا، تم اتنے گھبرا کیوں رہے ہو ؟ ایسی نیک فال سے خوفزدہ کیوں ہو گئے ؟ (جادوگرنیوں سے) تمہیں صداقت کی دیوی کا واسطہ، سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو۔ ہمارے توہمات کی گھڑی ہوئی کوئی خیالی چیز ہو یا واقعی تمہارا کوئی وجود ہے، جیسا کہ اِس وقت ہمیں نظر آرہا ہے۔ تم نے میرے پیارے دوست کا خیر مقدم ایک ایسے خطاب سے کیا ہے جو پہلے ہی اِس کے پاس ہے اور تم نے مستقبل میں مزید اعزاز بلکہ تاجِ شاہی کی پیشین گوئی کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشین گوئی سے یہ اپنے

خیالات میں گم ہو گئے ہیں۔ تم نے میرے متعلق کچھ نہیں بتایا۔ اگر تم وقت کے چھپے ہوئے بیجوں کو دیکھنے کی طاقت رکھتی ہو، تو ذرا بتاؤ کہ کونسا دانہ پھلے پھولے گا اور کونسا دانہ بے ثمر رہے گا۔ ہاں ذرا مجھے بھی بتاؤ، میں کہ تمہاری اعانتوں کی بھیک مانگتا ہوں نہ تمہارے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔

پہلی جادوگرنی: مبارک ہو۔

دوسری جادوگرنی: مبارکباد

تیسری جادوگرنی: مبارک مبارک

پہلی جادوگرنی: تیرا رتبہ میکبتھ سے کم ہے اور زیادہ بھی۔

دوسری جادوگرنی: تیری خوشیاں میکبتھ سے کم ہیں اور زیادہ بھی

تیسری جادوگرنی: تو خود بادشاہ نہیں بنے گا، تیری اولاد بادشاہ بنے گی۔ اچھا خوش رہو۔ میکبتھ اور بینکو! مبارک مبارک۔

پہلی جادوگرنی: میکبتھ اور بینکو، مبارک مبارک۔

میکبتھ: ٹھہرو، تمہاری پیشین گوئیاں بالکل ادھوری اور مبہم ہیں۔ کچھ اور بتاؤ۔ جب سے میرے باپ سائنل کا انتقال ہوا ہے، مجھے معلوم ہے کہ میں امیر گلیمس ہوں۔ لیکن میں امیرِ کاؤڈر کب بنا؟ کیسے بنا؟ امیرِ کاؤڈر ابھی زندہ ہے اور بڑا کامیاب اور خوشحال انسان ہے۔ اور میرے بادشاہ بننے کی

بات تو امکان و ایقان سے بالکل خارج ہے۔ بتاؤ، آخر تمہیں یہ عجیب و غریب پُر اسرار باتیں کہاں سے اور کیسے معلوم ہوئیں؟ اس اجاڑ بیابان میں ہمیں یوں روکنے اور ایسی قیاسی پیشین گوئیاں بتانے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ تمہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ بولو، جلدی بولو! میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔

(جادوگرنیاں غائب ہو جاتی ہیں)

بینکو: ارے یہ کیا؟ خشک زمین سے پانی کے بلبلے اُٹھ رہے ہیں۔ یہ بلبلے اُن عجیب و غریب مخلوق کے ہیں۔ کہاں غائب ہو گئیں وہ؟

میکبتھ: ہوا میں۔ اُن کا سچ مچ کا خارجی جسم، جو ابھی تمہیں نظر آ رہا تھا۔ ہمارے سانس کی طرح ہوا میں تحلیل ہو گیا ہے۔ کاش وہ تھوڑی دیر اور ٹھہر جاتیں۔

بینکو: جن چیزوں کے متعلق اب ہم باتیں کر رہے ہیں، کیا واقعی اُن کا کوئی وجود تھا؟ یا ہم نے کوئی ایسی بُوٹی کھالی ہے جس سے ہمارے حواس خبط ہو گئے ہیں اور ہمارے ہوش اُڑ گئے ہیں؟

میکبتھ: اُن کی پیشین گوئی کے مطابق تمہاری اولاد بادشاہ بنے گی۔

بینکو: اور تم خود بادشاہ بنو گے۔

میکبتھ: اور امیرِ کاڈور بھی۔ اُنھوں نے یہی کہا تھا نا؟

بینکو: ہاں یہی کہا تھا، بالکل یہی الفاظ تھے۔ یہ کون آ رہا ہے؟

(راس اور اینگز داخل ہوتے ہیں)

راس: میکبتھ حضور! بادشاہ سلامت آپ کی فتح کی خبر سن کر بے حد خوش ہوئے اور جب اُنہیں دشمنوں کے خلاف آپ کی ذاتی بہادری کا علم ہوا۔ تو اُن کے ذہن میں کشمکش ہونے لگی کیونکہ ایک طرف آپ کے جرأت آزما کارناموں پر حیرت ہوئی اور دوسری طرف تعریف و توصیف کے مناسب کلمات کی کمی کا احساس۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بالکل خاموش رہے۔ ایک دفعہ جب اُس "یومِ کامرانی" کے دیگر واقعات و حالات کا تذکرہ ہو رہا تھا، تو اُنھوں نے یہ بات بڑے غور سے سُنی کہ آپ نے کس دلیری کے ساتھ ناروے کی شجاع سپاہ کا مقابلہ کیا اور کس خوبی سے اُنہیں پسپا کیا، اور یہ کہ میدانِ جنگ میں کُشتوں کے پشتے لگ گئے لیکن آپ نے ذرا بھی خوف نہ کھایا۔ جس طرح ژالہ باری کے وقت اولے کے بعد اولہ گرتا ہے، بالکل اسی تیزی اور فراوانی کے ساتھ ہرکارے کے بعد ہرکارہ آتا رہا۔ سلطنت اور بادشاہت کی حفاظت کی خاطر آپ کی جاں نثاری کی ہر کوئی بے حد تعریف کرتا۔ یہ تمام تعریفیں من و عن بادشاہ سلامت کو سُنا دی جاتی تھیں۔

اینگز: ہمیں بادشاہ حضور نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ اُن کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کریں۔ شاہی فرمان کے مطابق ہمارا کام آپ کا استقبال کرنا اور بادشاہ حضور تک آپ کو پہنچانا ہے۔ آپ کی خدمات کا صلہ دینا ہمارا کام ہے نہ منصب۔

راس: اور ایک زیادہ بڑے اعزاز کی نشانی کے طور پر، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کا خیر مقدم "امیر کاؤڈر" کے خطاب سے کروں۔ تو اے قابلِ فخر امیرِ کاؤڈر! میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور اسی خطاب کے ساتھ آپ کا استقبال کرتا ہوں، کیونکہ یہ خطاب اب آپ کا ہی ہے۔

بینکو: (ایک طرف ہو کر) ہیں، تو کیا شیطان بھی سچ بول سکتا ہے؟

میکبتھ: بھئی، امیرِ کاؤڈر ابھی حیات ہے۔ دوسروں کا جامہ میرے تن پر کیوں لادتے ہو؟

اینگس: یہ سچ ہے کہ جو شخص اب تک امیرِ کاؤڈر تھا، ابھی زندہ ہے، لیکن اب اُس کی جان سزائے موت کے شاہی فرمان کے سایے تلے سسک رہی ہے۔ وہ کوئی دم کا مہمان ہے ——— اُس کے ساتھ یہی ہونا چاہیئے تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ ناروے کی فوج کے ساتھ کھُلے بندوں ملا ہُوا تھا یا اُس غدار میکڈانلڈ کو چوری چھپے کمک پہنچا رہا تھا یا دونوں طریقوں سے اُس نمک حرام نے اپنے ملک کو تباہ کرنے میں حصہ لیا، مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اُس کی چند بڑی بڑی سازشیں پوری طرح ثابت ہو چکی ہیں۔ خود اُس نے اعتراف کر لیا ہے اور اسی لئے اُسے پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔

میکبتھ: (ایک طرف ہو کر) امیرِ گلیمس، اور اب میں امیرِ کاؤڈر بھی بن گیا۔ لیکن سب سے بڑی پیشین گوئی ابھی باقی ہے۔ (راس اور اینگس سے) آپ کی تکلیف کا بہت

بہت شکریہ (بینکو سے) تمہیں اب بھی یقین نہیں آیا کہ تمہاری اولاد بادشاہ بنے گی، جبکہ میرے متعلق امیرِ کاوڈر بننے کی پیشین گوئی ٹھیک ثابت ہو گئی ہے۔

بینکو: اگر اُن کی باتوں پر یقین کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امیرِ کاوڈر کے علاوہ تاجِ شاہی کے حصول کی ترغیب بھی تمہارے اندر پیدا ہو سکتی ہے۔ ویسے یہ ہے عجیب بات کہ اُن کی ایک پیشین گوئی ٹھیک نکلی۔ اکثر یوں ہوتا ہے کہ شیطان کے کارندے ہمیں تباہ کرنے کے لیئے چھوٹی چھوٹی غیر اہم باتوں میں سچ بول کر ہمارا دل جیت لیتے ہیں، اور اس طرح کسی نہایت غیر معمولی معاملے میں ہمیں زک پہنچانے کے لیئے معمولی باتوں میں دیانتداری سے کام لے کر ہمیں دھوکہ دیتے ہیں (راس اور اینگز سے) دوستو! میں تم سے علیحدگی میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

میکبتھ: (اپنے آپ سے) آئندہ ہونے والے ڈرامے کے خوش آئند دیباچے کی مانند دو پیشین گوئیاں تو سچ نکلیں۔ (راس اور اینگز سے) آپ کی بہت مہربانی (اپنے آپ سے، ایک طرف ہو کر) میرے سینے میں مچلتی ہوئی یہ عجیب و غریب خواہش، یہ مافوق الفطری ترغیب بُرائی نہیں ہو سکتی۔ مگر اچھائی بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ ترغیب بُری ہے تو پیشین گوئی کے ذریعہ مجھ سے کامیابی کا عہد کیوں کیا گیا جو واقعی پورا ہوا اور اب میں امیرِ کاوڈر بن گیا ہوں۔ اگر یہ ترغیب اچھی اور جائز ہے تو پھر آخر کیوں میں اِکس

خیالؔ سے مرعوب ہو رہا ہوں۔ اس خیال کا خیال کرتے ہوئے بھی کیوں میرا رُواں رُواں کانپنے لگتا ہے اور کیوں میرا مضبوط دل سینے میں بُری طرح دھڑکنے لگتا ہے جیسے اب گیا کہ اب گیا۔ خوف حقیقت میں اتنا ہولناک نہیں ہوتا جتنا اُس کا تصور۔ میرے خیالوں میں بسا ہؤا قتل ابھی تک تصور ہی تصور ہے، اور اس تصور نے میری عملی قوتوں کو بالکل شل کر کے رکھ دیا ہے۔ میری جرأت مندی بھی اس تصور سے خوف کھانے لگی ہے۔ اور اب یہ عالم ہے کہ میری سوچ ایک واہمہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔

بنیکو: (راس اور اینگس سے) ذرا دیکھو، ہمارا دوست میکبتھ اپنے خیالوں میں کس قدر کھویا ہؤا ہے۔

میکبتھ: (اپنے آپ سے) اگر بادشاہ ہونا میری قسمت میں لکھا ہے تو ایسا ہو کر رہے گا، خواہ میں کوشش کروں یا نہ کروں۔

بنیکو: (راس اور اینگس سے) معلوم ہوتا ہے کہ نئے نئے اعزازات نے ان کا سکون چھین لیا ہے۔ بات یہ ہے کہ نئے اعزاز نئے لباس کی مانند، اُس وقت ٹھیک بیٹھتے ہیں جب کچھ دیر اُنہیں استعمال کیا جائے۔

میکبتھ: (ایک طرف ہو کر) جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وقت کسی کا انتظار

---

۱ بادشاہ کو قتل کرنے کا خیال

نہیں کرتا۔ وقت جو گھنٹوں کے سلسلے کا نام ہے، گزرتا ہی چلا جاتا ہے۔

بنیکو: معزز میکبتھ! ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ جب مرضی ہو چلنا، ہمارا خیال نہ کرنا۔

میکبتھ: معاف کرنا دوستو، میرا کند دماغ بھولی بسری یادوں کو تازہ کرنے میں محو ہو گیا تھا (راس اور اینگز سے) میرے مہربان رفیقو، تم نے میرے لئے جو تکلیف اُٹھائی ہے، وہ میں نے اپنے دل کے روزنامچے میں رقم کر لی ہے اس قیمتی ورق کا مطالعہ میں ہر روز کیا کروں گا۔ چلیئے اب بادشاہ سلامت کی حضوری میں چلتے ہیں (بنیکو سے) ذرا سوچو تو، آج ہمارے ساتھ کیا ہوا، ہم کسی اور وقت ملاقات کریں گے اور دل کھول کر بے جھجک باتیں کریں گے۔ اس دوران میں آج کے واقعہ کے متعلق ہم اچھی طرح سوچ بھی لیں گے۔

بنیکو: ضرور، بڑی خوشی سے

میکبتھ: اُس وقت تک اس موضوع پر ہم کوئی اور بات نہیں کریں گے ——— (سب سے) آؤ دوستو، چلیں۔

چوتھا منظر

فورس - شاہی محل

(بگل کی آوازیں - ڈنکن، مالکوم، ڈونلبین، لینوکس اور خدمت گزار آتے ہیں)

ڈنکن: کیا امیرِ کاؤڈر کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا؟ جن آدمیوں کو اس کام پر مامور کیا گیا تھا، وہ ابھی واپس نہیں آئے کیا؟

مالکوم: نہیں جہاں پناہ، وہ ابھی نہیں لوٹے۔ لیکن مجھے ایک شخص ملا ہے جو پھانسی کے وقت وہاں موجود تھا، اُس نے خود اپنی آنکھوں سے امیرِ کاؤڈر کا دم نکلتے دیکھا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اُس نے اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا صاف صاف اعتراف کیا، آپ سے معذرت چاہنے کی التجا کی اور بے حد ندامت و پشیمانی کا اظہار کیا۔ زندگی بھر جتنے کام اُس نے کئے۔ اُن میں سے ایک بھی اُس کے موت کا حوصلہ مندانہ استقبال کرنے کی برابری نہیں کر سکتا۔ اُس نے موت کو اِس دلیری سے سینے سے لگایا جیسے وہ ہمیشہ مرنے کے لئے تیار رہتا تھا اور اپنی عزیز ترین متاعؔ کو اس بے نیازی سے خیرباد

ؔ یعنی زندگی

کہا۔ جیسے یہ بالکل حقیر اور فضول سی چیز ہو۔

ڈنکن: کسی کے دل کی باتوں کو چہرے کے اتار چڑھاؤ میں پڑھ لینے کا کوئی فن آج تک ایجاد نہیں ہؤا۔ امیر کاڈڈر آدمی بُرا نہیں تھا۔ مجھے اُس پر پورا پورا بھروسہ تھا۔

(میکبتھ، بنیکو، راس اور اینگس داخل ہوتے ہیں)

ڈنکن: آؤ میرے بھائی، کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں۔ وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جو تمہاری تعریف کر سکیں۔ ابھی ابھی احسان فراموشی کے گناہ کا احساس میرے دماغ پر سوار تھا۔ سخت افسوس ہے کہ میں نے ابھی تک تمہارا حق ادا نہیں کیا۔ تم اپنی خدمات کے سلسلے میں مجھ سے اتنا آگے نکلے ہوئے ہو کہ میرے صلے کا تیز سے تیز پرندہ بھی تمہیں نہیں پکڑ سکتا۔ کاش تمہاری خدمات ذرا کم ہوتیں تاکہ میری شکرگزاریوں اور انعام واکرام کا پلڑا نیچے ہو کر تمہارے پلڑے کے برابر آ سکتا۔ اب تو میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ میں کبھی تمہیں دے سکتا ہوں، تمہارا حق اُس سے بھی زیادہ ہے۔

میکبتھ: حضور، وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایماں ہے۔ باوفا اور پرخلوص خدمت اپنا صلہ آپ ہے۔ فضیلت مآب کا کام فقط ہماری خدمات لینا ہے، کچھ دینا نہیں۔ اور بحیثیت رعایا ہمارا فرض ہے کہ ہم تاج اور سلطنت کی خدمت اُسی طرح بجا لائیں جس طرح بچے اپنے والدین کی اور غلام اپنے آقا کی

خدمت بجا لاتے ہیں۔ حضور کی محبت عزت اور جان و مال کی وفاداری سے خدمت بجا لا کر ہم وہی کرتے ہیں جو ہمیں کرنا چاہیئے اور جسے کرنے پر ہم مجبور و پابند ہیں۔

ڈنکن: شاد باش میکبتھ۔ ہم نے تمہاری عظمت کا بیج بو دیا ہے۔ اب ہماری خواہش یہ ہے کہ اس پودے کو اپنی آنکھوں کے سامنے پھولتا پھلتا دیکھیں (بینکو سے) اور اے قابلِ عزت بینکو! تمہارا حق بھی کچھ کم نہیں ہے۔ یہ سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہاری خدمات میکبتھ سے کم نہیں ہیں۔ آؤ اور میرے سینے سے لپٹ جاؤ تاکہ میرا دل تمہارے دل کی قربت محسوس کر سکے۔

بینکو: تاکہ اگر میں آپ کے دل میں جگہ پاؤں، وہاں پھولوں پھلوں تو پوری فصل آپ کے ہاتھ آئے، کیونکہ جو کچھ ہوگا آپ کا اپنا ہوگا۔

ڈنکن: آج میں کتنا خوش ہوں۔ مسرت و خوشی کے جذبات چھلک چھلک کر آنکھوں میں آ رہے ہیں اور دکھ کے قطروں میں جذب ہو کر بہہ جانا چاہتے ہیں۔ اے ہمارے بیٹو، رشتہ دارو، امیرو اور وہ سب لوگ جو مرتبے اور رتبے میں ہماری قربت کے قریب ہیں، یہ جان لو اور سمجھ لو کہ ہم اپنے سب سے بڑے بیٹے مالکوم کو تختِ شاہی کا جانشین مقرر کرتے ہیں جو آج کے بعد شہزادہ کمبرلینڈ کہلائے گا۔ لیکن اس قسم کا اعزاز اکیلے اُسی کو تفویض نہیں کیا جائے گا بلکہ امیری اور بزرگی کے مراتب اور جملہ نشانیاں ستاروں کی طرح اُن سب لوگوں

کے سروں پر چمکیں گی جو ان کے حق دار ہیں۔ کسی کا حق مارا نہیں جائے گا، نہ کسی کا حق کسی کو دیا جائے گا۔ (میکبتھ سے) ہم یہاں سے انورنس[1] جانا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں کی قربت اور رازداری زیادہ پختہ ہو جائے۔

میکبتھ: میرے لئے وہ آرام بھی مصیبت کے برابر ہے جو حضور کی خدمت میں بسر نہ ہو۔ میں خود ہرکارہ بن کر وہاں جاؤں گا اور اپنی بیوی کو حضور کی آمد کی خوشخبری سناؤں گا۔ لہٰذا ملتجی ہوں کہ مجھے پہلے جانے کی اجازت دی جائے۔

ڈنکن: کتنے اچھے ہو تم امیر کاڈر!

میکبتھ: (ایک طرف ہو کر، اپنے آپ سے) کمبر لینڈ کا شہزادہ!...... یہ میری راہ کا ایک ایسا پتھر ہے جس سے ٹھوکر کھا کر میں گر پڑوں گا، اس لئے مجھے اسے ٹھکرا دینا چاہیئے۔ او چمکتے ہوئے ستارو! اپنی روشنیوں کو بجھا دو، ایسا نہ ہو کہ روشنی میرے دل کی کالی اور گھناؤنی خواہشات کا چہرہ دیکھ لے۔ آنکھ کو بند ہو جانا چاہیئے تاکہ وہ ہاتھ کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن ہاتھ کو وہ کام کر جانا چاہیئے کہ جب ہو چکے تو آنکھ اسے دیکھ کر خوف کے مارے خود بخود بند ہو جائے۔ (جاتا ہے)

---

[1] سکاٹ لینڈ میں ایک جگہ کا نام جہاں میکبتھ کا محل ہے۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق یہاں کی آبادی ۲۸۱۱۵ تھی۔

ڈنکن: (بنکو سے) یہ سچ ہے، معزز بنکو۔ میکبتھ واقعی نہایت شجاع اور دلیر ہے۔ اُس کی شان میں تمہاری تعریفوں سے یوں لگتا ہے کہ جیسے تم میری تعریف کر رہے ہو۔ آؤ ہم بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ وہ ہم سے پہلے اس لئے گیا ہے کہ ہمارا استقبال کرے اور ہمارے آرام و استراحت کا انتظام کرے۔ بڑا بے نظیر رشتہ دار ہے۔

(بگل بجتا ہے۔ دونوں جاتے ہیں)

○

پانچواں منظر

اِنورنس ۔ میکبتھ کا محل

(لیڈی میکبتھ ایک خط پڑھتے ہوئے سٹیج پہ آتی ہے)

لیڈی میکبتھ: "وہ مجھے اُس دن ملی تھیں جس دن مجھے جنگ میں فتح حاصل ہوئی تھی۔ مجھے نہایت باوثوق ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ مافوق البشری علم کی مالک ہیں۔ جب میں اُن سے کچھ اور پوچھنے کی خواہش میں جلنے لگا تو وہ ہوا میں تحلیل ہو کر دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئیں۔ میں اُن کے اِس طرح غائب ہونے پر حیران و ششدر کھڑا تھا کہ بادشاہ سلامت کی طرف سے پیغام رساں آئے

اور انہوں نے میرا خیر مقدم "امیر کاؤڈر" کی حیثیت سے کیا۔ اس سے پہلے جادوگرنیوں نے بھی مجھے اسی خطاب سے پکارا تھا۔ بلکہ انہوں نے یہ پیشین گوئی بھی کی تھی کہ "تُو بادشاہ بنے گا"۔ اے زندگی کی ہر عظمت میں میری عزیز ترین رفیقہ! میں نے یہ مناسب سمجھا بلکہ اسے اپنا فرض جانا کہ اس واقعہ سے تمہیں آگاہ کر دوں تاکہ تم آنے والی عظمت سے ناواقف رہنے کی بنا پر خوشی ومسرت کے جذبات سے محروم نہ رہو۔ اس بات کو اپنے سینے میں محفوظ رکھنا اور اس پر خوب غور و فکر کرنا اچھا خدا حافظ۔ تمہارا اپنا"

(اپنے آپ سے) تو اب تم امیر گلیمس اور امیر کاؤڈر بن گئے ہو۔ اور وہ بھی بن جاؤ گے جس کا وعدہ جادوگرنیوں نے کیا ہے۔ اس کے باوجود مجھے تمہاری کمزور فطرت سے ڈر لگتا ہے۔ تمہاری فطرت میں انسانی رحم و ہمدردی کا دودھ اتنا زیادہ ہے کہ تم کامیابی کا نزدیک ترین راستہ اختیار نہیں کر سکتے۔ تم بڑا بننا چاہتے ہو کیونکہ تم بڑا بننے کی خواہش سے خالی ہو نہ ماؤرا، لیکن تم اس خواہش کی تکمیل ناجائز ذرائع کے استعمال کے بغیر کرنا چاہتے ہو۔ تم تو ایک صوفی صافی کی طرح معصوم اور مقدس ذرائع سے حصولِ مقصد کے طالب ہو۔ تم بے ایمانی سے کام لینا نہیں چاہتے۔ لیکن وہ کچھ چاہتے ہو جو غلط اور سراسر جُرم ہے۔ اے امیر گلیمس! تم وہ کچھ پانا چاہتے ہو جو چلا چلا کر یہ کہہ رہی ہے "ہمت ہے تو مجھے پالو"۔ لیکن تم اُسے پانے

سے ڈرتے ہو۔ تم خواہش کی ناکامی سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا اس کی کامیابی سے ڈرتے ہو۔ جلدی سے میرے پاس آؤ تاکہ تمہارے کان میں اپنی ہمت اور مستقل مزاجی کا جادو بھر دوں اور اپنی جرأت مند زبان سے تمہارے اندر کی تمام اخلاقی آوازوں کو کچل دوں جو تاجِ زرین کے حصول میں حائل ہیں —— تاجِ زرین جو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اور مافوق الفطرت نے تمہارے نام مقدر کر دیا ہے۔

(ایک ہرکارہ آتا ہے)

لیڈی میکبتھ: کیا بات ہے؟

ہرکارہ: جی، آج رات بادشاہ سلامت یہاں قیام کریں گے۔

لیڈی میکبتھ: تو پاگل ہو گیا ہے کیا؟ (کچھ سوچتے ہوئے) تمہارا آقا بادشاہ سلامت کے ساتھ نہیں ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو انہوں نے مجھے استقبال اور اہتمام کرنے کی اطلاع ضرور دی ہوتی۔

ہرکارہ: ہاں جی، ہمارے آقا بھی تشریف لا رہے ہیں۔ ہرکاروں میں سے ایک نے اتنا تیز گھوڑا دوڑایا کہ وہ اُن سے پہلے آ گیا ہے۔ تھکا ماندہ بڑی مشکل سے یہاں آیا ہے اور یہ پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔

لیڈی میکبتھ: اُس کا خاص خیال رکھو، وہ بڑی اچھی خبر لایا ہے۔

(ہرکارہ جاتا ہے)

آج تو اُس ہرکارے کی آواز بھی گلوگرفتہ ہے جو میرے محل میں ڈنکن کی منحوس اور فیصلہ کن خبر لایا ہے۔ اے شیطانی رُوحو! جن کے قبضے میں قتل و خون کے خیالات کی باگ ڈور ہے، آؤ اور یہیں، اسی جگہ میری جنس تبدیل کر دو۔ میرے دل سے عورت کی فطری رحم دلی چھین لو اور مجھے سرتاپا غضب ناک سنگدلی کا مجسمہ بنا دو۔ میرے خون کو گاڑھا کر دو اور ہمدردی اور پشیمانی کے دروازے (میرے دل پر) بند کر دو تاکہ ضمیر کی رحم دل آوازیں مجھے میرے سنگدلانہ مقصد سے پیچھے نہ ہٹا سکیں۔ اے قتل و غارت کے کارندو! تم اپنی غیر مرئی صورتوں کو چھپائے، دلوں میں تباہی و بربادی کی آرزو لیئے کہاں سوئے پڑے ہو؟ اٹھو، جاگو، آؤ اور میری چھاتیوں سے رحم کا دودھ نچوڑ کر اُن میں بے رحمی کا زہر بھر دو۔ اے شبِ تاریک، تو بھی آ اور دوزخ کے دھوئیں کی چادر اوڑھ کر کائنات کی فضا پر چھا جا تاکہ میرا تیز خنجر اپنے لگائے ہوئے گہرے زخم کا نظارہ نہ کر سکے اور نہ ہی آسمانی دیوتاؤں کی آنکھیں گھپ اندھیرے کی تنی ہوئی دبیز چادروں سے مجھے دیکھ سکیں نہ مجھے میرے مقصد سے باز رکھ سکیں۔

(میکبتھ آتا ہے)

آؤ امیر گلیمس! امیرِ کاوڈر! میرے سر کے تاج! بلکہ آنے والے وقت کے تاج۔ تمہارے خطوں کو پڑھ کر میں بالکل بے خود ہو گئی ہوں اور حال کی اس

تاریکی سے نکل کر مستقبل کی نامعلوم مسرتوں میں کھو گئی ہوں۔ یقین جانو مجھے ابھی سے مستقبل کی عظمت و جلالت کا احساس ہونے لگا ہے۔

میکبتھ: جانم! آج رات ڈنکن ہمارے محل میں قیام فرمائیں گے۔

لیڈی میکبتھ: اُن کی واپسی کب ہو گی؟

میکبتھ: پروگرام کے مطابق کل۔

لیڈی میکبتھ: وہ کل ہی کیا جسے سورج کی روشنی دیکھ لے۔ دیکھو میرے امیر! تمہارا چہرہ ایک ایسی کھلی ہوئی کتاب ہے جس میں لوگ تمہارے دل کے رازوں اور تمہارے دماغ کے خیالوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ وقت کو دھوکہ دینا ہے تو وقت کے ساتھ چلو۔ اپنی آنکھ کی نگاہوں، ہاتھ کی حرکتوں اور زبان کے لفظوں پر خوش آمدید کا پردہ ڈال لو۔ ظاہر میں معصوم پھول کی طرح نظر آؤ۔ لیکن بباطن ایک زہریلے سانپ بنے رہو۔ وہ شخص جو آج ہمارے محل میں آ رہا ہے۔ اُس کی مہمانداری میں ہمیں کوئی کسر باقی نہیں رکھنی چاہیئے۔ آج رات کے زبردست اور خطرناک کام کی ذمہ داری میرے سپرد کر دو۔ اگر یہ کام پورا ہو گیا تو ہماری آنے والی زندگی کے شب و روز مکمل حکمرانی اور سلطنت آرائی کی خوش بختیوں میں بسر ہوں گے۔

میکبتھ: اچھا اس سلسلے میں مزید گفتگو پھر کریں گے۔

لیڈی میکبتھ: مگر دیکھو خدا کے لئے ہشاش بشاش نظر آؤ۔ چہرے کے بدلے ہوئے

نقوش ہمیشہ پریشانی اور گھبراہٹ کی غمازی کر جاتے ہیں۔ بس خوش نظر آؤ۔ باقی سارے کام مجھ پر چھوڑ دو۔

○

چھٹا منظر

میکبتھ کے محل کے سامنے

(شہنائی کی آوازیں۔ میکبتھ کے خدام مشعلیں ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں۔ ڈنکن، مالکم، ڈونلبین، بنیکو، لینوکس، میکڈف، راس، اینگز اور چند خدمت گزار آتے ہیں)

ڈنکن: اس محل کی جائے وقوع کتنی اچھی ہے۔ پھر ہوا کتنی خوشگوار اور تازہ ہے فوراً ہی ہمارے لطیف احساسات کو چھیڑتی ہے۔

بنیکو: اور یہ گرمیوں کی مہمان، یہ گرجا در گرجا پھرنے والی ابابیلیں ہر سال اپنے خوبصورت گھونسلے یہاں بناتی ہیں۔ سونے پہ سہاگہ والی بات ہے۔ ان ابابیلوں کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کی ہوا بڑی خالص اور خوشگوار ہے۔ انہوں نے کوئی چھجہ، کنگنی، پشتہ، کونہ یا کارنس ایسا نہیں چھوڑا، جہاں انہوں نے انڈے سینے اور بچے دینے کے لئے اپنے آویزاں گھونسلے نہ بنائے

ہوں - میں نے اکثر دیکھا ہے کہ یہ ابابیلیں جس مقام پر اپنے گھونسلے بناتی ہیں - وہاں کی فضا بڑی لطیف اور نفیس ہوتی ہے۔

(لیڈی میکبتھ آتی ہے)

ڈنکن : دیکھو ادھر دیکھو، ہماری معزز میزبان تشریف لا رہی ہیں۔ تمہارے دل میں میرے لئے جو محبت ہے، وہ بڑی تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے کہ اتنا طویل سفر اختیار کرنا پڑا ہے - پھر بھی ہم شکر گزار ہیں کہ بہر حال یہ محبت ہے - میری مثال کو سامنے رکھتے ہوئے خدا سے دعا مانگو کہ وہ مجھے اُس تکلیف کا اجر دے جو میں تمہیں دے رہا ہوں اور تم بھی میرا شکریہ ادا کرو کہ میں تمہیں تکلیف دے رہا ہوں کیونکہ میرے دل میں تمہارے لئے محبت ہے

لیڈی میکبتھ : ہر معاملے میں اور ہر بات میں ہماری دوگنی بلکہ چوگنی خدمات اُن وسیع اور گہرے اعزازات کے مقابلے میں ہیچ ہیں، جو حضور فضیلت مآب نے ہمارے غریب خانے پر قدم رنجہ فرما کر ہمیں بخشے ہیں - میں اور میرا شوہر، ہم دونوں آپ کی پرانی اور موجودہ کرم بخشیوں، ذرہ نوازیوں اور عزت افزائیوں کے دل و جان سے شکر گزار ہیں - اور ہر وقت بالکل درویشوں کی طرح دست بدعا رہتے ہیں۔

ڈنکن : امیر کاؤڈر کہاں ہیں؟ ہم نے اُن کے پیچھے اپنے گھوڑوں کو بہت دوڑایا۔ ہم چاہتے یہ تھے کہ ان سے پہلے محل میں آ کر ان کے آنے کی اطلاع آپ

کو دیں۔ لیکن وہ زبردست گھوڑ سوار ہیں۔ ہمارے ہاتھ آنے والے کب تھے۔ ہمارے لئے اُن کی محبت نے مہمیز کا کام دیا اور وہ گھوڑے کو سرپٹ دوڑانے پر زیادہ مجبور ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے محل میں ہم سے پہلے پہنچ گئے۔ آج رات ہم آپ کے مہمان ہیں، اور آپ ہماری میزبان۔

لیڈی میکبتھ: ہم تو آپ کے خادم ہیں۔ ہم سب آپ کے خادم ہیں، ہم خود بھی ہمارے خادم بھی۔ ہماری چیزیں اور ہمارے خادموں کی چیزیں سب آپ کی خادم ہیں اور ہر وقت آپ کی خدمت بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے، وہ آپ ہی کا دیا ہوا ہے۔ آپ جب چاہیں ہم سے حساب لے سکتے ہیں۔

ڈنکن: شکریہ اپنا ہاتھ دو، اور ہمیں ہمارے میزبان میکبتھ کے پاس لے چلو۔ کہاں ہیں وہ؟ ہمارے دل میں اُن کے لئے بے پناہ محبت ہے۔ ہماری مہربانیاں اور کرم فرمائیاں مستقبل میں بھی اُن کے لئے برابر جاری و ساری رہیں گی۔ آیئے چلیں۔

(جاتے ہیں)

سا تواں منظر

میکبتھ کا محل

(چند خادم شہنائیاں بجاتے اور ہاتھوں میں مشعلیں لئے آتے ہیں۔ پھر میر مطبخ اور چند خادم طشتریاں اور ضیافتِ شاہی میں پیش کی جانے والی دوسری چیزیں لئے آتے ہیں اور سٹیج پر سے گزر جاتے ہیں۔ اس کے بعد میکبتھ آتا ہے)

میکبتھ: جو کچھ ہونا ہوتا ہے، ہو کر رہتا ہے۔ تو پھر جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کیوں نہیں جاتا۔ اگر قتل بجائے خود ایک ایسا فعل ہوتا جس کے نتائج خطرناک نہ ہوتے، اگر ڈنکن کے قتل کا انجام یہ ہو کہ مجھے کامیابی نصیب ہو، اگر یہ ایک قتل ہی سب کچھ ہو اور اس کے بعد کچھ نہ ہو تو میں وقت کے کنارے پر، اس دنیا کے ساحل پر کھڑا ہوا آنے والی زندگی کے جہنم کی آگ میں کودنے اور وہاں کا عذاب برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن قتل و خون کے معاملات کا فیصلہ یہیں، اسی دنیا میں ہوتا ہے۔ فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ چونکہ ہم لوگ قتل کر کے گویا دوسروں کو اس کا سبق دیتے ہیں ——— اس لئے اس سبق کو بالآخر اسی پر آزمایا جاتا ہے۔ جو اس کی ترغیب دیتا ہے۔ اس بے لاگ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ شراب کا وہ جام، جس میں ہم نے دوسروں کے لئے زہر ملا دیا تھا، خود ہمیں اپنے ہونٹوں سے

لگانا پڑتا ہے۔ ڈنکن آج یہاں مجھ پر دوہرے اعتماد کے ساتھ قیام پذیر ہے۔ اوّل یہ کہ میں چونکہ اُس کا قریبی رشتہ دار اور اس کی رعایا ہوں۔ اس لئے یہ دونوں باتیں اُس کے قتل کے خلاف قوی دلائل ہیں۔ دوم یہ کہ اُس کے میزبان کی حیثیت سے بجائے اس کے کہ میں خود اُس پر خنجر اُٹھاؤں۔ مجھے چاہیئے کہ کہ اُس کے قاتل کو قتل کروں اور اُسے ہر مصیبت سے بچاؤں۔ اس کے علاوہ ڈنکن اپنے شاہی اختیارات کے استعمال میں اتنا مہربان اور نرم، اور اپنی حاکمیت کی انجام دہی میں ایسا بے داغ اور صاف باطن رہا ہے کہ اُس کی اعلیٰ صفات فرشتوں کی زبان اختیار کر کے اُس کے قاتل کے خلاف ببانگ دہل شہادت دیں گی۔ اور جذبۂ رحم نوزائیدہ معصوم بچے یا آسمانی فرشتے کی طرح آندھی کے گھوڑے پر سوار ہو کر اور ہوا کے غیر مرئی بازوں پر چڑھ کر اس خوفناک گناہ کو ہر آنکھ تک لے جائے گا۔ ہر آنکھ آنسو بہائے گی، اور تمام آنکھوں سے ڈھلکے ہوئے آنسوؤں کا دریا سیلاب بن کر آندھی کو ڈبو دے گا۔ ان باتوں کے پیش نظر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میرے اندر کوئی ترغیب نہیں ہے۔ سوائے ایک شدید خواہش کے جو ہر وقت میرے دل میں کھولتی رہتی ہے۔

(لیڈی میکبتھ آتی ہے)

میکبتھ: کیا خبر ہے اب؟

لیڈی میکبتھ: بادشاہ نے کھانا کھا لیا ہے۔ تم وہاں سے چلے کیوں آئے؟

میکبتھ : کیوں ؟ اُنہوں نے مجھے پوچھا تھا کیا ؟

لیڈی میکبتھ : اور کیا نہیں ۔ تمہیں معلوم نہیں ہے جیسے ؟

میکبتھ : دیکھو، میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اُس سلسلے میں اب ہم کوئی عملی اقدام نہیں کریں گے ۔ اُنہوں نے مجھے حال ہی میں نئے نئے اعزازات سے سرفراز کیا ہے ۔ ہر طبقے کے لوگ میرا بے حد احترام کرتے ہیں اور مجھے آنکھوں پر بٹھاتے ہیں ۔ اور مستقبل قریب میں مجھے اور بھی مرتبے ملنے والے ہیں ۔ میں نہیں چاہتا کہ انہیں اتنی جلدی ہاتھ سے کھو دیا جائے ۔

لیڈی میکبتھ : جب تمہارے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی تھی تو کیا تم نشے میں تھے ؟ اور کیا یہ خواہش نشے کے ساتھ اُتر چکی ہے ؟ اور کیا یہ خواہش اُس وقت سے سوئی ہوئی تھی کہ اب جاگی ہے ؟ اور اب جاگی ہے تو اتنی زرد رُو اور ڈری ڈری سی کیوں ہے ؟ اس خواہش کے زیر اثر جب تم نے آزادی سے منصوبے بنائے تھے ، آخر اُس وقت تم نے خوف کیوں نہیں کھایا تھا ؟ آج کے بعد میں تمہاری محبت کو بھی تمہاری خواہش کی طرح ناپائدار اور بے وفا سمجھوں گی ۔ کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ تم اپنے منصوبے کی عملی انجام دہی میں اتنی بہادری نہیں دکھا سکو گے جتنی اس خواہش کے بلند پرواز تصور میں دکھاتے ہو ؟ کیا تم ایک ایسی چیز چاہتے ہو جسے تم اپنی زندگی کا زیور سمجھتے ہو اور اس کے ساتھ ساتھ بزدل بھی رہنا چاہتے ہو ؟ کیا تم مشہور ضرب المثل



کی اُس بلّی کی طرح بنو گے جو اپنے پنجوں کو گیلا کیے بغیر مچھلی کھانا چاہتی تھی۔

میکبتھ: خدا کے لئے، اب بس بھی کرو۔ میں وہ کچھ کر سکتا ہوں جو کوئی نہیں کر سکتا۔ دنیا کے کسی شخص میں اتنی مردانگی نہیں کہ جو کچھ میں کر سکتا ہوں، وہ کر سکے۔

لیڈی میکبتھ: تو کیا وہ درندگی تھی جب تم نے اپنی اس خواہش کا اظہار مجھ سے کیا تھا جب تم نے یہ مہم سر کرنے کا حوصلہ کیا تھا، اُس وقت تم واقعی مرد کہلانے کے مستحق تھے۔ اور اگر تم اس مہم کو سَر کر لو تو تم مرد سے بھی زیادہ کچھ بن جاؤ گے۔ جب پہلی بار تمہیں اس کا خیال آیا تھا، تو اُس وقت اِس کے لئے مناسب وقت تھا نہ موزوں جگہ، لیکن اس کے باوصف تم دونوں کو بطور خود پیدا کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ لیکن آج جبکہ مناسب موقع اور جگہ خود بخود تمہارے سامنے آ گئے ہیں تو تم پیٹھ دکھاتے ہو۔ میں نے بچے کو دودھ پلایا ہے، جانتی ہوں کہ جب بچہ میرا دودھ پیتا ہے، اُس وقت میرے دل میں اُس کے لئے کتنا پیار ہوتا ہے۔ اگر میں نے تمہاری طرح کا کوئی عہد کیا ہوتا تو سچ کہتی ہوں کہ جب میرا اپنا بچہ میری طرف دیکھ دیکھ کر مسکراتا ہوا میرا دودھ پی رہا ہو تو میں بے جھجک اپنی چھاتی اُس کے پوپلے ہونٹوں سے چھڑا لوں گی۔

میکبتھ: سوال یہ ہے، اگر ہم ناکام ہو گئے تو؟

لیڈی میکبتھ: ہم ناکام! کیسی انہونی بات کرتے ہو۔ اگر تم کمرِ ہمت باندھ لو اور اپنی

بہادری کی قسم کھا لو تو یاد رکھو کہ ہم کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔ جب ڈنکن سو جائے گا ———— اور ظاہر ہے کہ آج کے سخت اور طویل سفر کی وجہ سے اُسے گہری نیند آئے گی ———— تو میں اُس کی خواب گاہ کے دونوں چوبداروں کو شراب پلا کر ایسا مست و بے خود کر دوں گی کہ اُن کا حافظہ، جو دماغ کا پہرہ دار ہوتا ہے، بھاپ بن کر اُڑ جائے گا اور اُن کی عقل کا خانہ اس بھاپ کا ذخیرہ بن جائے گا۔ جب وہ شراب کے نشے میں چُور، سوٗروں کی طرح بدمست سو رہے ہوں گے جیسے مر گئے ہوں، تو کیا اُس وقت میرے اور تمہارے لئے یہ مشکل ہو گا کہ اکیلے ڈنکن کے ساتھ جو چاہیں سو کریں؟ کیا ایسے میں یہ ممکن نہیں ہو گا کہ ہم اپنے جرم کا الزام اِن نشئی چوبداروں کے سر منڈھ دیں؟

میکبتھ: خوش رہو میری جان۔ بڑی دلیر عورت ہو۔ خدا کرے ہمیشہ تمہارے لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوں۔ کیونکہ تمہارے بے باک اور نڈر خمیر سے صرف لڑکے ہی اُٹھنے چاہئیں۔ اگر ہم ڈنکن کے قتل کے بعد خون کے دھبے اُن سوئے ہوئے چوبداروں پر لگا دیں۔ بلکہ ڈنکن کو اُنہی کے خنجروں سے قتل کریں۔ تو کیا سب یہی نہیں سمجھیں گے کہ یہ اُنہی کا کیا دھرا ہے؟

لیڈی میکبتھ: کوئی بھی اس کے سوا دوسری بات نہیں سوچے گا۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ ہم اُس کی وفات پر اپنے رنج و غم کا شدید اظہار کریں گے۔

میکبتھ: بس اب میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے۔ اپنے جسم کے ہر عضو کی پوری طاقت اس ہولناک جرم پر لگا دوں گا۔ آؤ چلیں اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر، ہنس کھیل کر وقت کو بہلائیں۔ مصنوعی چہرے کو اُن رازوں کو چھپا لینا چاہیئے جو مصنوعی دل جانتا ہے۔

○

دوسرا ایکٹ

پہلا منظر

انورنس میکبتھ کے محل کا وسیع صحن

(بینکو اور فلینس آتے ہیں۔ اور فلینس کے ہاتھ میں مشعل ہے اور وہ اُس کی روشنی بینکو کے آگے ڈال رہا ہے)

بینکو: کیا وقت ہو گا بیٹے؟

فلینس: چاند تو چھپ گیا ہے اور گھنٹے کی آواز میں نے سنی نہیں۔

بینکو: اور چاند بارہ بجے چھپ جاتا ہے۔

فلینس: گویا بارہ سے زیادہ کا عمل ہے۔

بینکو: یہ ذرا میری تلوار پکڑ لو (اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے) آج آسمان پر تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ستارے چھپے ہوئے ہیں۔ یہ بھی پکڑ لو (اپنے بیٹے کو کوئی ہتھیار دیتا ہے) میرا وجود نیند کے مارے سیسے کی طرح بوجھل ہو رہا ہے لیکن میں سوؤں گا نہیں۔ اے آسمان کی رحیم و کریم طاقتو! اُن شیطانی وسوسوں اور بُرے خیالوں

کو مجھ سے دور رکھو جو میری فطرت آرام کے وقت میرے اندر پیدا کر دیتی ہے

لاؤ میری تلوار دے دو (باآواز بلند) یہ کون آتا ہے ؟

(میکبتھ اور ایک مشعل بردار خادم آتا ہے)

میکبتھ: کوئی نہیں، میں ہوں تمہارا دوست

بینکو: یہ کیا جواب، تم ابھی تک سوئے نہیں ؟ بادشاہ حضور تو سو گئے ہیں۔ آج وہ غیر معمولی طور پہ بہت خوش رہے۔ انہوں نے آپ کے نوکر چاکروں میں بیش بہا رقوم اور تحائف تقسیم کرائے ہیں۔ یہ ہیرا انہوں نے میری معرفت تمہاری بیگم کو بھیجا ہے۔ جنہیں وہ بار بار "معزز ترین میزبان" کے لقب سے پکارتے رہے۔ اب وہ بعید سکون و اطمینان کے ساتھ استراحت فرما رہے ہیں۔

میکبتھ: ہم کیونکہ ان کی غیر متوقع آمد اور شاندار استقبال کے لئے بالکل تیار نہ تھے اس لئے ظاہر ہے کہ ہمارے اہتمام میں بہت سی خامیاں رہ گئیں۔ اگر ہمارے پاس کافی وقت ہوتا تو ہم ان کے شایان شان مناسب اہتمام کرتے۔

بینکو: سب ٹھیک ہے۔ کل رات میں نے ان تین جادوگرنیوں کو خواب میں دیکھا۔ تمہارے متعلق ان کی باتیں کافی حد تک سچی نکلیں۔

میکبتھ: اس وقت مجھے ان کا ذرا بھی دھیان نہیں۔ بہر حال اس موضوع پہ پھر کبھی گفتگو کریں گے، بشرطیکہ تم مجھے اپنا خاصا وقت دو۔

بینکو: جب بھی تم مناسب سمجھو، میں حاضر ہوں۔

میکبتھ: اگر تم میری مرضی اور میرے منصوبوں کے مطابق چلنے کا عہد کرو تو یقین جانو تم مزید اعزاز اور مرتبہ حاصل کرو گے۔

بینکو: میں تیار ہوں، بشرطیکہ اعزاز اور مرتبہ حاصل کرنے کے شوق میں مجھ سے کوئی چیز چھن نہ جائے۔ اگر میرا ضمیر آزاد اور بادشاہ سے میری وفاداری بے داغ رہے تو میں تمہارے مشورے پر ضرور عمل کروں گا۔

میکبتھ: اچھا، اس وقت تم آرام کرو۔

بینکو: شکریہ جناب، تم بھی سو جاؤ۔

(بینکو اور فلینس جاتے ہیں)

میکبتھ: (خادم سے) جا اور بیگم صاحبہ سے کہہ دے کہ جب میری شراب تیار ہو جائے تو گھنٹی بجا دیں۔ تو اب سو سکتا ہے۔ (خادم جاتا ہے)

(خلا میں گھورتے ہوئے) یہ میری آنکھوں کے سامنے کیا چیز ہے؟ خنجر ہے کیا؟ اس کا دستہ میرے ہاتھوں کی طرف مڑا ہوا ہے۔ آ میرے قریب آ، میرے ہاتھ میں آ (خنجر پکڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے) اُف ہاتھ سے چھوٹ گیا، لیکن تو ابھی تک میرے سامنے ہے۔ کیا تو خنجر کی ہولناک تصویر نہیں ہے۔ جسے صرف دیکھا جا سکتا ہے، چھوا نہیں جا سکتا؟ یا تو محض ایک وہم، ایک خیال ہے —— یا جوش میں بھرے ہوئے دماغ کی جھوٹی اور غیر حقیقی تخلیق

ہے؟ آخر تو کیا ہے؟ لیکن میں دیکھ رہا ہوں، تیری شکل و صورت ہوبہو اس خنجر کی طرح (اپنا خنجر نکالتے ہوئے) حقیقی ہے۔ تو مجھے وہیں لے جانا چاہتا ہے جہاں میں ابھی جانے والا ہوں، اور جو ہتھیار میں وہاں استعمال کرنے والا ہوں۔ اُس کی شکل بالکل تیرے جیسی ہے۔ اگر تیرا کوئی وجود نہیں ہے تو پھر میری آنکھوں کو دھوکا ہوا ہے اور یہ میرے دوسرے حواس سے زیادہ بے وقوف ہیں۔ اور اگر واقعی تیرا وجود ہے تو میری آنکھیں دوسرے حواس سے زیادہ قابلِ اعتماد ہیں۔ میں تجھے ابھی تک دیکھ رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرے پھل اور دستے پر خون کے قطرے ہیں جن کا ذرا پہلے وجود تک نہیں تھا۔ نہیں نہیں، یہ کوئی چیز نہیں ہے، یہ سب میرا وہم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے ہی قاتلانہ منصوبے خنجر کا بھیانک روپ دھار کر میری آنکھوں کے سامنے آ رہے ہیں۔ اس وقت آدھی دنیا کی تمام مخلوقات یوں سوئی پڑی ہیں جیسے مر گئی ہوں۔ گندے اور ڈراؤنے خواب اُن لوگوں کی نیند خراب کر رہے ہیں جو پردہ دار چھپر کھٹوں میں سوئے ہوئے ہیں۔ جادوگرنیاں اپنی زرد رو دیوی ہیکیٹ کے حضور میں پیش ہو کر اپنی اپنی قربانیاں بھینٹ چڑھا رہی ہیں۔ ڈراؤنے چہرے کے قاتل کو اُس کے چوکیدار یعنی بھیڑیئے نے گہری نیند سے جگا دیا ہے تاکہ وہ اپنا کام شروع کرے۔ وہ بھوت کی طرح اپنے مقتول کی طرف اس طرح چوری چوری،

چپکے چپکے قدم اٹھاتا ہے. جس طرح تارقون اپنی محبوبہ لوکرشیا کو اغوا کرنے کی نیت سے اُس کی خوابگاہ کی طرف لے گیا تھا۔اے ٹھوس اور منجمد زمین! میرے قدموں کی چاپ مت سُن، یہ مت جان کہ میرے قدم کس طرف اٹھ رہے ہیں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ پتھر نہ بولنے لگیں اور میرے اتے پتے کا انکشاف نہ کر دیں۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ہولناک سناٹے کی آنکھ کھُل جائے ـــــــ یہ سناٹا اس وقت ہونے والے خطرناک کام کے لئے نہایت موزوں ہے۔جب تک میں اُسے قتل کرنے کی سوچتا رہوں گا، وہ جیتا رہے گا۔الفاظ اُس حرارت کے مقابلے میں بالکل ٹھنڈے اور بے جان ہوتے ہیں جو کسی کام کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ (گھنٹی بجتی ہے)

اب میں جاتا ہوں۔یہ گھنٹی مجھے بلا رہی ہے۔او ڈنکن! اس آواز کو نہ سُن، یہ تیرا پیغام اجل ہے۔کون جانے یہ پیغام تجھے جنت میں لے جائے گا یا جہنم میں (جاتا ہے)

میکبتھ کے محل کا وسیع صحن

(لیڈی میکبتھ آتی ہے)

لیڈی میکبتھ: مجھ میں اس بات سے کتنا حوصلہ پیدا ہو گیا ہے کہ ڈنکن کے ذاتی چوبدار شراب پی کر وحشت ہو گئے ہیں۔ جس چیز نے اُن کے اندر ٹھنڈک پیدا کی ہے، میرے اندر اُسی چیز نے آگ جلائی ہے۔ ارے یہ کیا! یہ کیسی آواز! اُف، کچھ بھی نہیں تھا۔ محض الّو چیخ رہا تھا جو میرے خیال میں ڈنکن کو الوداع کہنے آیا تھا۔ وہ بس اب اُسے قتل کر ہی رہے ہوں گے۔ دروازے چوپٹ کھلے ہیں اور شراب کے نشے میں مدہوش بڑے مزے سے خراٹے لے کر اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ میں نے اُن کی شراب میں نیند آور دوا ملا دی تھی، اسی لئے اب وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں، دیکھئے مرتے ہیں کہ جیتے ہیں۔

میکبتھ: (سٹیج کے پیچھے سے) کون ہے؟ یہ آواز کیسی ہے!

لیڈی میکبتھ: نصیبِ دشمناں، ایسا لگتا ہے، وہ جاگ گئے ہیں اور کام تمام نہیں ہوا۔ کسی کام کا ناکام انجام نہیں بلکہ کوششِ ناتمام ہماری آرزوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ ہیں، آواز پھر آ رہی ہے۔ میں نے چوبداروں کے خنجر اُن کے قریب ہی رکھ

دئے تھے، انہیں ضرور مل گئے ہوں گے۔ جب ڈنکن سویا ہوا تھا تو
اُس کے چہرے کے نقوش مجھے بالکل اپنے والد کے سے نظر آئے
تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں خود اپنے ہاتھ سے اُسے ختم کر دیتی۔

(میکبتھ آتا ہے)

لیڈی میکبتھ: آ گئے وہ

میکبتھ: میں نے کام تمام کر دیا۔ تمہیں ابھی کوئی آواز تو نہیں آئی تھی؟

لیڈی میکبتھ: ہاں آئی تھی، لیکن وہ تو اُلّو بول رہا تھا اور جھینگر چلّا رہے تھے۔ کیا
ابھی ابھی تم نے کچھ کہا تھا؟

میکبتھ: کب؟

لیڈی میکبتھ: ابھی ذرا دیر پہلے

میکبتھ: جب میں نیچے اُتر رہا تھا۔

لیڈی میکبتھ: ہاں ہاں

میکبتھ: یہ آواز کہاں سے آئی؟ ڈنکن کے ساتھ والے کمرے میں کون سو رہا ہے؟

لیڈی میکبتھ: ڈونلبین

میکبتھ: (اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے) اُف، کیسا گھناؤنا منظر ہے۔

ؐ یعنی میکبتھ کو

لیڈی میکبتھ: کیسا احمقانہ خیال ہے یہ، اسے گھناؤنا کیوں کہتے ہو۔

میکبتھ: مجھے یوں سنائی دیا تھا جیسے ایک سوتے سوتے ہنس پڑا تھا اور دوسرے نے چیخ ماری تھی "خون ہو گیا خون"۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کو جگا رہے ہوں۔ میں چپ چاپ کھڑا اُن کی بات سنتا رہا لیکن جلدی ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ محض دُعا مانگ رہے تھے اور دعا مانگ کر دوبارہ سو گئے۔

لیڈی میکبتھ: ڈنکن کے ساتھ والے کمرے میں دو آدمی سوئے ہوئے ہیں۔

میکبتھ: اُن میں سے ایک کہنے لگا "یا اللہ، اپنا رحم کر"۔ دوسرے نے جواب دیا "آمین" جیسے اُنہوں نے مجھے اِن خونی ہاتھوں کے ساتھ دیکھ لیا تھا جو ایک قاتل کے ہی ہو سکتے ہیں۔ اُن کی خوف بھری آوازیں سنتے ہیں۔ مَیں اس قدر محو ہو گیا کہ جب اُنہوں نے "یا اللہ اپنا رحم کر" کہا تو میں جواب میں "آمین" نہ کہہ سکا۔

لیڈی میکبتھ: اس بات کو زیادہ سنجیدگی میں نہ لو

میکبتھ: لیکن آخر میں لفظ "آمین" کیوں نہ کہہ سکا جبکہ مجھے اُس لمحہ اللہ تعالےٰ کے رحم کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ یہ چھوٹا سا لفظ "آمین" تو جیسے میرے حلق میں اٹک کر رہ گیا۔

لیڈی میکبتھ: ایسی باتوں کے متعلق اتنا اور اس انداز میں نہیں سوچا کرتے، ورنہ

یہ تو ہمیں پاگل کر دیں گی۔

میکبتھ: مجھے یوں بھی محسوس ہوا کہ جیسے ایک چیخ فضا میں ابھری "نیند اب کہاں! میکبتھ نے نیند کا خون کر دیا" ——— معصوم، بھولی بھالی، بے گناہ نیند جو ہمارے تفکرات کی الجھی ہوئی ڈوری کو سلجھاتی ہے، ہر روز کی ناگوار زندگی کو موت بخشتی ہے، جد و جہد کے تھکے ہاروں کو خوشگواری اور تازگی میں نہلاتی ہے، زخمی دماغوں پر مرہم کا پھایا رکھتی ہے۔ قدرت کا بہترین اور مفت کا تحفہ ہے، اور زندگی کے دسترخوان پہ اعلیٰ ترین غذا ہے۔

لیڈی میکبتھ: آخر ایسی باتوں سے تمہارا مطلب کیا ہے؟

میکبتھ: چیخ پکار کی آواز برابر آ رہی تھی "نیند اب ختم ہو گئی" یہ الفاظ پورے محل میں گونج رہے تھے "گلیمس نے نیند کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ اس لئے کاؤڈر کبھی چین کی نیند نہیں سوئے گا۔ میکبتھ کبھی نہیں سو سکے گا"

لیڈی میکبتھ: کون تھا وہ، جو اس طرح چیخ رہا تھا؟ پیارے امیر، تم کیوں ایسی پاگل پنے کی باتیں سوچتے ہو اور اپنی دلیری کے نام پہ بٹہ لگاتے ہو۔ جاؤ اور اپنے ہاتھوں پہ لگے ہوئے ان خون کے دھبوں کو پانی سے اچھی طرح صاف کرو۔ اور یہ خنجر تم وہاں سے کیوں لے آئے؟ یہ وہیں رہنے چاہئیں۔ جاؤ انہیں واپس وہیں رکھ آؤ اور سوئے ہوئے چوبداروں پر خون کے دھبے لگا دو۔

میکبتھ: نہیں نہیں، میں اب نہیں جاؤں گا ۔ جو کچھ میں نے کیا ہے، مجھے تو اُس کے خیال سے بھی وحشت ہوتی ہے، اور اُس لاش کی طرف تو میں آنکھ اُٹھانے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا ۔

لیڈی میکبتھ: ارادے کے کچے! لاؤ مجھے دو یہ خنجر، سویا ہوا اور مرا ہوا تصویر کی مانند ہوتا ہے ۔ صرف بچے ہی ابلیس کی رنگین تصویر سے ڈرا کرتے ہیں ۔ اگر ڈنکن کے جسم سے ابھی تک خون نکل رہا ہو گا، تو میں اُس کے چوبداروں کے منہ پر خون مَل دوں گی تاکہ یہ اُن کا جرم معلوم دے

(جاتی ہے ۔ سٹیج کے پیچھے سے کھٹکھٹانے کی آواز آتی ہے)

میکبتھ: یہ کھٹ کھٹ کی آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں؟ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ معمولی سے معمولی آواز بھی مجھے چونکا دیتی ہے؟ یہ میرے ہاتھ کیسے خونی اور بھیانک نظر آ رہے ہیں! اُف! انہیں دیکھنے سے میری آنکھیں باہر نکلی جاتی ہیں ۔ کیا دیوتا نیچوُن کے قبضے میں جتنے سمندر ہیں، وہ میرے ہاتھوں سے خون صاف کرنے کے لئے کافی ہوں گے؟ نہیں، بلکہ یہ خون دُنیا کے تمام سمندروں کو سُرخ بنا دے گا ۔ اور پانی کی نیلی نیلی موجیں لال ہو جائیں گی ۔

(لیڈی میکبتھ دوبارہ آتی ہے)

لیڈی میکبتھ : میرے ہاتھ بھی تمہارے ہاتھوں کی طرح سُرخ ہو گئے ہیں لیکن
مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ میرا دل تمہارے دل کی طرح بزدل
ہے (سٹیج کے پیچھے سے آواز آتی ہے) جنوبی دروازے کی طرف
سے کھٹکھٹانے کی آواز آ رہی ہے۔ چلو اپنی خواب گاہ میں چلتے ہیں۔
اس فعل کی سُرخی کو دھونے کے لئے تھوڑا سا پانی کافی ہوگا جب
خون کے دھبے صاف ہو جائیں گے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا
ہر چیز اپنے معمول پر آ جائے گی۔ یوں لگتا ہے کہ تم نے اپنی مستقل
مزاجی اور دلیری کو ہاتھ سے کھو دیا ہے۔ آخر ڈرتے کیوں ہو —
(کھٹکھٹانے کی آواز پھر آتی ہے) ذرا سنو تو، آواز پھر آ رہی ہے
جلدی سے اپنا گاؤن پہن لو، کہیں کبھی کوئی آ نہ جائے اور جان لے کہ
ہم ایسے غیر وقت کیوں جاگ رہے ہیں۔ ذرا ہمت کرو اور یوں کمزور
خیالوں میں نہ ڈوبے رہو۔

میکبتھ : اپنے اس کارنامے کو بھولنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ میں اپنے
آپ کو بھول جاؤں (کھٹکھٹانے کی آواز پھر آتی ہے) او ڈنکن
کھٹکھٹانے کی اس آواز کے ساتھ بیدار ہو جا۔ کاش ایسا ہو سکتا!

تیسرا منظر

(ایک دربان آتا ہے۔ پیچھے سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آتی ہے)

دربان: ہاں ہاں واقعی، یہ تو کوئی دروازہ ہی کھٹکھٹا رہا ہے۔ اگر آدمی دوزخ کے دروازے کا دربان ہو، تب بھی وہ ہمیشہ کھل مونڈن میں ہی رہے گا۔ (اندر سے کھٹکھٹانے کی آواز آرہی ہے) کیا مصیبت ہے، کھٹ کھٹ، کھٹ کھٹ۔ اونہوں۔ کون ہے بھئی؟ پہلے اپنا نام بتا، تجھے اپنے شیطان کی قسم۔ اوہ، یہ تو وہی کسان ہے جس نے فصل کے زیادہ ہونے کی امید میں خودکشی کرلی تھی۔ ٹھیک وقت پہ آیا ہے تو بھیا تیرے پاس رومال بھی ہیں یا نہیں۔ یہ دوزخ ہے میاں۔ یہاں بہت پسینہ آئے گا تجھے۔ (کھٹکھٹانے کی آواز پھر آتی ہے) اب کون آیا ہے؟ کون ہے تو اپنا نام بتا، تجھے دوسرے شیطان کی قسم۔ ایمان سے بڑا لپاڑیا ہے یہ، ایسا سفید جھوٹ بولتا ہے کہ الاماں والحفیظ۔ ایسا فنکار آدمی ہے کہ خدا کے نام پر خدا کے بندوں کو درغلاتا ہے، لیکن مزہ تو جب تھا کہ اپنی چرب زبانی کے ذریعہ جنت میں جاتا۔ اچھا میاں تو بھی آ، کیا یاد کرے گا (کھٹکھٹانے کی آواز پھر آتی ہے) لاحول ولاقوۃ، یہ

کھٹ کھٹ آج کی تاریخ میں ختم نہیں ہو گی - کون ہے بھئی، تیرا نام کیا ہے ؟ یہاں کیوں آیا ہے ؟ ارے اللہ قسم، یہ تو انگریز درزی ہے - اِس کا یہاں کیا کام ؟ ہاں یاد آیا، کپڑا چرانے آیا ہے، فرانسیسی پاجامہ جو بنانا ہے - آؤ میاں درزی آؤ، کیا حال ہے تمہارا - دیکھا یہاں کتنی آگ ہے، تمہاری استری تو ہر وقت گرم رہا کرے گی (کھٹکھٹانے کی آواز آتی ہے) توبہ توبہ، یا اللہ میرے گناہوں کو معاف کر دے - یہاں کبھی خاموشی نہیں ہو گی - کون ہے تو ؟ لیکن یہاں تو ٹھنڈک ہے اسے دوزخ نہیں کہہ سکتے - دوزخ میں تو گرمی ہوتی ہے، ہاں ہاں گرمی ہوتی ہے اور یہاں اتنی سردی ہے - بس اب دوزخ کی دربانی چھوڑ دوں گا (کھٹکھٹانے کی آواز پھر آتی ہے) آتا ہوں بھئی آتا ہوں - ذرا صبر کرو - بس ابھی آیا - دیکھو خدا کے لئے مجھے بھول نہ جانا -

(دروازہ کھولتا ہے)

(میکڈف اور لینوکس داخل ہوتے ہیں)

میکڈف : کیوں بھئی، کیا تم رات کو جاگتے رہے تھے کہ ابھی تک سوئے پڑے ہو -

دربان : ہاں سرکار، بالکل یہی بات ہے - جب دوسرا مرغا بولا ہے، ہم اُس وقت تک پینے پلانے کا شغل کرتے رہے -

میکڈف: تمہارے آقا جاگ گئے ہیں کیا؟ اوہو، معلوم ہوتا ہے ہمارے دروازہ کھٹکھٹانے کے شور سے اُن کی آنکھ کھُل گئی ہے۔ وہ خود ہی آرہے ہیں۔

(میکبتھ دوبارہ آتا ہے)

لینوکس: تسلیمات بجا لاتے ہیں حضور

میکبتھ: تسلیم تسلیم

میکڈف: معزز امیر، بادشاہ سلامت اُٹھ گئے ہیں کیا؟

میکبتھ: نہیں ابھی نہیں

میکڈف: انہوں نے علی الصباح جگانے کا حکم دیا تھا، لیکن مجھے خاصی دیر ہو گئی ہے۔

میکبتھ: کوئی بات نہیں، میں تمہارے ساتھ چلا چلوں گا۔

میکڈف: آپ کو تکلیف تو ہو گی، مگر میرا خیال ہے کہ خوشی بھی ہو گی۔

میکبتھ: وہ تکلیف جس میں ہمیں راحت ملتی ہو، تکلیف نہیں رہتی۔ دیکھئے، دروازہ اس طرف ہے۔

میکڈف: بادشاہ سلامت کو میں خود جگاؤں گا، یہ میرا سرکاری فرض ہے۔

(جاتا ہے)

لینوکس: بادشاہ حضور جا رہے ہیں کیا آج؟

میکبتھ: ہاں آج وہ چلے جائیں گے۔ اُن کا حکم یہی ہے۔

لینوکس: آج کی رات بڑی خراب گزری، ساری رات طوفان سا آیا رہا۔ جس کمرے میں ہم سوئے تھے وہاں کی چمنیاں اُکھڑ کر آندھی میں اڑ گئیں۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ رونے پیٹنے کی آوازیں رات بھر سنائی دیتی رہیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی شخص عالم نزاع میں چیخ رہا ہو اور چیخ چیخ کر آنے والے خطرناک حالات اور قہرِ آسمانی کی پیش گوئی کر رہا ہو۔ اُلّو جو رات کے اندھیرے میں آنکھیں کھولتا ہے۔ ساری رات عجیب و غریب ڈراؤنے انداز میں بولتا رہا۔ بعض لوگ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ایسا زبردست زلزلہ آیا تھا کہ زمین ہلنے لگی تھی۔

میکبتھ: ہاں آج کی رات واقعی طوفانی تھی۔

لینوکس: جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے، میں نے اپنی زندگی میں آج تک ایسی خراب رات نہیں دیکھی۔

(میکڈف دوبارہ آتا ہے)

میکڈف: غضب ہے، غضب ہے۔ کیا قیامت ہے۔ دل محسوس کر سکتا ہے نہ زبان ادا کر سکتی ہے۔

میکبتھ اور لینوکس: خیر تو ہے، کیا بات ہے؟

میکڈف: تخریب کا شاہکار۔ کسی ظالم نے بادشاہ سلامت کو بڑی بے دردی سے

قتل کر دیا ہے۔ کسی ڈاکو نے اُن کے مقدس جسم سے اُن کی خوبصورت روح چُرا لی ہے۔

میکبتھ: کیا کہتے ہو، خوبصورت روح؟

لینوکس: بادشاہ سلامت کی روح؟

میکڈف: تم خود اُن کے کمرے میں جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ بالکل گورگن[1] کا نظارہ ہے۔ خدا کے لئے مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔ اس وقت میری زبان سے نہ بولا جائے گا۔ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد زبان سے بول کر دکھاؤ۔

(میکبتھ اور لینوکس جاتے ہیں)

اٹھو، اٹھو، لوگو اٹھو، ابھی تک سوئے پڑے ہو۔ دیکھو یہ کیا غضب ہو گیا ہے۔ کیا ستم ہے۔ خطرے کی گھنٹی بجا دو۔ قتل و خون! قتل و غارت! بنیکو اٹھو۔ ڈونلبین، مالکم جاگو۔ بہت سو لئے، اب خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اس آرام کی نیند کی غفلت میں نہ رہو جو موت کا دوسرا نام ہے۔ آنکھیں رکھتے ہو تو اٹھو اور خود موت کو دیکھو۔ اٹھو ورنہ حشر نہ ہو گا پھر کبھی۔ اٹھو اٹھو محشر کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔

---

[1] تین افعی زلف عورتیں جن کی نظر انسان کو پتھر بنا دیتی ہے۔ یہاں اشارہ اُن میں سے ایک میڈوسا کی طرف ہے۔

مالکوم: بنیکو! اپنی قبروں سے باہر نکلو اور بھوتوں کی طرح چل کر اس ہولناک
منظر کے پاس پہنچو۔ خطرے کی گھنٹی بجا دو۔

(خطرے کی گھنٹی بجتی ہے)

(لیڈی میکبتھ آتی ہے)

لیڈی میکبتھ: کیا ہوا، کیا ہوا؟ یہ خطرے کی گھنٹی کیوں بج رہی ہے، اور میرے
محل میں آرام سے سوئے ہوؤں کو اتنی ہولناکی سے کیوں جگا رہی ہے؟
بولو، کیا بات ہے؟ بولو نا

میکڈف: محترم خاتون، کیا بتائیں، آپ کے کان ہماری یہ بات برداشت
نہیں کر سکیں گے۔ عورت ایسی بات سن نہیں سکتی اور سنے گی تو زندہ نہیں
رہ سکتی۔

(بنیکو آتا ہے)

میکڈف: بنیکو، پیارے بنیکو، کسی نے بادشاہ سلامت کو قتل کر دیا ہے۔
لیڈی میکبتھ: ہائے اللہ۔ خدا کے لئے کیا کہتے ہو؟ یہاں ہمارے گھر میں؟
بنیکو: ظلم کہیں بھی ہو، ظلم ہے۔ میکڈف میرے دوست، کہہ دو تم جھوٹ
بول رہے ہو، مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔

(میکبتھ اور لینوکس دوبارہ آتے ہیں)

میکبتھ: کاش اس منحوس سانحہ سے ایک گھنٹہ پہلے مجھے موت آ گئی ہوتی۔

اگر ایسا ہو جاتا تو میں مطمئن رہتا کہ میری زندگی خوشیوں میں بسر ہوئی۔ لیکن اب اس لمحہ سے جینے کا کوئی مزہ نہیں۔ دنیا کی ہر چیز بچوں کا کھلونا نظر آتی ہے۔ عزت اور شرافت جو زندگی کی جان ہیں، ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ہیں۔ زندگی کی شراب ختم ہوئی اور فلک کے اوندھے جام کی تہ میں صرف تلچھٹ باقی رہ گئی ہے۔

(مالکوم اور ڈونلبین آتے ہیں)

ڈونلبین: کیا ظلم ہوا جناب؟

میکبتھ: عجب تماشہ ہے تمہارے ساتھ ظلم ہوا اور تمہیں معلوم تک نہیں۔ تمہارے خون کا سرچشمہ بند ہو گیا ہے۔ اصل منبع کسی بدبخت نے بند کر دیا ہے۔

میکڈف: تمہارے والد محترم، حضور بادشاہ سلامت کا قتل ہو گیا ہے۔

مالکوم: اُف، کس نے کیا یہ ظلم؟

لینوکس: غالباً اُن چوبداروں نے، جو حضور کی خواب گاہ میں سوئے تھے۔ اُن کے ہاتھوں اور چہروں پر خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔ اُن کے خنجر بھی خون میں لت پت تھے، اور اُن کے تکیوں پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ ہماری طرف دیکھ رہے تھے لیکن اُن کی خالی خالی آنکھوں میں بینائی نہیں تھی۔ میں کہتا ہوں، اُن پر بھروسہ ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

میکبتھ: مجھے ابھی تک اپنے غصے پر غصہ آرہا ہے کہ میں نے چوبداروں کو کیوں
قتل کر دیا۔

میکڈف: آپ نے انہیں مار کیوں دیا؟

میکبتھ: غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ جس وقت آدمی شدید غصے اور دُکھ کی حالت میں ہو، اُس وقت اُس کی عقل ماری جاتی ہے۔ ڈنکن کے ساتھ میری شدید محبت عقل کو حیران و پریشان چھوڑ کر آگے نکل گئی اور اپنا کام کر گئی۔ ایک طرف ڈنکن پڑے ہیں۔ اُن کے چاندی جیسے چمکتے دمکتے ہوئے جسم پر اُن کے سونے سے زیادہ قیمتی خون کی دھاریاں کس طرح چمک رہی ہیں۔ اُن کے گہرے زخم یوں لگتے ہیں جیسے فطرت کی دیوار میں شگاف پڑ گئے ہوں اور جیسے موت کا فرشتہ انہی شگافوں کے راستے اُن کے جسم کی عمارت میں داخل ہوا ہو۔ دوسری طرف قاتل پڑے ہیں اور اپنے پیشے کے رنگوں میں رنگے ہوئے ہیں۔ اُن کے خنجر بڑے بھونڈے طریقے سے خون میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ جس شخص کے سینے میں دل ہے، اور اس دل میں محبت ہے، اور اُس محبت کو عام کرنے کا حوصلہ ہے، وہ انتقام لینے کی خواہش سے باز نہیں رہ سکتا۔

لیڈی میکبتھ: اُف، مجھے بری طرح چکر آرہے ہیں . . . مجھے یہاں سے
لے چلو۔

میکڈف : دیکھو، بیگم صاحبہ کا خیال رکھو

مالکوم : (ایک طرف ہو کر، ڈونلبین سے) ہم کیوں گونگے بنے کھڑے ہیں جبکہ اس کا سب سے زیادہ تعلق ہماری ذات سے ہے؟

ڈونلبین : (ایک طرف ہو کر، مالکوم سے) بھائی، یہاں خاموشی کے سوا اور کیا چارہ ہے۔ قسمت ہمارے خلاف ہے اور موت گھات لگائے بیٹھی ہے۔ ہماری اپنی جانوں کو خطرہ لاحق ہے۔ نہ معلوم کس وقت کہاں سے ہم پر حملہ ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ یہاں سے بھاگ چلیں۔ یہ آنسو بہانے کا وقت نہیں ہے۔

مالکوم : (ایک طرف ہو کر، ڈونلبین سے) اور نہ ہی یہ ہمارے لئے ممکن ہے کہ اپنے شدید غم کا اظہار کر سکیں۔

بلنکو : محترمہ کا خیال رکھو (کچھ آدمی لیڈی میکبتھ کو لے جاتے ہیں) اس وقت خاصی سردی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ گرم کپڑے تبدیل کر کے ہم پھر ایک جگہ جمع ہوں اور اس سنگدلانہ قتل کے بارے میں مزید تحقیقات کریں۔ طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں میں خدائے بزرگ و برتر کی قسم کھا کر عہد کرتا ہوں کہ میں خبیث باغیوں کی اس خفیہ سازش کے خلاف اپنی جان کی بازی لگا دوں گا۔

میکڈف : اور میں بھی عہد کرتا ہوں۔

سب : (مل کر)، ہم سب عہد کرتے ہیں۔

میکبتھ : میرا خیال ہے، جلدی سے کپڑے تبدیل کر کے سب حضرات ہال کمرے میں جمع ہو جائیں تاکہ عملی کارروائی کی کوئی تدبیر سوچی جائے۔

سب : (مل کر)، ہم آپ سے متفق ہیں۔

(مالکوم اور ڈونلبین کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

مالکوم : اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ میری رائے میں ہمیں اُن کے ساتھ نہیں ملنا چاہیئے۔ ایسے دُکھ کا اظہار، جو دل میں نہ ہو، عیاروں کا سدا کا کام ہے۔ میں تو ابھی انگلستان چلا جاؤں گا۔

ڈونلبین : اور میں آئرلینڈ۔ ہم اگر الگ الگ رہیں گے تو زیادہ محفوظ رہیں گے یہاں کے لوگ بڑے عیار ہیں۔ اُن کے چہروں پر مسکراہٹ لیکن آستینوں میں خنجر ہوتا ہے۔ یاد رکھو، جو لوگ خون میں ہمارے جتنے زیادہ قریب ہیں، وہ ہمارے خون کے اُتنے ہی پیاسے ہیں۔

مالکوم : یہ قاتلانہ تیر جو سازشیوں نے تاجِ شاہی پر پھینکا تھا، ٹھیک نشانے پر نہیں بیٹھا بلکہ تھوڑا سا چُوک گیا ہے۔ ہمارے لئے محفوظ ترین راستہ یہ ہے کہ اِس بوکھلائے ہوئے تیر کی زد سے باہر نکل جائیں۔ لوگوں سے ملنے ملانے اور الوداع کہنے کے رسمی تکلفات میں وقت ضائع نہ کرو، اپنے گھوڑے پر چڑھو اور یہاں سے بھاگ چلو۔ جب ظلم کی انتہا نہ

ہے اور رحم باقی نہ رہے، اُس وقت چوری جائز ہے جبکہ چور خود مصیبت مول لے رہا ہو۔ (جاتے ہیں)

○

چوتھا منظر

میکبتھ کے محل کے باہر

(راس اور ایک بوڑھا آدمی آتا ہے)

بوڑھا: گزشتہ ستر برس کا ایک ایک واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میری آنکھوں نے اس طویل عرصے میں بڑے خوفناک حادثات اور عجیب و غریب باتیں دیکھی ہیں، لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسی بھیانک رات دیکھی ہو۔

راس: ہاں ٹھیک کہتے ہو بابا۔ تم جانتے ہو آج آسمان انسان کی کمینگیوں کو دیکھ کر کتنا پریشان اور مشتعل ہے، اور بار بار زمین کو دھمکی کھلا رہا ہے جس کے فرش کو ایک انسان دوسرے انسان کے لہو سے رنگین کرتا ہے گھڑی کی سوئیاں بتا رہی ہیں کہ اس وقت دن کا اجالا ہونا چاہیئے تھا، لیکن رات کی تاریکی ابھی تک سورج کی روشن کرنوں کو زمین پہ آنے سے روکے

کھڑی ہے۔ معلوم نہیں کیا بات ہے؟ رات کو دن پر فتح حاصل ہو گئی ہے یا دن آج سامنے آتے ہوئے شرما رہا ہے کہ زمین کے مکھڑے پر تاریکی کا نقاب پڑا ہوا ہے، حالانکہ یہ وہ وقت ہے کہ اُجالے کی زندہ کرنیں اسے روزانہ چوما کرتی ہیں۔

بوڑھا: یہ ایسی غیر قدرتی بات ہے جیسے بادشاہ سلامت کا قتل۔ پچھلے منگل کی بات ہے کہ ایک باز ہوا کی لہروں میں تیرتا ہوا، کھلی فضا کی آزادی میں نازاں وشاداں، اوپر بلندیوں کی طرف اٹھتا جا رہا تھا کہ ایک چوہے خور اُلّو نے بالکل عقابوں کی طرح پہلے اُس کا تعاقب کیا، پھر اُس پر جھپٹا مارا اور کھا لیا۔

راس: اِس سے بھی زیادہ غیر معمولی واقعہ ڈنکن کے گھوڑوں کا ہے —— بالکل سچا اور انوکھا واقعہ —— بادشاہ حضور کے گھوڑے جو بہت خوبصورت، برق رفتار اور اپنی نسل کے بہترین ہیں، اچانک بے لگام ہو گئے۔ سائیسوں کو دولتیاں مارنے لگے، اتنے بپھرے کہ رسیاں تڑا کر، اپنا تھان چھوڑ کر اصطبل سے باہر نکل آئے اور دیوانہ وار اِدھر اُدھر دوڑنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پوری نسلِ انسانی سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بوڑھا: سنا ہے، وہ ایک دوسرے کو کاٹنے کو دوڑتے تھے۔

راس: تم نے ٹھیک سنا ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میکڈف صاحب آ رہے ہیں۔

(میکڈف آتا ہے)

راس: اب حالات کا رُخ کس طرف ہے؟

میکڈف: جیسے تمہیں معلوم نہیں؟

راس: قاتل کا پتہ چلا کہ نہیں؟

میکڈف: اُن چوبداروں کا نام لیا جا رہا ہے جنہیں میکبتھ نے مار ڈالا۔

راس: استغفراللہ، آخر کیا مل گیا اُنہیں؟

میکڈف: اُنہیں کوئی بڑی رشوت دی گئی تھی۔ بادشاہ کے دونوں بیٹے مالکوم اور ڈونلبین یہاں سے کہیں بھاگ گئے ہیں۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ یہ حرکت اُنھوں نے کی ہے۔

راس: نہیں یہ بات بھی دل کو نہیں لگتی۔ احمقانہ خواہش اپنی دشمن آپ ہوتی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سکاٹ لینڈ کی بادشاہت میکبتھ کو ملے گی۔

میکڈف: وہ بادشاہ بن بھی گئے۔ اور اب رسم تاج پوشی کے لیے سکون گئے ہیں۔

راس: اور وہ ڈنکن کی لاش کہاں ہے؟

میکڈف: کالمکل کے قبرستان میں، جہاں اُن کے آباؤ اجداد کی قبریں ہیں اور جو اُن کے باپ دادا کی ہڈیوں کا امین ہے۔

راس: تم بھی سکون جاؤ گے کیا؟

میکڈف: نہیں میاں، میں تو اپنے شہر فائف جاؤں گا۔

راس: میں تو سکون جانے کا ارادہ کر چکا ہوں۔

میکڈف: خدا کرے وہاں کے حالات ٹھیک ٹھاک ہوں۔ اچھا خدا حافظ۔ اگر حالات ٹھیک نہ ہوئے تو سمجھ لو کہ ہمارا مستقبل ماضی سے زیادہ خراب ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے نیا نو دن پرانا سو دن

راس: اچھا بابا، خدا حافظ۔

بوڑھا: خوش رہو، آباد رہو۔ خدا کی رحمت ہو تم پر اور اُن سب پر جو بدی کو نیکی میں بدلتے ہیں اور دشمنوں کو دوستوں کی طرح سینے سے لگاتے ہیں۔

(جاتے ہیں)

تیسرا ایکٹ

پہلا منظر

فورس — محل

(بینکو آتا ہے)

بینکو: تو اب تم سب کچھ بن گئے۔ بادشاہ بھی، امیر کاڈر بھی، امیر گلیمس بھی — جادوگرنیوں کی تینوں باتیں ٹھیک نکلیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ سب رتبے حاصل کرنے کے لئے تم نے نہایت ذلیل ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں۔ میں اُن کی یہ پیشین گوئی بھولا نہیں ہوں کہ بادشاہت تیری اولاد میں نہیں جائے گی۔ بلکہ میں خود بادشاہوں کے ایک سلسلۂ خاندان کا جدِ امجد بنوں گا۔ اگر اُن کی باتیں سچی ہیں — جیسا کہ میکبتھ، تیرے معاملے میں بالکل صحیح ثابت

میکڈف: کالمکل کے قبرستان میں، جہاں اُن کے آباء و اجداد کی قبریں ہیں اور جو اُن کے باپ دادا کی ہڈیوں کا امین ہے۔

راس: تم بھی سکون جاؤ گے کیا؟

میکڈف: نہیں میاں، میں تو اپنے شہر فائف جاؤں گا۔

راس: میں تو سکون جانے کا ارادہ کر چکا ہوں۔

میکڈف: خدا کرے وہاں کے حالات ٹھیک ٹھاک ہوں۔ اچھا خدا حافظ۔ اگر حالات ٹھیک نہ ہوئے تو سمجھ لو کہ ہمارا مستقبل ماضی سے زیادہ خراب ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے نیا نو دن پرانا سو دن

راس: اچھا بابا، خدا حافظ۔

بوڑھا: خوش رہو، آباد رہو۔ خدا کی رحمت ہو تم پر اور اُن سب پر جو بدی کو نیکی میں بدلتے ہیں اور دشمنوں کو دوستوں کی طرح سینے سے لگاتے ہیں۔

(جاتے ہیں)

تیسرا ایکٹ

پہلا منظر

فورس — محل

(بینکو آتا ہے)

بینکو: تو اب تم سب کچھ بن گئے۔ بادشاہ بھی، امیر کاڈر بھی، امیر گلیمس بھی — جادوگرنیوں کی تینوں باتیں ٹھیک نکلیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ سب رتبے حاصل کرنے کے لئے تم نے نہایت ذلیل ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں۔ میں اُن کی یہ پیشین گوئی بھولا نہیں ہوں کہ بادشاہت تیری اولاد میں نہیں جائے گی۔ بلکہ میں خود بادشاہوں کے ایک سلسلۂ خاندان کا جدِ امجد بنوں گا۔ اگر اُن کی باتیں سچی ہیں — جیسا کہ میکبتھ، تیرے معاملے میں بالکل صحیح ثابت

ہوئی ہیں ——— نہ کوئی وجہ نہیں کہ میرے معاملہ میں اُن کی پیشین گوئی سچ نہ نکلے۔ ایسی صورت میں کیوں نہ میرے دل میں امید کا چراغ جلے؟ لیکن خاموش، زیادہ نہیں۔ چُپ بہتر ہے۔

(نقارہ بجتا ہے۔ میکبتھ بادشاہ اور لیڈی میکبتھ ملکہ کی حیثیت سے داخل ہوتے ہیں۔ لینوکس، راس، امرأ، شرفا، خواتین اور خدمت گزار بھی آتے ہیں)

میکبتھ: یہ ہمارے آج کے مہمانِ خصوصی ہیں۔

لیڈی میکبتھ: اگر ہم اتفاق سے انہیں بھول جاتے تو ضیافت کا سارا مزہ کرکرا ہو جاتا اور ایک بہت بڑا خلا رہ جاتا، جسے اِن کی ذات کے سوا اور کوئی پُر نہ کر سکتا۔

میکبتھ: (بینکو سے) آج رات ہم ایک رسمی سا عشائیہ دے رہے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ تم ضرور آنا۔

بینکو: آپ مجھے حکم دے سکتے ہیں۔ میری خدمات اور فرائض کا رشتہ آپ کے احکام کے ساتھ اتنا مضبوط ہے کہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

میکبتھ: سہ پہر کے وقت تم گھوڑسواری کے لئے باہر تو نہیں جاؤ گے؟

بینکو: جانا تو ہے جناب

میکبتھ: اگر تم نہ جاتے تو ہمارا خیال تھا کہ آج کی مجلسِ مشاورت میں تمہارے دانشمندانہ اور سنجیدہ مشورے سے مستفید ہوتے، بہرحال کل ہی۔ کہاں تک

جانا ہے تمہیں؟

بینکو: بس اتنی دور کہ واپس آ کر آپ کی ضیافت میں حاضر ہو سکوں۔ اور اگر میرا گھوڑا مناسب تیز رفتاری کے ساتھ نہ دوڑا، تو میں سورج چھپنے کے گھنٹے دو گھنٹے بعد آ جاؤں گا۔

میکبتھ: بہرحال ہماری ضیافت نہ بھول جانا۔

بینکو: نہیں جناب، ایسا نہیں ہو سکتا

میکبتھ: ہم نے سنا ہے، ہمارے دونوں چچیرے بھائی، ایک انگلستان میں اور دوسرا آئرلینڈ چلا گیا ہے۔ اُنھوں نے اپنے باپ کے سنگدلانہ قتل کا اعتراف نہیں کیا۔ لوگوں سے عجیب و غریب، من گھڑت باتیں کہتے پھرتے ہیں۔ اچھا خیر۔ اس مسئلے پر اور دوسرے امورِ ریاست پر ہم کل گفتگو کریں گے ہمیں تمہارے قیمتی مشوروں کی اشد ضرورت ہے۔ جلدی کرو، تمہارا گھوڑا تیار ہو گیا ہو گا۔ رات تک کے لئے الوداع! کیا فلینس کو بھی ساتھ لے جا رہے ہو؟

بینکو: ہاں حضور، وہ بھی جائے گا۔ مجھے اجازت دیجئے، اب وقت ہو گیا ہے۔

میکبتھ: خدا کرے، تمہارے گھوڑے صحیح سلامت واپس لوٹیں۔ اب تمہیں اجازت ہے۔ خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو (بینکو جاتا ہے) رات کے سات بجے تک جس کا جو جی چاہے سو کرے۔ عشائیہ کا پورا پورا لطف اُٹھانے کے لئے ہم اُس وقت تک تنہائی چاہتے ہیں۔ سب حضرات کو الوداع!

(میکبتھ اور ایک خدمت گزار کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

میکبتھ: سنو، کیا تم نے ہماری خواہش کے مطابق اُنہیں بلا لیا ہے؟

خدمت گزار: جہاں پناہ، وہ محل کے صدر دروازے کے باہر دیر سے کھڑے ہیں۔

میکبتھ: اُنہیں ہماری خدمت میں پیش کیا جائے (خدمت گزار جاتا ہے) بادشاہ بننا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن بادشاہت کو قائم رکھنا بھی آسان نہیں بینکو کا خوف مجھے اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔ اُس کا ڈر دماغ کی گہرائیوں میں ایسا بیٹھا ہے کہ کسی طرح نہیں نکلتا۔ اُس کی بادشاہوں کی سی سیرت پر ایک ایسے وقار اور اعتماد کی حکمرانی ہے کہ بہادری کو بھی خوف آتا ہے۔ یوں بھی وہ بڑا دلیر آدمی ہے، پھر دلیری کے ساتھ ساتھ ایسی عقل و دانش کا مالک ہے کہ اُس کا ہر فعل بیک وقت حوصلہ مندانہ اور دانشمندانہ ہوتا ہے۔ دنیا میں مجھے سوائے اُس کے کسی سے ڈر نہیں لگتا۔ اُس کی موجودگی میں میرا روآں روآں اس طرح کانپنے لگتا ہے، جس طرح کہتے ہیں کہ مارک انطونی سیزر کے سامنے لرز اٹھتا تھا۔ جب جادوگرنیوں نے مجھے بادشاہ کہا تھا تو اُس نے جھڑک دیا تھا اور کہا تھا، میری بات بھی بتاؤ۔ اور انہوں نے اُسے بادشاہوں کے ایک خاندانی سلسلے کا جد امجد بننے کی پیشین گوئی کی تھی۔ میرے سر پہ انہوں نے ایک ایسا تاج رکھا جو بے ثمر ہے، میرے ہاتھ میں ایک ایسا عصائے سلطانی دیا جو

بانجھ ہے اور جسے ایک ایسا آدمی میرے ہاتھ سے چھین لے گا جس میں میرا خون نہیں ہوگا۔ میرے بعد تخت کا وارث میرا بیٹا نہیں بنے گا؟ اگر بادشاہت کو بینکو کی اولاد کے پاس ہی جانا تھا تو کیا میں نے اُس کی اولاد کی خاطر اپنے دماغ کو خباثتوں سے آلودہ کیا تھا؟ کیا اُنھی کی خاطر میں نے قابلِ فخر ڈنکن کے لہو سے اپنے ہاتھ رنگے تھے؟ کیا میں نے اپنے اطمینانِ قلب کے جام میں اُنھی کے لئے زہر گھولا تھا؟ کیا میں نے اُسی کی اولاد کو بادشاہ بنانے کے لئے اپنی بے مثل روح، زندگی کے عزیز ترین جوہر کو انسان کے اُس جانی دشمن کے ہاتھوں میں جس کا نام شیطان ہے، دیا تھا؟ کیا میں نے یہ سب کچھ بینکو کے تخم کو بادشاہ بنانے کے لئے کیا تھا؟ اس سے بہتر ہے کہ میں قسمت کے فیصلے کے خلاف جنگ آزمائی کروں۔ اے تقدیر! میرے سامنے آ، میں تجھے للکارتا ہوں، جب تک میرے جسم میں خون کا آخری قطرہ اور میری روح کا آخری سانس باقی ہے، میں تجھ سے لڑتا رہوں گا۔ یہ کون آتا ہے؟

(خدمت گزار دو جلّادوں کے ساتھ آتا ہے)

میکبتھ: (خدمت گزار سے) اب تم جاؤ اور دروازے پر کھڑے رہو، ہم تھوڑی دیر میں تمہیں پھر بلائیں گے (خدمت گزار جاتا ہے) کیا ہم نے کل ہی گفتگو

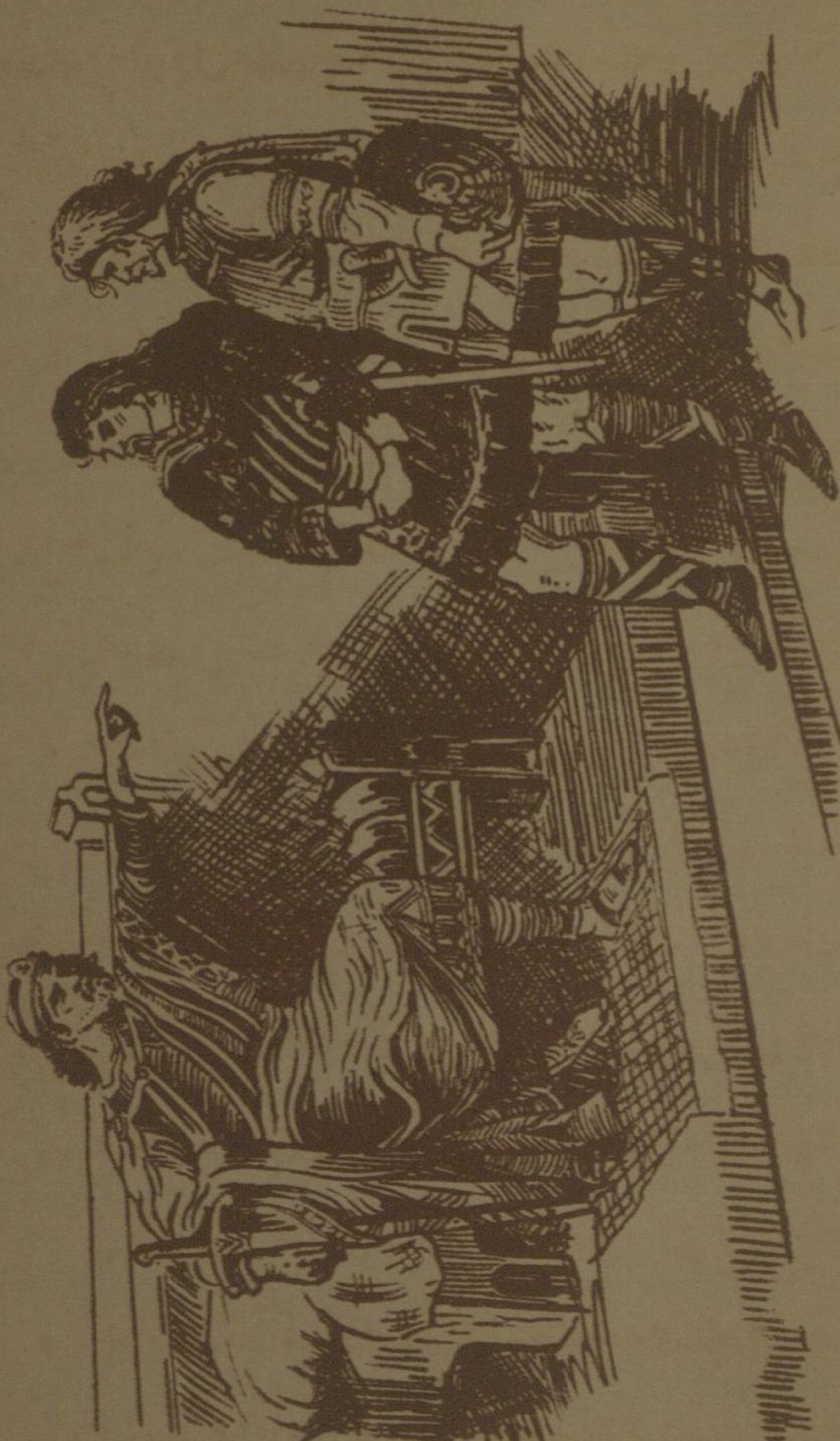
نہیں کی تھی؟

پہلا جلاد: جی ہاں جہاں پناہ، کل ہی کی بات ہے۔

میکبتھ: ہاں تو کیا تم نے میری باتوں پر اچھی طرح غور کر لیا ہے؟ یاد رکھو کہ بلینکو ہی نے تم پر جبر و استبداد کیا۔ تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ ایسا میں نے کیا تھا۔ میں اس بارے میں بالکل معصوم ہوں۔ میں نے تمہیں پچھلی ملاقات میں یہ بات اچھی طرح سمجھا دی تھی۔ تمہیں یہ بھی بالتفصیل بتا چکا بلکہ ثابت کر چکا ہوں کہ وہ کن کن طریقوں سے تمہیں دھوکہ دیتا تھا، کن کن ہتھکنڈوں سے تمہیں لوٹتا تھا اور کن کن ذریعوں سے تمہیں برباد کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اور تمام حقائق تمہیں بتا چکا ہوں، جنہیں سن کر ایک مخبوط الحواس اور پاگل آدمی بھی پکار اٹھے گا "بلینکو ہی نے ہمیں تباہ کیا"

پہلا جلاد: جی ہاں حضور، آپ نے سب کچھ بتا دیا تھا۔

میکبتھ: میں نے تمہیں صرف ماضی کی باتیں ہی نہیں سنائی تھیں بلکہ اشارۃً یہ بھی کہا تھا کہ مستقبل میں اس کا سدباب کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ہماری آج کی ملاقات کا منشا یہی ہے۔ کیا تمہارے مزاج میں صبر و تحمل کا اتنا مادہ ہے کہ اس ظلم و تشدد کو ہمیشہ برداشت کرتے رہو گے؟ کیا تمہاری روح میں عیسائیت کا ایمان اتنا رچا ہوا ہے کہ تم بلینکو اور اس کی اولاد کے لئے دعا مانگو گے —— وہی بلینکو جس کے ظالم ہاتھوں نے تمہیں جیتے جی زیر گور



گور تک پہنچا دیا ہے اور تمہارے بچوں کو در در کی بھیک مانگنے پر مجبور کر دیا ہے ؟

پہلا جلاد : حضور والا، آخر ہم بھی انسان ہیں

میکبتھ : کون کہتا ہے، تم انسان نہیں ہو ؟ مخلوقات کی فہرست میں تمہیں انسان ہی گردانا جاتا ہے، بالکل جس طرح شکاری کتے، تازی کتے، دوغلے کتے، درباری کتے، بازاری کتے، دریائی کتے اور بھیڑیا نسل کے کتے، غرض سب کتے حقیقت میں کتے ہی کہلاتے ہیں۔ وہ فہرست جو تیز رفتار کتے، سست کتے، ہوشیار کتے، شکاری کتے، پالتو کتے کا امتیاز روا رکھتی ہے یعنی ہر کتا اپنی اُس خاص خصوصیت کے نام سے پکارا جاتا ہے جو فیاض قدرت نے اُسے ودیعت کی ہے، اور اس طرح فہرست میں اُس کا نام اُس کی خصوصیت کے اعتبار سے درج کیا جاتا ہے، لیکن پھر بھی اُس فہرست میں درج شدہ تمام کتے، خواہ اُن کی خصوصیت کچھ بھی ہو، کتے ہی کہلائیں گے۔ بالکل یہی معاملہ انسانوں کے ساتھ ہے۔ سو اگر تم اب اپنا نام انسانی فہرست کے اعلیٰ خانوں میں لکھوانا چاہتے ہو اور نچلے اور گھٹیا طبقے کے انسانوں میں شامل ہونے سے انکار کرتے ہو تو ابھی کہہ دو۔ میں تمہارے سینوں میں ایک ایسے فرض کی چنگاریاں سلگا دوں گا کہ اگر تم نے بحسن وخوبی سرانجام دیا تو جہاں تمہارا دشمن ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے

نیست و نابود ہو جائے گا وہاں تمہاری محبت میرے دل میں مانندِ شمع فروزاں ہو گی —— میرا دل جو اُس شخص کی وجہ سے ہر وقت پریشان اور بیمار رہتا ہے اور اگر وہ مر جائے تو مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے۔

دوسرا جلاد: جہاں پناہ، میں وہ بدنصیب انسان ہوں جس نے زندگی بھر اس دنیا کے تھپیڑے کھائے ہیں اور چرکے سہے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتیں برداشت کی ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ اس کمینی دنیا سے انتقام لینے کے لئے میں اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پہلا جلاد: اور حضور، میرا بھی یہی حال ہے۔ تمام عمر میں نے ناکامیوں سے کام لیا ہے۔ ناتمام حسرتوں اور دل شکستگیوں نے میری کمر توڑ دی ہے، اب میں تھک چکا ہوں۔ اور بس یہی دل چاہتا ہے کہ اپنی جان کو آخری بازی پر لگا دوں، ہار ہو یا جیت۔

میکبتھ: تو گویا تم اس بات پر دل وجان سے یقین رکھتے ہو کہ بینکو تمہارا دشمن ہے

دونوں جلاد: جی حضور والا۔

میکبتھ: تو بینکو میرا بھی دشمن ہے، لیکن خونی رشتے کے اعتبار سے اتنا قریب بھی ہے کہ اس دشمنی کا بدلہ نہیں لے سکتا۔ اُس کی زندگی کا ہر لمحہ میرے دل پر تلوار کی چوٹ بن کر آتا ہے۔ میں اُسے اپنے اختیارِ شاہی سے اپنی آنکھوں سے دور کر سکتا ہوں اور اُسے جان سے مروا سکتا ہوں اور بطورِ جواز صرف

اتنی بات کہہ سکتا ہوں کہ "ہماری مرضی" لیکن میں ایسا کروں گا نہیں، کیونکہ چند دوست ایسے ہیں جو اُس کے میرے مشترک ہیں اور جن کی محبت سے میں محروم نہیں ہونا چاہتا۔ بلکہ اپنے دوستوں کو دکھانے کے لئے مجھے اپنے اِس جانی دشمن کی موت پر رونا پڑے گا، خواہ میں اُسے خود اپنے ہاتھ سے قتل کروں۔ یہی وجہ ہے کہ میں تمہاری امداد کا طلب گار ہوں۔ یاد رکھو، یہ سارا معاملہ چند ضروری وجوہات کی بنا پر عوام سے خفیہ رہنا چاہیئے۔

دوسرا جلاد: جہاں پناہ، آپ کے حکم کی تعمیل ضرور ہو گی۔

پہلا جلاد: خواہ اس کے لئے ہمیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

میکبتھ: ہاں اب تمہاری دلیری، تمہاری اصل روح تمہارے چہروں پر دمک رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر میں تمہیں بتادوں گا کہ تمہیں کہاں اُن کی گھات میں کھڑا ہونا ہے۔ تمہیں بالکل صحیح وقت بلکہ وہ لمحہ تک بتادوں گا جب تمہیں یہ کام کرنا ہے کیونکہ یہ کام آج ہی رات کو، میرے محل سے کچھ فاصلے پر ضرور اور ہر قیمت پر انجام پانا ہے۔ یہ بات گرہ باندھ لو کہ میری ذات شک و شبے سے بالاتر رہے، اس لئے اس کام میں کسی قسم کی خامی یا خرابی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ بینکو کے ساتھ اُس کا بیٹا فلینس بھی

ہے جس کی موت ہماری خوشی کے لئے اُتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ اس کے باپ کی، اس لئے رات کی تاریکی میں اس کا انجام بھی اس کے باپ کے ساتھ ہونا چاہیئے اچھا اب جاؤ اور آپس میں صلاح مشورہ کر لو۔ میں تھوڑی دیر بعد تم سے پھر ملوں گا۔

دونوں جلّاد: ہم نے مشورہ وغیرہ سب کر لیا ہے حضور، ہم بالکل تیار ہیں۔

میکبتھ: شاباش، میں تمہیں ابھی بلاتا ہوں، اتنے اندر بیٹھ جاؤ

(جلّاد جاتے ہیں)

معاملہ اب ٹھیک ہوا ہے۔ بنکو! اگر تیری روح کو جنت میں ہی جانا ہے تو آج ہی رات کو جانا ہے۔

دوسرا منظر

محل

(لیڈی میکبتھ اور ایک خادم آتا ہے)

لیڈی میکبتھ: بنکو چلے گئے ہیں کیا؟

خادم: جی ہاں، لیکن وہ رات کو واپس آ جائیں گے۔

لیڈی میکبتھ: بادشاہ حضور سے کہو، میں اُن سے ابھی ملنا چاہتی ہوں، ایک ضروری بات کرنی ہے۔

خادم: بہت اچھا ابھی جاتا ہوں (جاتا ہے)

لیڈی میکبتھ: سب کچھ کھونے کے باوجود کچھ بھی نہ پایا۔ خواہش تو پوری ہوئی لیکن اطمینانِ قلب جاتا رہا۔ ہماری اس وقتی خوشی میں جو تباہی چھپی ہوئی ہے، اس سے تو ہم پہلی حالت ہی میں اچھے تھے جسے خود ہم نے اپنے ہاتھوں برباد کر دیا۔

(میکبتھ آتا ہے)

لیڈی میکبتھ: میرے پیارے، کیا بات ہے؟ تنہا تنہا کیوں رہتے ہو؟ اُداسیوں کو اپنا ساتھی کیوں بناتے ہو؟ میں دیکھ رہی ہوں تم اُداس و مغموم خیالات میں کھوئے رہتے ہو۔ تمہارے وہ تفکرات جو ڈنکن کی وفات کے بعد مر جانے چاہئیں تھے ابھی تک کیوں زندہ ہیں۔ جس چیز کا علاج نہیں اُس پہ سوچ بچار کرنے سے کیا حاصل۔ جو ہوا سو ہوا، پریشان ہونے سے کیا فائدہ! کیوں مفت میں اپنی جان گھلاتے ہو۔

میکبتھ: ہم نے سانپ کو چھیڑنے والی بات کی ہے۔ اُسے زخمی تو کر دیا ہے لیکن ابھی اُس کا سر کچلا ہے نہ ظاہر ہے، اُس کا زخم جلد بھر جائے گا اور اب جیتے جی وہ ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ ہماری ناکام بداندیشی کا بدلہ

وہ اپنے تیز زہریلے دانتوں سے خوب ڈسے گا۔ لیکن میں نے بھی تہیہ کر لیا ہے کہ خواہ ساری کائنات تباہ و برباد ہو جائے، یہ زمین و آسمان اپنی اپنی جگہ پر نہ رہیں، بے شک سب کچھ تلپٹ ہو جائے ہم خوف و وحشت کے عالم میں زندگی بسر نہیں کریں گے کہ کھاتے خوف، پیتے خوف، سوتے خوف جاگتے خوف، اُٹھتے خوف بیٹھتے خوف، خوف ہی خوف۔ اس خوف نے ہماری آنکھوں سے نیند ختم کر دی ہے۔ بھیانک اور ڈراونے خواب ہمارے وجود کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ ساری رات آنکھوں میں کٹتی ہے۔ ہم نے اپنے آرام کے لئے دوسروں کو آرام کی نیند سُلا دیا۔ وہ قبر میں چین سے پاؤں پھیلائے سوئے پڑے ہیں لیکن ادھر ہم ہیں کہ ذہنی دُکھوں کے شدید عذاب میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس زندگی سے موت بہتر ہے۔ ڈنکن وہاں اپنی قبر میں کتنا خوش ہے زندگی کے روز روز کے تفکرات سے ماوراء وہ کیسی میٹھی نیند سوتا ہے۔ مانتا ہوں کہ اُسکا قتل دغابازی کا بدترین نمونہ تھا۔ لیکن اب اُس کے ابدی قرار و سکون کو تلوار کی دھار ختم کر سکتی ہے۔ نہ زہر کی تلخی، اندرونی سازش چھین سکتی ہے نہ بیرونی حملے۔

لیڈی میکبتھ: جاؤ بھی، کیسی بات کرتے ہو۔ اپنی پریشان نظروں میں وہی لپنے والی اصل روشنی پیدا کرو۔ آج رات ہمارے ہاں مہمان آ رہے ہیں، اُن کے ساتھ ملو جلو اور ہشاش بشاش نظر آؤ۔ میری بات سمجھے!

میکبتھ: ہاں جانم سمجھا۔ میں تم سے بھی یہی کہتا ہوں، ہر وقت خوش رہا کرو۔ آج

بینکو کا خاص خیال رکھنا۔ اپنی نظروں اور اپنے لفظوں سے اُسے دوسروں سے زیادہ اہمیت دو، اِس انداز سے کہ وہ اپنے آپ کو مہمانِ خصوصی سمجھنے لگے۔ بات یہ ہے کہ ہم ابھی تک غیر محفوظ ہیں اور اپنے شاہی وقار کو خوشامد کے تالاب میں نہلانے پہ مجبور ہیں۔ ہمیں فی الحال بینکو جیسوں کی بھی کاسہ لیسی کرنی پڑتی ہے۔ کیوں نہ ہم اپنے چہروں کو اپنے دل کا نقاب بنالیں تاکہ وہ ہمارے دل کی بات پا نہ سکیں۔

لیڈی میکبتھ: نہ نہ، ایسی بات نہ سوچو۔

میکبتھ: میری پیاری! تمہیں کیا بتاؤں، میرے دماغ میں بچھو سے رینگتے رہتے ہیں۔ کیسے بتاؤں کہ بینکو اور فلینس کی زندگی مجھ پر کیسی کیسی قیامتیں برپا کر رہی ہے۔

لیڈی میکبتھ: لیکن وہ قدرت کے اصول سے ماورا نہیں ہیں، فنا آخر انہیں بھی ہے۔

میکبتھ: ہاں، اسی بات سے تو دل کو ذرا سکون حاصل ہے فنا آخر انہیں بھی ہے۔ تو اب تم ہر طرف سے بے فکر رہو۔ اس سے پہلے کہ چمگادڑ محل کی محرابوں میں اُڑے اور چھت میں اپنا سر ٹکرالے، اس سے پہلے کہ بھونرا جادو کی ملکہ ہیکیٹ کے حکم پر اپنی خواب آور بھنبھناہٹ سے لوگوں کو جماہیاں اور انگڑائیاں لینے اور اونگھنے پہ مجبور کرے، اس سے پہلے کہ

تاریکی کا غلاف ساری دنیا پر چھا جائے" ایک بھیانک کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

لیڈی میکبتھ: کونسا کام؟ کیا ہونے والا ہے؟

میکبتھ: میری جان، ابھی معلوم نہ کرو۔ جب ہو جائے گا تو خود تعریف کرو گی۔ رات کے اندھیارے! جلدی آ اور نرم دل دن کی دردمند آنکھ سے اُس کا اُجالا چُرا لے۔ اپنے خونی اور غیر مرئی ہاتھ سے اُس مضبوط ڈوری کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے جس نے مجھے ڈرا ڈرا کر زندگی کو وبال دوش بنا رکھا ہے . . . . وہ دیکھو، اُجالا رخصت ہونے لگا اور جھٹ پٹا چھانے لگا۔ کوّے نے اپنے جنگل کا رُخ کر لیا ہے۔ دن کی اچھی اچھی چیزیں کام کرتے کرتے تھک گئی ہیں۔ آنکھیں نیند سے بوجھل ہو گئی ہیں اور انہوں نے اونگھنا شروع کر دیا ہے۔ اُدھر رات کی بدروحیں کوئی موٹا شکار کرنے کے لئے پر تولنے لگی ہیں۔ تم میری باتوں پر اچنبھا کیوں کرتی ہو۔ ذرا صبر سے کام لو۔ یاد رکھو کہ ایک گناہ کے لئے کئی گناہ کرنے پڑتے ہیں۔ بدی کے ہاتھ بدی مضبوط کرتی ہے۔ اچھا آؤ، میرے ساتھ چلو۔

(دونوں جاتے ہیں)

تیسرا منظر

محل کے نزدیک ایک پارک

(تین جلاّد آتے ہیں)

پہلا جلاّد: لیکن ہمارے ساتھ آنے کے لئے تجھ سے کس نے کہا؟

تیسرا جلاّد: شاہ میکبتھ نے

دوسرا جلاّد: اس پر شک نہ کرو۔ کیونکہ یہ ہمیں وہی بات کرنے کو کہتا ہے جو میکبتھ نے ہمیں بتائی تھی۔

پہلا جلاّد: اچھا میاں، تو ہمارے ساتھ رہ۔ مغربی افق پر ابھی تک دن کے اجالے کی کچھ دھاریاں رہ رہ کر چمک رہی ہیں۔ اب اُن لوگوں کے آنے کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔ بس اُن کا آخری وقت قریب آ رہا ہے۔

تیسرا جلاّد: ذرا سنو، گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز آ رہی ہے۔

بینکو: (سٹیج کے پیچھے، ذرا دور سے) اس طرف روشنی دکھاؤ مجھے۔

دوسرا جلاّد: یقیناً وہی ہے۔ باقی لوگ جنہیں دعوت میں آنا تھا، پہلے ہی محل میں جمع ہیں۔

پہلا جلاّد: اُس کے گھوڑے اوپر سے چکر کاٹ کر آ رہے ہیں۔

تیسرا جلاّد: یہاں سے محل ایک میل پر ہوگا۔ دوسرے لوگوں کی طرح بینکو بھی یہاں

مل کر ایک دوسرے کا جامِ صحت نوش کریں گے (دروازے پر آتے

ہیں) اوہو، تمہارے چہرے پر خون کیوں ہے؟

جلّاد: جناب والا، یہ بنکو کا خون ہے۔

میکبتھ: یہ خون اُس کے جسم کے اندر ہونے کی نسبت تمہارے چہرے پر زیادہ

اچّھا لگتا ہے۔ مر گیا وہ؟

جلّاد: ہاں سرکار۔ اُس کا گلا کاٹ دیا۔ میں نے ہی کاٹا تھا۔

میکبتھ: پھر تو تم گلا کاٹنے والوں میں سب سے اچھے ہو، لیکن وہ بھی اچّھا ہے

جس نے فلینس کا گلا کاٹا۔ اگر اُسے بھی تمہی نے قتل کیا تو تمہارے جیسا

دنیا میں کوئی نہیں۔

جلّاد: قبلۂ عالم، ہمیں بڑا افسوس ہے، فلینس بھاگ گیا

میکبتھ: فلینس بھاگ گیا، یہ کیا کہہ رہے ہو خوف کا دورہ مجھے پھر پڑنے لگا

ہے۔ اگر وہ نہ بھاگتا اور مارا جاتا تو آج میں سنگِ مرمر کی طرح ٹھوس،

چٹان کی طرح مضبوط اور اس ہوا کی طرح آزاد ہوتا جس کی چادر ساری

دنیا پر تنی ہوئی ہے۔ لیکن اب تو یوں لگتا ہے۔ جیسے میں کسی کوٹھڑی میں

بند ہوں، قید خانے میں مقید ہوں، شکوک و شبہات اور ہزاروں طرح کے

خوف میں گھِرا ہوا، مجبور و بے بس ہوں۔ کہیں وہ بنکو بھی بچ نہ گیا ہو؟

جلّاد: ہاں سرکار وہ بچ گیا ہے۔ ایک خندق میں محفوظ پڑا ہے۔ آپ خود جا

کر دیکھ سکتے ہیں۔ اُس کے سر پر ایک نہ دو پورے بیس گہرے زخم لگے ہیں۔ ایک ایک زخم ایسا کہ آدمی کھائے تو پانی نہ مانگے۔

میکبتھ: شاباش شاباش۔ سانپ مر گیا لیکن سپولیا ابھی باقی ہے۔ لیکن آج کا سپولیا کل کا سانپ ہے۔ آج اُس کے منہ میں دانت بھی نہیں ہیں لیکن کل اُس کے دانتوں میں زہر بھی ہو گا۔ اچھا جاؤ، اب تم جاؤ۔ کل تمہاری روداد پھر سنیں گے۔

(جلاد جاتا ہے)

لیڈی میکبتھ: پیارے، تم مہمانوں کی خاطر خواہ تواضع نہیں کر رہے، کیا بات ہے؟ وہ ضیافت جس میں مہمان ہو، میزبان نہ ہو، ضیافت نہیں بھٹیارے کی دوکان ہے۔ ایسی مہمانی کا کیا مزہ جہاں میزبانی کے طور طریقے غائب ہوں۔ اپنے گھر کی چٹنی دوسروں کے ایسے قورمے سے اچھی ہے جسے پیش کرنے کا انداز پھیکا ہو۔ ضیافت کا اصل مزہ تکلف ہے۔ تکلف نہ ہو تو دوسروں کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھانے میں کوئی لطف نہیں

میکبتھ: واہ پیاری، تم نے خوب یاد دلایا۔ کھاؤ پیو مزے اڑاؤ۔ تم نے سنا نہیں،

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست۔

لینوکس: حضور والا، تشریف رکھیئے۔ آپ کی کرسی آپ کا انتظار کر رہی ہے

(بنکو کی روح آتی ہے اور میکبتھ کی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے)

میکبتھ: اگر ہمارے بنکو صاحب بھی یہاں موجود ہوتے تو اس وقت اس چھت تلے ملک کی شرافت کا عطر جمع ہوتا۔ معلوم نہیں وہ کیوں نہیں آئے۔ کچھ ناراضگی ہے یا کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔

راس: جناب عالی! ان کی غیر موجودگی ان کی بدعہدی کی غماز ہے۔ ہم سب ملتجی ہیں کہ حضور اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہو کر ہمیں اپنی خوش گفتاری سے ممنون کریں۔

میکبتھ: لیکن میں دیکھتا ہوں، سب کرسیاں پر ہیں۔

لینوکس: حضور، آپ کے لئے یہ کرسی مخصوص ہے۔

میکبتھ: کہاں؟

لینوکس: یہاں حضور۔ جہاں پناہ! آپ متفکر سے کیوں ہیں؟

میکبتھ: یہ کیا ہے؟ کس نے کیا ہے؟

امراء: کیا چیز قبلہ عالم؟

میکبتھ: (روح سے) تم کہتے کیوں نہیں میں نے کیا ہے۔ خبردار، یہ خون میں لتھڑے ہوئے بال میری طرف نہ کرو۔

راس: دوستو! چلنا چاہیئے کیونکہ بادشاہ سلامت کی طبیعت اچھی نہیں ہے۔

لیڈی میکبتھ: آپ لوگ تشریف رکھیئے۔ میرے شوہر کی طبیعت اکثر اس طرح کی

ہو جایا کرتی ہے۔ ایسے دماغی دورے انہیں بچپن سے پڑتے آئے ہیں
مہربانی کر کے اپنی اپنی جگہ پہ بیٹھ جایئے۔ اِن کا دورہ بالکل عارضی قسم کا
ہے۔ ذرا خیال بدلا اور ٹھیک ہوئے اگر آپ نے اِن کی باتوں پہ
زیادہ دھیان دیا تو یہ اور مشتعل ہو جائیں گے اور اِن کا غصہ طول پکڑ جائے
گا۔ آپ لوگ آرام سے کھانا کھایئے۔ اِن کا خیال چھوڑیئے، اپنے آپ
ٹھیک ہو جائیں گے (ایک طرف ہو کر میکبتھ سے) تم مرد ہو یا کچھ اور؟

میکبتھ: مرد اور بہادر مرد، کیونکہ میں اِس خوفناک چیز سے بھی آنکھیں ملا سکتا ہوں جسے
دیکھ کر شیطان بھی خوف کے مارے لرز اُٹھے۔

لیڈی میکبتھ: کیا خرافات بکتے ہو۔ یہ محض تمہارے خوف کی بنائی ہوئی تصویر ہے
یہ خلا میں معلّق اُس خنجر کی مانند ہے جو تمہارے بقول تمہیں اُکسا کر ڈنکن کی
خواب گاہ میں لے گیا تھا۔ یہ سب تمہارے وحشت کی ایجاد ہے۔ یہ
تمہارے دماغ کے مکّار توہمات ہیں جو اصل خوف کا بھیس بدل بدل
کر تمہارے سامنے آتے ہیں۔ ایسی باتیں تمہارے شایانِ شان نہیں ہیں
بلکہ اُس داستان کو زیب دیتی ہیں جو ایک عورت جاڑوں میں انگیٹھی کو پہلو
میں رکھ کر سناتی ہے اور جو اُس نے پہلے پہل اپنی نانی سے سنی تھی۔ بڑے
شرم کی بات ہے، مرد ہوتے ہوئے ڈرتے ہو۔ جو ہوا سو ہوا۔ کرسی کو
تکنے سے کیا بنتا ہے۔

میکبیتھ: ہاں سچ کہتی ہو۔ مگر پہلے آنکھوں سے دیکھو پھر منہ سے بولو۔ میں بھی تو دیکھوں پھر کیسے بولتی ہو (بینکو کی روح سے) میں تمہاری ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ تم اگر سچ مچ وجود رکھتے ہو اور سر ہلا سکتے ہو تو پھر تم بول بھی سکتے ہو۔ اگر دفن شدہ لاشیں مقبروں اور قبروں سے باہر آجائیں تو گدھ انہیں کھالیں گے، اور گدھوں کے پیٹ اُن کی قبر بن جائیں گے۔

(روح دفعتہً غائب ہو جاتی ہے)

لیڈی میکبیتھ: کیا مصیبت ہے۔ کیا حماقت نے تمہاری ہمت بالکل غارت کر دی ہے؟

میکبیتھ: جس طرح تم دیکھ رہی ہو کہ میں یہاں کھڑا ہوں، اسی طرح میں نے دیکھا کہ وہ یہاں بیٹھا تھا۔

لیڈی میکبیتھ: کچھ شرم کرو، کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہو۔

میکبیتھ: اب سے پہلے زمانۂ ماضی میں بھی قتل ہوئے ہیں، حتیٰ کہ اس زمانے سے بھی پہلے جب پُرامن شہریوں کے لئے مہذب قوانین وضع ہونے شروع ہوئے اور اُس زمانے کے بعد تو ایسے ایسے ہولناک قتل ہوئے ہیں کہ انسان کے کان نہیں سُن سکتے۔ ایک زمانہ وہ بھی آیا تھا کہ جب کھوپڑی سے بھیجا نکال لیا جاتا تھا اور انسان چند لمحوں کے بعد مر جاتا تھا۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے

کہ وہ مُردے بھی جن کی کھوپڑیوں پر بیس بیس گہرے زخم ہوتے ہیں، قبروں سے اُٹھ اُٹھ کر آتے ہیں اور ہماری خالی کرسیوں پر بیٹھ کر ہمارا ہی مذاق اُڑاتے ہیں۔ یہ صورتِ حال خود قتل سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے۔

لیڈی میکبتھ: حضور، میری بھی سُن لو۔ تمہارے معزز احباب جو آج تمہارے مہمان بنے ہیں، اپنے میزبان کے بغیر بیٹھے ہیں۔

میکبتھ: اُوہ، میں بھول گیا۔ میرے پیارے دوستو، میری وجہ سے فکرمند نہ ہو۔ مجھ میں ایک عجیب و غریب مرض ہے جو اُن لوگوں کو تکلیف نہیں دیتا جو مجھے جانتے ہیں۔ آئیے، میں آپ سب کی محبت اور صحت کے نام پر پیتا ہوں۔ ذرا ایک جام پی لوں تو بیٹھوں۔ سب احباب اپنے اپنے جام لبالب بھر لیں۔ تھوڑی سی میرے پیالے میں بھی ڈال دو۔ میں اس میز پر بیٹھے ہوئے تمام حضرات کی مسرت و صحت کے نام پر پیتا ہوں، اور خاص طور پر اپنے جگری دوست بینکو کے نام پر، جو ہماری بدقسمتی سے آج ہی یہاں نہ ہوئے۔ کاش وہ یہاں ہوتے۔ آؤ ہم سب ایک دوسرے کے نام پر اور بینکو کے نام پر جامِ صحت نوش کریں۔

امراء: ہم ایک بار پھر اپنی خدمات کی پیش کش کرتے ہیں اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔

(بینکو کی روح دوبارہ آتی ہے)

میکبتھ: چلے جاؤ، دفع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے۔ خدا کرے یہ زمین پھٹ جائے اور تم اِس میں سما جاؤ۔ تمہاری ہڈیاں سوکھی ہوئی ہیں اور تمہارا خون ٹھنڈا برف ہے۔ تمہاری آنکھیں بلاشبہ مجھ پر گڑی ہوئی ہیں لیکن اُن میں روشنی نہیں، بصارت نہیں۔

لیڈی میکبتھ: میرے اچھے مہمانو! یہ اِن کی پرانی عادت ہے۔ اِس کے سوا کوئی اور خاص بات نہیں ہے۔ مجھے صرف اس کا خیال ہے کہ آج کی محفل جمتی نظر نہیں آتی۔ سارا لُطف ختم ہو گیا۔

میکبتھ: مرد میں جتنی جرأت اور دلیری ہونی چاہیئے، اُتنی مجھ میں ہے (روح سے) تُو خواہ میرے سامنے روسی ریچھ کی شکل میں آ، یا لمبے لمبے دانت والے گینڈے کی صورت میں یا بپھرے ہوئے ہرکن شیر کے روپ میں، تو بینکو کے سوا دُنیا کی کسی بھی خوفناک چیز کی شکل اختیار کر لے، میرے مضبوط اعصاب میں ذرا بھی لرزش پیدا نہ ہوگی۔ یا دوسری صورت یہ ہے کہ تُو دوبارہ بینکو کی شکل میں زندہ ہو جا اور کسی اکیلے جنگل میں مجھ سے تلوار زنی کر کے میری طاقت آزمالے۔ اگر اُس وقت تُو میرے جسم پر خوف کے آثار دیکھے تو مجھے زندگی کا جنا کھیو۔ جا اے مصنوعی سائے، اب میری آنکھوں کے سامنے سے دفع ہو جا (روح غائب ہو جاتی ہے)

ہاں واقعی چلی گئی ہے۔ اب کچھ اطمینان ہوا ہے مجھے (امراء سے) مہربانی کر کے آپ لوگ بیٹھ جائیے۔

لیڈی میکبتھ: تم نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔ گرمئی بزم کو رزم آرائی ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ مفت میں جمی جمائی محفل درہم برہم کر کے رکھ دی۔

میکبتھ: حیران ہوں کہ کیا دنیا میں ایسی چیزیں بھی ہو سکتی ہیں جو گرمیوں کے بادلوں کی طرح، ہمارے دلوں میں جذبۂ حیرت کو بیدار کئے بغیر، ہمارے سروں پر سے چپکے سے گزر جائیں۔ گویا تم میری فطرت کو غیر فطری کہہ رہی ہو، کیونکہ تم ایسا ہولناک منظر دیکھنے کے باوجود بھی اپنے گالوں کی سُرخی کو برقرار رکھ سکتی ہو جبکہ میرے گال خوف کے مارے پیلے پڑ گئے ہیں۔

راس: حضور والا، آپ کس سایے کی بات کر رہے ہیں؟

لیڈی میکبتھ: خدا کے لئے آپ لوگ کوئی بات نہ کریں۔ ان کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے۔ سوالات سے یہ اور زیادہ مشتعل ہو جائیں گے۔ اچھا، شب بخیر۔ مہربانی کر کے آپ سب حضرات ابھی چلے جائیے۔ تکلفات میں وقت ضائع نہ ہو تو اچھا ہے۔

لینوکس: شب بخیر! خدا کرے بادشاہ حضور جلدی ٹھیک ہو جائیں۔

لیڈی میکبتھ: شب بخیر، شب بخیر

(میکبتھ اور لیڈی میکبتھ کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

میکبتھ: تم نے سنا نہیں خون کا بدلہ خون ہوتا ہے کہتے ہیں قاتل کے خلاف تو ذرہ ذرہ اور پتہ پتہ گواہی دیتا ہے۔ جفر، رمل اور جوتش کے علوم نیل کنٹھوں، سرخ طوطوں اور کوؤں کے ذریعے سات تالوں میں چھپے ہوئے قاتل کا سراغ لگا لیتے ہیں۔ کیا بجا ہو گا اس وقت؟

لیڈی میکبتھ: پتا نہیں ویسے پو پھٹنے والی ہے۔

میکبتھ: میکڈف ہماری دعوت میں نہیں آیا۔ ہمارے بلاوے پر اس نے آنے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

لیڈی میکبتھ: کیا تمہیں اس کا کوئی پیغام ملا ہے؟

میکبتھ: نہیں، مجھے پتہ لگا ہے۔ بہرحال میں اس کے پاس آدمی بھیجوں گا۔ کوئی امیر ایسا نہیں ہے جس کے گھر کا ایک آدھ ملازم میرا جاسوس نہ ہو۔ کل صبح، علی الصباح میں جادوگرنیوں کے پاس جاؤں گا۔ ان سے کچھ اور باتیں پوچھوں گا۔ میں نے ناجائز سے ناجائز طریقوں سے بھی اپنی بری قسمت کے آئندہ حالات معلوم کرنے کا پکا ارادہ کر لیا ہے۔ میں خون کے سیلاب میں بہتا ہوا اتنی دور نکل آیا ہوں کہ آگے چلوں تو مشکل، پیچھے ہٹوں تو مشکل۔ میرے دماغ میں عجیب و غریب باتیں اٹھتی ہیں، جو اس سے پہلے کہ ٹھنڈی پڑیں، میرے ہاتھوں پایۂ تکمیل کو پہنچنی چاہئیں۔

لیڈی میکبتھ: دراصل آج تم سوئے نہیں ہو۔

میکبتھ: ہاں چلو، اب سوتے ہیں۔ میری اس عجیب و غریب خود فریبی کی بنیاد دراصل خوف ہے۔ اور خوف صرف تجربے سے ڈرتا ہے۔ ہم تو تجربے کے لحاظ سے ابھی کچے ہیں، بالکل اناڑی (چلے جاتے ہیں)

○

پانچواں منظر

ایک اُجاڑ بیابان جگہ

(بادل کی گرج۔ تین جادوگرنیاں آتی ہیں اور جادو کی ملکہ ہیکیٹ سے ملتی ہیں)

پہلی جادوگرنی: اے ملکۂ سحر! آج آپ خفا کیوں ہیں۔ خفگی کا کیا سبب ہے؟

ہیکیٹ: اری چپ چھنالو! تو میں خفا بھی نہ ہوؤں۔ تم جو جی چاہے کرتی پھرو اور میں کچھ نہ کہوں۔ تم گستاخی اور بدلگامی کی انتہا کو پہنچ جاؤ اور میں منہ کو تالا لگالوں۔ تمہیں میکبتھ سے موت جیسے نازک اور پیچیدہ مسئلے پہ گفتگو کرنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ چڑیلیں کہیں کی، فیصلے دیتی پھرتی ہیں۔ تم نے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا —— میں جو کہ تمہاری ٹونکوں کی ملکہ اور تمام بدبلا

کی تاجدار   اپنے فنِ جادوگری کی عظمت کا مظاہرہ کرنے سے پہلے
تم نے مجھ سے اجازت کیوں نہیں لی؟ اِس سے بھی بڑی بات یہ ہے
کہ تم نے جس شخص کی خاطر اتنا کچھ کیا ہے، وہ دل کا گندہ ہے۔ بڑا کینہ پرور
اور بدمزاج ہے۔ اور بتاؤں کیا ہے؟ وہ دوسروں کی طرح تم پر اعتقاد
نہیں رکھتا بلکہ اپنے خود غرضانہ مقاصد کے حصول کی خاطر تمہیں آلہ کار بناتا
ہے۔ اب آپ اس کا خمیازہ بھگتو، میں تمہیں نہیں بچاؤں گی تمہیں اس کی
تلافیٔ مافات کرنی پڑے گی۔ جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ اور صبح کے وقت
مجھے دریائے اکیرون کے منبع کے پاس ملو۔ وہاں میکبتھ اپنی قسمت کے
حالات معلوم کرنے آئے گا۔ برتن بھانڈے، ٹونے ٹوٹکے، جنتر منتر اور
جادو کی ہر چیز اپنے ساتھ لیتی آنا۔ میں ہوا کے ساتھ ایک جگہ جا رہی ہوں
آج کی رات مجھے ایک خطرناک کام کرنا ہے۔ یہ کام دوپہر سے پہلے پہلے
ہو جانا چاہیئے۔ دیکھو سامنے دیکھو، وہ چاند کے نچلے کنارے پر جو بھاپ کا
دھبہ سا نظر آ رہا ہے نا، چاند کے زمین پر اُترنے سے پہلے مجھے اس دھبے
کو پکڑنا ہے۔ جب میں اس دھبے کو جادو کے مسالوں سے دھوؤں گی تو اس
میں سے ایسی روحیں اٹھیں گی جو اپنی چھل کے بل پر میکبتھ کے ہوش و حواس
کو مسحور کر دیں گی، اور اُس سے ایسے کام کرائیں گی کہ وہ خود بخود تباہی کے
گڑھے کی طرف چلنے لگے گا۔ وہ تقدیر کو گالیاں دے گا، تدبیر پر ناک بھوں

چڑھائے گا، موت کی تذلیل کرے گا، اپنے سینے میں ایسی تمنائیں اور ولولے پیدا کرے گا جو سراسر عقل کے خلاف ہوں گے، جنہیں شرافت کی تائید حاصل ہو گی نہ خوفِ خدا کی حمایت، اور یہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے۔

(سٹیج کے پیچھے سے موسیقی اور اس کے گانے کی آواز سنائی دیتی ہے)

آؤ چلیں ذرا اُدھر

آؤ ذرا اُدھر چلیں

سنو، میرا بلاوا آ گیا ہے۔ دیکھو، میری ننھی منی روح کس طرح کہر آلود بادل کے بیچ میں بیٹھی میرا انتظار کر رہی ہے۔

پہلی جادوگرنی: جلدی کرو بہنو جلدی کرو۔ ہماری ملکہ تھوڑی دیر بعد پھر آئے گی

(جاتی ہیں)

○

چھٹا منظر

فورس ۔ محل

(لینوکس اور ایک امیر آتا ہے)

لینوکس: میکبتھ سے متعلق میری باتیں بالکل تمہارے خیالات کے مطابق ہیں۔ اب یہ کام تمہارے خیالات کا ہے کہ وہ میرے الفاظ کی تہہ تک پہنچ کر اُن کے مفہوم کو اور آگے بڑھائیں۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہوا، خوب ہوا۔ ایسا ہوا کہ کبھی نہیں ہوا۔ تمہیں یاد ہوگا شاہ ذی جاہ ڈنکن کی ملاقات پہ میکبتھ کتنا رویا تھا۔ کیسے مگرمچھ کے آنسو بہائے تھے۔ کیسی عجب بات ہے کہ اُس نے اپنی محبت کا اظہار اُس کی لاش پہ کیا۔ ہائے اُس زود پشیمان کا پشیمان ہونا۔ اور وہ بہادر بینکو کی بات بھی یاد ہوگی کہ رات کو سیر کے لیے گھر سے نکلے، ذرا دیر ہوگئی تو دھر لیے گئے۔ یوں کہنے کو کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ فلینس بھاگ گیا، اس لیے ضرور اُسی نے باپ کو قتل کیا۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ لوگ رات کو گھر سے باہر نہ نکلا کریں۔ بہت خوب۔ میں کہتا ہوں جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ اور ذرا یہ بھی سوچو کہ بھلا مالکوم اور ڈونلبین کو اپنے معزز اور واجب احترام باپ کو قتل کرکے کیا مل گیا ہوگا۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ فعل سراسر غیر انسانی تھا۔ "بے چارا" میکبتھ کتنا رویا تھا۔ غصے غصے میں وہ اتنا نیک بھی بن گیا کہ اُس نے اُسی وقت دونوں بھلے مانسوں کو قتل کردیا جو شراب کے نشے میں بدمست، نیند کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ نیکی نہیں تو اور کیا تھی؟ اور جناب نیکی کے ساتھ ساتھ عقلمندی بھی، اور عقلمندی کے ساتھ حوصلہ مندی بھی، کیونکہ دل زندہ اس منحوس

خبر کو سن کر مجروح اور مشتعل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ یہ ماننا پڑتا ہے کہ میکبتھ نے سارے معاملے پر بڑی خوبی سے قابو پا یا۔ ایسے پردے چھوڑے ہیں کہ اٹھانا مشکل ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ڈنکن کے دونوں بیٹے اُس کے ہتھے چڑھ جاتے، تو وہ اُنہیں بھی مروا دیتا۔ لیکن اللہ کا شکر ہے، وہ بچ گئے۔ اور ظاہر ہے کہ اب وہ اس کے ہاتھ نہیں آتے۔ لطف یہ ہے کہ فلینس بھی بھاگ نکلا۔ بہر حال یہ معاملات نازک ہیں، ان پہ خاموشی ہی بہتر ہے۔ سُنا ہے، میکبتھ کا قہر اب میکڈف غریب پہ بھی نازل ہو رہا ہے، کیونکہ اُس نے واشگاف لفظوں میں اس کی مخالفت کی ہے۔ اور وہ اُس ظالم و جابر کی دعوت میں بھی شریک نہیں ہؤا۔ تمہیں معلوم ہے کیا میکڈف کہاں ہے؟

امیر: ڈنکن کا بڑا بیٹا مالکوم، جس کا پیدائشی حق اُس ظالم نے چھین لیا ہے، آج کل انگریزی دربار میں رہتا ہے۔ شاہِ انگلستان ایڈورڈ اُس کے ساتھ ایسے لطف و کرم کے ساتھ پیش آیا ہے کہ وہ اپنی قسمت کی بدنصیبی کو بھول گیا ہے۔ جلاوطنی کے داغوں پہ بادشاہ کی عنایت نے مرہم رکھ دیا ہے۔ میکڈف بھی وہیں چلا گیا ہے اور اُس نیک دل بادشاہ اور امیر نارتھمبرلینڈ جنگجو سیوارڈ کو مالکوم کی حمایت میں اُکسا رہا ہے تاکہ اُن کی امداد ——— اور نیلی چھتری والے کی کارسازی و سازگاری کے سہارے ——— ہم

دوبارہ اپنے دسترخوان پر مبیٹھ کر کھانا کھا سکیں، رات کو چین کی نیند سو سکیں۔ ہمیں اس بات کا خوف نہ ہو کہ کوئی ہمارے کھانے میں زہر ملا دے گا، نہ اس کا ڈر ہو کہ کوئی سوتے میں ہمارے پیٹ میں چھرا گھونپ دے گا۔ ہم وفاداری سے تخت کے صحیح و جائز وارث کی اطاعت کریں اور آزادی سے اپنے حق کے مرتبے حاصل کریں، جن کے لئے اب ہمارے دل میں حسرت کے سوا کچھ نہیں۔ جب سے بادشاہ نے میکڈف کے انگلستان جانے کی خبر سنی ہے، وہ اس قدر گھبرا گئے ہیں کہ باقاعدہ جنگ کی تیاری ہونے لگی ہے۔

لینوکس: کیا بادشاہ نے میکڈف کو بلایا تھا؟

امیر: ہاں بلایا تھا، لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا۔ کہہ دیا "کہہ دو میں نہیں آ سکتا" ہرکارہ اُس کی اس بات سے ایسا مایوس ہوا کہ رُخ موڑ کر بڑبڑانے لگا، جیسے کہنا چاہتا ہو کہ "میکڈف ایسا تلخ جواب دو گے تو آنے والے وقت میں پچھتاؤ گے"

لینوکس: ایسا تلخ جواب متقاضی ہے کہ وہ محتاط رہا کرے اور میکبتھ سے اتنے فاصلے پر رہے جتنا اُس کی عقل رہبری کر سکتی ہے۔ خدا کرے ایسا ہو کہ کوئی فرشتہ غیبی اُڑ کر انگلستان کے شاہی دربار میں جائے اور میکڈف کے وہاں پہنچنے سے پہلے اُس کا پیغام بادشاہ کے کانوں تک پہنچا دے۔ اگر یوں

ہو تو کیا خوب ہو۔ پھر تو ہمارے اس بدنصیب ملک میں بھی، جو ایک جابر بادشاہ کی حاکمیت میں رہتا ہے، کوئی خوشی کی خبر آئے۔

امیر : میری دُعائیں بھی میکڈف کے ساتھ ہیں۔

(جاتے ہیں)

○

چوتھا ایکٹ

پہلا منظر

ایک غار

(غار کے بیچ میں ایک کڑھاؤ رکھا ہے۔
جس میں جادو کا مسالہ اُبل رہا ہے۔)

(بادل کی گرج ــ تین جادوگرنیاں آتی ہیں)

پہلی جادوگرنی: چتکبری بلّی تین مرتبہ میاؤں میاؤں کر چکی ہے۔

دوسری جادوگرنی: اور جنگلی چوہا چوتھی مرتبہ بولا ہے۔

تیسری جادوگرنی: چھل پائی چیخ رہی ہے "ٹھیک موقع ہے، ٹھیک موقع ہے"

پہلی جادوگرنی: آؤ کڑھاؤ کے گرداگرد چکر لگائیں اور اس میں زہریلے جانوروں کی انتڑیاں ڈالیں۔ سب سے پہلے اُس زہردار مینڈک کو اُبالیں جسے ہم نے سوتے میں پکڑا تھا اور جس نے ٹھنڈے پتھر کے نیچے اکتیس دن اور اکتیس راتیں بیٹھ کر اپنا زہر نکالا تھا۔

سب: (مل کر) ہاں اب اپنی محنت مشقت دوگنی کر دو۔ اتنی آگ جلاؤ کہ کڑھاؤ میں بلبلے اُٹھنے لگیں۔

دوسری جادوگرنی: پہلے دلدلی سانپ کے گوشت کو بھون لو۔ پھر چھپکلی کی آنکھ، مینڈک کا پنجہ، چمگادڑ کی کھال، کتے کی زبان، اژدہے کی دوشاخہ زبان، کسی اندھے کیڑے کا ڈنک، گوہیرے کی ٹانگ اور الّو کے پر یکجا کر کے اکٹھے کڑھاؤ میں ڈال دو۔ پھر دیکھو ہمارا جادو کتنا تیز نکلتا ہے۔ اس کا اثر اتنا خطرناک ہو گا کہ دوزخ کی یخنی کا بھی نہ ہو گا۔

سب: (مل کر) ہاں اب اپنی محنت مشقت دوگنی کر دو۔ اتنی آگ جلاؤ کہ کڑھاؤ میں بلبلے اٹھنے لگیں۔

تیسری جادوگرنی: بلکہ اپنے مسالے کو اور زیادہ گاڑھا بنا دو۔ اس میں اژدہے کی کینچلی، بھیڑیئے کے دانت، کسی مُردہ جادوگرنی کی سُکھائی ہوئی لاش، نمکین سمندر کے مگرمچھ کے جبڑے اور پیٹ، حشیش کی جڑ جو گھپ اندھیرے میں اُکھاڑی جائے، کسی کافر یہودی کا جگر، بکرے کا صفرا، کسی سدابہار

درخت کی ٹہنیاں جو چاند گرہن کے وقت کاٹی جائیں، ترک کی ناک، تاتار کے ہونٹ، سنو اُسے بچّے کی انگلی جسے اُس کی آوارہ ماں نے جنتے ہی سڑک پر پھینک دیا ہو۔ ان ساری چیزوں کو یکجا کر کے کڑھاؤ میں ڈال دو اوپر سے شیر کی انتڑیاں بکھیر دو۔ بہترین ٹوٹکا تیار ہو گا۔

سب : (مل کر) ہاں اب اپنی محنت مشقت دو گنی کر دو۔ ساتنی آگ جلاؤ کہ کڑھاؤ میں بلبلے اُٹھنے لگیں۔

دوسری جادوگرنی : پھر بندر کا خون آگ پر چھڑک کر آنچ دھیمی کر دو۔ مسالے کو ایک تاؤ لینے دو۔ پھر جادو ایسا موثر ہو جائے گا کہ سر چڑھ کر بولے گا۔

(ہیکیٹ آتی ہے)

ہیکیٹ : بہت خوب بہت خوب۔ تم نے یہ جادو بڑا اچھا بنایا ہے۔ شاباش شاباش۔ جب نفع ہو گا تو ہر ایک کو اپنا اپنا حصہ ملے گا۔ اب تم رُدھل اور پریوں کی طرح ایک حلقہ بنا کر کڑھاؤ کے گرد اگرد رقص کرو، گاؤ بجاؤ اور خوشیاں مناؤ تا کہ کڑھاؤ میں ابلتے ہوئے مسالے میں سحر انگیزی کی خصوصیت پیدا ہو جائے۔

(موسیقی اور گانا ——— ہیکیٹ جاتی ہے)

دوسری جادوگرنی : میرے انگوٹھوں میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کوئی مصیبت آ رہی ہے۔ اگر کوئی دروازہ کھٹکھٹائے تو دروازہ کھول دینا

چاہیئے۔

(میکبتھ آتا ہے)

میکبتھ: اے پُر اسرار، کالی جادوگرنیو! یہ آدھی رات کے وقت کیا ہو رہا ہے؟

سب: بے نام کا کام

میکبتھ: میں تمہیں اُن تمام چیزوں کی قسم دلا کر کہتا ہوں جن پر تم ایمان رکھتی ہو، کہ خواہ تمہیں کسی ذریعے سے بھی معلوم ہو، مجھے میری قسمت کے حالات ضرور بتاؤ۔

اس کے لیے خواہ تمہیں ہواؤں کو آزاد کرنا پڑے اور انہیں گرجوں اور معبدوں سے ٹکرانے کی اجازت دی جائے، خواہ تیز و تند مد جیسی بحری بیڑے کو تباہ کر دیں اور دیکھتے دیکھتے آرام سے کھڑے ہوئے جہازوں کو نگل جائیں، خواہ کھڑی فصلیں برباد ہو جائیں اور درخت جڑ سے اُکھڑ جائیں، خواہ محلات پہرے داروں کے سروں پر آ پڑیں، خواہ حویلیوں اور میناروں کی چوٹیاں اُن کی کرسیوں پر آ گریں، خواہ فطرت کی وسعتوں میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہری بھری زندگی کے بیج خشک ہو جائیں اور ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں، خواہ خود تخریب اپنے کاموں سے تھک ہار کر بیمار پڑ جائے۔ خواہ کچھ بھی ہو، میری باتوں کا جواب ضرور دو۔

پہلی جادوگرنی: بول کیا پوچھتا ہے۔

دوسری جادوگرنی: کیا چاہتا ہے بول۔

تیسری جادوگرنی: بولتا کیوں نہیں، ہم جواب دیں گی

پہلی جادوگرنی: بول اپنے جواب ہمارے منہ سے سُنے گا یا ہمارے خلیفوں اور استادوں کی زبانی سُنے گا

میکبتھ: اُنھیں ہی بلا لو۔ میں اُنھیں دیکھنا چاہتا ہوں۔

پہلی جادوگرنی: جادو کے کڑھاؤ میں اس سُوَرنی کا خون چھڑک دو جو اپنے پورے نو بچے کھا چکی ہے۔ پھر پھانسی کے تختے پر سے کھرچی ہوئی چکنائی آگ میں ڈال دو۔

سب: آسمان کی بلندیوں اور زمین کی گہرائیوں سے تمام روحیں یہاں فوراً جمع ہو جائیں اور اپنا اپنا کمال دکھائیں۔

(بادل کی گرج۔ پہلی روح نمودار ہوتی ہے۔ کٹا ہوا سر ایک ہاتھ میں رکھا ہوا ہے)

میکبتھ: اے پُراسرار قوت! پہلے مجھے یہ بتا کہ . . . .

پہلی جادوگرنی: یہ تیرے دل کی بات جانتی ہے۔ زبان سے کچھ نہ کہہ، کان لگا کر سُن۔

پہلی روح: میکبتھ! میکبتھ! میکبتھ! میکڈف سے خبردار رہ۔ امیرِ فائف سے خبردار رہ۔ بس اب چلی۔ یہی کافی ہے۔

(غائب ہو جاتی ہے)

میکبتھ: تمہاری تنبیہ کا بہت بہت شکریہ۔ تم نے عین مین وہی بات کی ہے
جس کا مجھے کھٹکا تھا۔ لیکن ایک بات اور . . .

پہلی جادوگرنی: اب وہ تیری فرمائش کی تعمیل نہیں کرے گی۔ یہ دیکھ، یہ ایک اور
رُوح ہے جو پہلی سے زیادہ با اثر ہے۔

(بادل کی گرج۔ دوسری روح نمودار ہوتی ہے جو ایک
خون آلودہ بچے کے روپ میں ہے)

دوسری رُوح: میکبتھ! میکبتھ! میکبتھ!

میکبتھ: بولو کیا بات ہے۔ اگر اس وقت میرے تین کان ہوتے تو میں تینوں
کو تمہاری بات کی طرف لگا دیتا۔

دوسری رُوح: قتل و خون سے خوف مت کھا۔ کسی چیز کی پرواہ نہ کر۔ بالکل بے نیاز
ہو جا۔ مرد کی طاقت کو خاطر میں نہ لا کیونکہ کوئی عورت کا جنا میکبتھ کو گزند
نہیں پہنچا سکتا۔ (غائب ہو جاتی ہے)

میکبتھ: پھر میکڈف بے شک تُو زندہ رہ۔ اب مجھے اُس سے ڈرنے کی کیا ضرورت
ہے۔ تاہم میں حفظِ ماتقدم کے طور پر تجھے حراست میں ضرور لوں گا اور
پہلے اپنی قسمت کا فیصلہ جادوگرنیوں کی زبانی سنوں گا۔ میں تجھے زندہ
نہیں چھوڑوں گا تاکہ میرا خوف اور بزدلی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے
اور میں بڑے سے بڑے خطروں میں بھی چین کی نیند سو سکوں۔

(بادل کی گرج۔ تیسری روح نمودار ہوتی ہے۔ ایک بچے
کے سر پہ تاج ہے اور اُس کے ہاتھ میں ایک درخت ہے)

میکبتھ: یہ کیا چیز ہے؟ بالکل شہزادے کی طرح آ رہا ہے۔ کسی بادشاہ کا بیٹا معلوم ہوتا ہے۔ اِس کے چھوٹے سے سر پہ تاج ہے جو بادشاہت اور حاکمیت کی علامت ہے

سب: صرف سُن، بول مت

تیسری روح: شیر ببر کی طرح بہادر اور مغرور ہو جا۔ مت سوچ کہ سازشی کہاں چھپے بیٹھے ہیں۔ پرواہ نہ کر کہ کون تیرے خلاف آمادۂ بغاوت ہو رہا ہے۔ میکبتھ کو اُس وقت تک شکست نہیں دی جا سکتی جب تک کہ برنم کا جنگل اُٹھ کر ڈنسینن کی اونچی پہاڑی پہ نہ آ جائے۔

میکبتھ: ایسا تو قیامت تک نہیں ہو سکتا۔ کس میں اتنی جرأت اور طاقت ہے کہ وہ جنگل کو اپنی جگہ سے اٹھنے یا درختوں کو اپنی جڑ سے اکھڑنے کا حکم دے؟ اور اگر کوئی حکم بھی دے تو جنگل یا درخت کب اس کے حکم کی پرواہ کرتے ہیں۔ کتنی اچھی اور خوش آئند پیشین گوئیاں ہیں۔ بغاوت کا سر اُس وقت تک نہیں اُٹھے ہوگا جب تک کہ برنم کا جنگل اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے گا، اور یوں میکبتھ اپنی فطری زندگی جیئے گا اور مرے گا تو دوسروں کی طرح طبعی موت مرے گا۔ اس کے باوجود میرا دل ایک اور بات معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اگر تمہارے

نن جادوگری میں اتنی طاقت ہے تو بتاؤ کہ بنکو کی اولاد اس سلطنت پر حکمرانی
کرے گی یا نہیں ؟

سب : نہیں، کوئی اور بات معلوم کرنے کی خواہش نہ کرو۔

میکبتھ : نہیں میری خواہش ضرور پوری ہونی چاہیئے۔ میرے تجسس کی آگ اگر ٹھنڈی
نہیں ہو گی تو قیامت تک تم پہ دوزخ کی آگ کے شعلے برستے رہیں گے، اور
تم ابد تک پھٹکار اور لعنت میں رہو گی۔ مجھے بتاؤ کہ تمہارا یہ کڑھاؤ زمین
میں نیچے ہی نیچے کیوں دھنسا جا رہا ہے؟ یہ شور کیسا ہے؟

(شہنائیوں کی آواز آتی ہے)

پہلی جادوگرنی : اسے دکھادو

دوسری جادوگرنی : دیکھنے دو اسے

تیسری جادوگرنی : ہاں اسے دیکھنے دو

سب : اسے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے دو۔ اسی کے دل پر چوٹ پڑے گی،
ہمیں کیا۔ اے روحو! پرچھائیوں کی طرح آؤ اور سایوں کی طرح جاؤ۔

(آٹھ بادشاہوں کی ایک قطار آتی ہے۔ آخری بادشاہ کے
ہاتھ میں ایک آئینہ ہے۔ اس کے بعد بنکو کی روح آتی ہے)

میکبتھ : (پہلے بادشاہ سے) تمہاری شکل و صورت بنکو سے ملتی جلتی ہے۔ دفع ہو
جاؤ۔ تمہارے سر کے تاج کو دیکھ کر میری آنکھیں جلنے لگی ہیں۔ (دوسرے

سے) اور تمہارے بال بالکل پہلے کی طرح ہیں (جادوگرنیوں سے) ادھر چلیو!
تم یہ سب کچھ مجھے کیوں دکھا رہی ہو؟ (اگلے بادشاہ سے) اور کیا یہ چوتھا
بادشاہ ہے۔ خدا کرے میری آنکھیں پھوٹ جائیں تاکہ میں یہ منظر نہ دیکھ سکوں۔
کیا پانچواں بادشاہ ہوں کہ یہ خاندان روزِ حشر تک سکاٹ لینڈ پہ حکمرانی کرے گا؟ یہ لو
ایک بادشاہ اور۔ کیا یہ ساتواں بھی ہو گا؟ میں اور کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ نہیں
دیکھ سکتا، دیکھنا چاہتا ہوں۔ ارے یہ تو آٹھواں بھی نمودار ہو رہا ہے اس
کے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے جس میں اُس کے بہت سے جانشینوں کی شکلیں
نظر آ رہی ہیں۔ بعض کے ہاتھوں میں تین تین خسروانی چکر ہیں اور بعض کے ہاتھوں
میں تین تین سلطانی عصا ہیں۔ اُف کیسا بھیانک منظر ہے۔ لیکن اب میں سب
کچھ سمجھ گیا ہوں۔ اُن کی پیشین گوئی سچی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بینکو خون
میں لت پت، میری طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔ اور ایک ایک کی طرف
اشارہ کر کے بتا رہا ہے کہ یہ اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد ہے (رُوح
غائب ہو جاتی ہے) تو کیا یہ سب کچھ بالکل سچ ہے۔

پہلی جادوگرنی: ہاں جناب بالکل سچ ہے۔ اتنا سچ جتنا خود سچائی۔ تُو نے جو کچھ آنکھوں
سے دیکھا ہے آئندہ ایسا ہی ہو گا۔ لیکن میکبتھ! تُو اس قدر حیران و پریشان کیوں
ہو گیا۔ آؤ اے بہنو! اس کا دل بہلائیں اور اسے اپنا بہترین ناچ دکھائیں
میں ہوا کو مسحور کرتی ہوں تاکہ اس کی ایک ایک موج سے نغمے

پھوٹیں، ایک ایک لہر سے گیتوں کی آوازیں پیدا ہوں۔ تم اِن آوازوں کی تال پر ایسے انداز میں رقص کرو، خوشی و مسرت کا ایسا رقص کہ یہ عظیم بادشاہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ ہم نے اس کا استقبال اور احترام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(موسیقی — جادوگرنیاں رقص کرتی ہیں اور ہکیٹ کے ساتھ غائب ہو جاتی ہیں)

میکبتھ: یہ جادوگرنیاں کہاں چلی گئیں؟ کیا وہ واقعی غائب ہو گئیں؟ خدا کرے یہ منحوس گھنٹہ تقویم زمانہ میں ہمیشہ مردود و مطعون رہے۔ جو لوگ باہر کھڑے ہیں وہ سب اندر آجائیں۔

(لینوکس آتا ہے)

لینوکس: کیا حکم ہے سرکار

میکبتھ: تم نے جادوگرنیوں کو دیکھا تھا؟

لینوکس: نہیں جہاں پناہ

میکبتھ: کیا وہ ابھی ابھی تمہارے پاس سے نہیں گزری تھیں؟

لینوکس: نہیں جہاں پناہ

میکبتھ۔ خدا کرے وہ ہوا زہریلی ہو جائے جس سے وہ گزریں۔ اُن سب پر خدا کی پھٹکار ہو جو جادو پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مجھے ابھی ابھی گھوڑوں کی آواز

سنائی دی تھی ۔ کون آیا تھا ؟

لینوکس : حضور، دو تین آدمی آئے ہیں ۔ وہ یہ خبر لائے ہیں کہ میکڈف انگلستان بھاگ گیا ہے ۔

میکبتھ : انگلستان بھاگ گیا !

لینوکس : جی قبلۂ عالم

میکبتھ : (ایک طرف ہو کر، اپنے آپ سے) اے گردشِ ایام ! تیرا بُرا ہو ۔ تُو مجھے میرے خطرناک منصوبوں کی تکمیل سے روک رہی ہے ۔ عارضی اور وقتی مقصد اُس وقت تک حاصل نہیں ہؤا کرتا جب تک کہ عمل میں پائیداری اور ارادے میں استقلال نہ ہو ۔ آج سے میرے دل کی اوّلیں باتیں میرے ہاتھ کے اوّلیں کارنامے ہوں گے ۔ حتیٰ کہ اسی لمحہ میرے خیالات و تصوّرات عمل کا جامہ پہنیں گے ۔ خیال اور عمل اب میرے لئے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔ میں میکڈف کے محل پر ناگہانی حملہ کروں گا ۔ امیرِ فائف کی حیثیت سے جو جائداد اُس کے قبضے میں ہے، اُسے ضبط کر دوں گا ۔ اپنی تلوار کو اُس کی بیوی، اُس کے بچوں اور اُن تمام لوگوں کا خون چٹاؤں گا جو اپنی بدنصیبی سے اُس کے خون سے تعلق رکھتے ہیں ۔ یہ میں کسی شیخ چلّی کی طرح شیخی نہیں بگھار رہا ہوں ۔ میرے ارادے کی آنچ ٹھنڈی ہونے سے پہلے ایسا ہو کر رہے گا ۔ ہو کر رہے گا ۔ میں آئندہ کبھی اُن بدبخت جادوگرنیوں کی منحوس

شکل نہیں دیکھوں گا۔ کہاں ہیں وہ جو یہ خبر لائے ہیں ؟ چلو مجھے اُن کے پاس لے چلو۔ کس جگہ کھڑے ہیں ؟

(جاتے ہیں)

○

دوسرا منظر

فائف — میکڈف کا محل

(لیڈی میکڈف، اُس کا بیٹا اور راس آتے ہیں)

لیڈی میکڈف: آخر اُنہوں[1] نے کسی کا ایسا کیا جرم کیا تھا کہ اُنہیں اپنا وطن بھی چھوڑنا پڑا ؟

راس: مادام، آپ ذرا صبر سے کام لیں۔

لیڈی میکڈف: صبر سے کام لوں۔ اور اُن میں اتنا بھی صبر نہیں تھا کہ مجھے بتا کر جاتے۔ اُنہوں نے سراسر حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ جب ہمارے اعمال باغیانہ نہیں ہیں تو ہم خوف کے اظہار سے باغی ہونے کا ثبوت کیوں دیں؟

---

[1] میکڈف نے

راس: آپ کو کیا معلوم، اُن کا یہاں سے جانا حماقت ہے یا دانشمندی یا خوف،

لیڈی میکڈف: دانشمندی! واہ کیا خوب کہی - کیا اپنے بیوی بچوں، اپنے گھربار، اپنی جائداد کو ایسی جگہ پر چھوڑنا دانشمندی ہے جہاں سے وہ خود بھاگ گئے ہیں؟ میں کہتی ہوں اُن کے دل میں ہمارے لئے ذرا بھی محبت نہیں ہے۔ شمہ برابر خلوص نہیں ہے، حتیٰ کہ وہ ہمدردی بھی نہیں ہے جو انسان کو انسان کے ساتھ ہوتی ہے - ایک معمولی سی چڑیا بھی اپنے بچوں کی خاطر الّو کا مقابلہ کرتی ہے جو اُس کے گھونسلے پر جھپٹتا ہے۔ صاف بات ہے انہیں ہم سے محبت نہیں ہے - وہ اپنی جان بچانے کی خاطر یہاں سے فرار ہوئے ہیں - بھلا اس طرح بھاگ جانے میں بھی کوئی دانشمندی ہے، کوئی منطق ہے؟

راس: بہن، ذرا ہوش کرو - اپنے جذبات پر قابو پانا سیکھو - جہاں تک آپ کے شوہر کی ذات کا تعلق ہے، میں قسمیہ کہتا ہوں، وہ نہایت شریف، عقلمند اور دُور اندیش ہیں - جو کچھ کرتے ہیں، موقع محل دیکھ کر اور سوچ سمجھ کر کرتے ہیں - میں اس وقت زیادہ نہیں بتانا چاہتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ وقت بہت ظالم ہے ہمیں باغی سمجھتا ہے حالانکہ ہم خود نہیں جانتے کہ ہم باغی کیوں ہیں۔ ہم معمولی معمولی افواہ سے ڈرنے لگتے ہیں حالانکہ نہیں جانتے کہ ہم کیوں ڈرتے ہیں، کس چیز سے ڈرتے ہیں - ہماری مثال تو اُس پتّے کی سی ہے جو تیز و تند

سمندر کی سطح پر تیرتا جا رہا ہو اور جیسے ایک موج اِدھر لاتی ہو اور دوسری موج اُدھر لے جاتی ہو۔ اچھا اب مجھے اجازت دیجئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر آؤں گا۔ یہاں جو خطرناک باتیں پنپ رہی ہیں، وہ عنقریب یا تو بالکل ختم ہو جائیں گی یا بتدریج ترقی کرکے حسب سابق خوشحالی کی حالت پر آجائیں گی (میکڈف کے بیٹے سے) اچھا بیٹے، خدا تیرا حافظ و ناصر ہو۔

لیڈی میکڈف: یہ بچہ بھی کیسا بدنصیب ہے۔ باپ کی زندگی میں یتیم ہو گیا ہے۔

راس: میرے لئے یہاں اب ایک منٹ ٹھہرنا بھی حماقت ہے۔ میرے آنسو نکل پڑیں گے، اور اس طرح میں خود اپنی بے عزتی کروں گا اور آپ خواہ مخواہ پریشان ہوں گی۔ اچھا الوداع! (جاتا ہے)

لیڈی میکڈف: میرے بچے! آج تیرا باپ مر گیا۔ اب تو کیا کرے گا، کہاں جائے گا۔ کس طرح یہ زندگی کاٹے گا؟

بیٹا: امّی جان، فکر کیوں کرتی ہو، پرندوں کی طرح جیوں گا۔

لیڈی میکڈف: تو کیا چیونٹیاں اور مکھیاں کھایا کرے گا؟

بیٹا: نہیں، میرا مطلب یہ ہے، پرندوں کی طرح جو کچھ ملے گا کھا لوں گا

لیڈی میکڈف: میری چڑیا، تو نہیں جانتی، اس دنیا میں بہت سے پھندے، جال، دام، لاسے اور گڑھے ہوتے ہیں۔

بیٹا: امّی، میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔ چھوٹے چھوٹے پرندوں کا شکار بھی کوئی

کھیلتا ہے۔ اور پھر ابّا جان مرے کہاں ہیں۔ وہ تو زندہ ہیں۔

لیڈی میکڈف: نہیں وہ مر گئے ہیں تو باپ کے بغیر کیسے رہے گا؟

بیٹا: نہ نہ، سوال یہ ہے، تم خاوند کے بغیر کیسے رہو گی؟

لیڈی میکڈف: میں ایسے ایسے بیسیوں خاوند جس بازار سے چاہوں خرید سکتی ہوں

بیٹا: اچھّا تو اب تم خاوندوں کا کاروبار کرو گی — ایک بیچ کر دوسرا خرید و گی۔

لیڈی میکڈف: کیسی عقل کی باتیں کرتا ہے میرا منّا۔ سچ کہتی ہوں تیری عقل تیری عمر سے آگے نکلی ہوئی ہے۔

بیٹا: امّی جان، کیا میرے ابّا جی واقعی باغی تھے؟

لیڈی میکڈف: ہاں میرے لئے تو وہ باغی ہی نکلے

بیٹا: باغی کون ہوتا ہے؟

لیڈی میکڈف: جو وعدہ کر کے اُس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ کسی بات کی قسم کھا کر اُسے نبھاتا نہیں

بیٹا: تو وہ سب لوگ باغی ہوتے ہیں جو وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور قسم توڑتے ہیں؟

لیڈی میکڈف: ہاں ہر وہ شخص جو قسم توڑتا ہے، باغی ہے۔ اور اُسے پھانسی کے تختے پر لٹکا دینا چاہیئے۔

بیٹا: تو کیا وہ سب لوگ پھانسی کے تختے پر لٹکنے چاہئیں جو وعدے کی

خلاف درزی کرتے ہیں؟

لیڈی میکڈف: ہاں ایسے سب لوگ

بیٹا: اتنے سارے لوگوں کو کون پھانسی پر چڑھائے گا؟

لیڈی میکڈف: وہ لوگ جو ایماندار ہوتے ہیں۔

بیٹا: پھر تو وعدے کی خلاف درزی کرنے والے اور قسم توڑنے والے لوگ
بڑے بدھو ہیں۔ امی! وہ تو اتنے زیادہ ہیں کہ ایمانداروں کو پیٹ
سکتے ہیں اور خود انہی کو پھانسی پر چڑھا سکتے ہیں۔

لیڈی میکڈف: میری بندریا! خدا تجھے سلامت رکھے۔ کیسی پیاری باتیں کرتا ہے۔
لیکن یہ تو بتا باپ کے بغیر کیسے رہے گا؟

بیٹا: وہ مرے کہاں ہیں۔ اگر وہ سچ مچ مر گئے ہوتے تو اس وقت تمہاری
آنکھوں میں آنسو ہوتے۔ لیکن تم رو نہیں رہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ تم دوبارہ شادی کر لو گی اور میرے لیے ایک نیا باپ لاؤ گی۔

لیڈی میکڈف: چپ رہ، بڑا باتونی ہو گیا ہے۔ کیسی ٹک ٹک باتیں بناتا ہے!

(ایک ہرکارہ آتا ہے)

ہرکارہ: مادام، خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آپ مجھے نہیں جانتیں لیکن میں
آپ کے اعلیٰ مرتبے سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں آپ کو یہ اطلاع
دینے پر مجبور ہوں کہ عنقریب آپ کو ایک زبردست خطرہ پیش آنے والا ہے۔

اگر آپ اس خاکسار کی بات مانیں تو فوراً یہاں سے چلی جائیں۔ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے جائیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو اس طرح خوفزدہ کر کے میں ظلم کر رہا ہوں لیکن اس سے بڑا ظلم یہ ہوگا کہ آپ پر سچ مچ کوئی مصیبت آجائے۔ میری بات پر یقین رکھو، یہ مصیبت بہت جلد آنے والی ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا ٹھیک نہیں، میں چلتا ہوں

(جاتا ہے)

لیڈی میکڈف: میں کہاں جاؤں؟ کہاں منہ چھپاؤں؟ میں نے کسی کا کیا قصور کیا ہے۔ لیکن ہاں یاد آیا، میرا ایک قصور واقعی ہے۔ میں اس کمینی دنیا میں رہتی ہوں جہاں بدی اور خباثت کو اکثر قابلِ تعریف سمجھا جاتا ہے اور نیکی اور شرافت کو خطرناک حماقت تصور کیا جاتا ہے۔ پھر میں عورتوں کی طرح یہ کہہ کر اپنا تحفظ کیوں کروں کہ میں نے کسی کا کوئی قصور نہیں کیا۔ اس دنیا میں رہنا کیا کم قصور ہے۔

(جلّاد آتے ہیں)

لیڈی میکڈف: یہ بھیانک شکلوں کے لوگ کون ہیں؟

پہلا جلّاد: عورت! تیرا خاوند کہاں ہے؟

لیڈی میکڈف: وہ ایسی ذلیل جگہ پر نہیں ہو سکتا جہاں تمہارے جیسے بدمعاشوں کے قدم پڑ سکتے ہیں۔

پہلا جلّاد: وہ باغی ہے، سازشی ہے۔

بیٹا: او لمبے لمبے بالوں والے، تُو جھوٹ بولتا ہے

پہلا جلّاد: واہ رے چھوکرے، تیری یہ مجال (بچّے کو چھُرا گھونپ دیتا ہے)

باغی کے تخم!

بیٹا: امّی، امّی۔ اس کتّے نے مجھے مار دیا ہے۔ تم بھاگ جاؤ۔ چلی جاؤ۔ خدا کے لیے یہاں سے فوراً چلی جاؤ (مر جاتا ہے)

(لیڈی میکڈف "خون خون" چلّاتی ہوئی جاتی ہے۔ جلّاد اُس کا تعاقب کرتے ہیں)

○

تیسرا منظر

انگلستان — شاہی محل کے سامنے

(مالکوم اور میکڈف آتے ہیں)

مالکوم: آؤ کسی گوشۂ تنہائی میں بیٹھیں تاکہ وہاں اپنا اپنا دُکھڑا بیان کر کے دل کی بھڑاس نکالیں اور کچھ آنسو بہا کر اپنا جی ہلکان کریں۔

میکڈف: آپ آنسو بہانے کی باتیں کرتے ہیں، حالانکہ ہمیں تو یہ چاہیئے کہ تلوار

میان سے نکالیں اور اپنے وطنِ عزیز کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے جواں مرد سپاہیوں کی طرح نعرۂ حق بلند کریں۔ وہاں ہر نئی صبح نئی بیواؤں کی ماتمی آہیں اور نئے یتیموں کی دردانگیز فریادیں اور نئے دکھوں کی دلگداز چیخیں آسمان کی طرف یوں بلند ہوتی ہیں کہ عرش کے کنگورے بھی ہل جاتے ہیں، اور گنبدِ فلک سے ایسی ہی المناک صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے اور ایسی ہی دردناک چیخیں فضائے بسیط میں پھڑپھڑاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بوڑھے آسمان کا دل بھی سکاٹ لینڈ کے ساتھ رو رہا ہے۔

مالکوم: میں تو صرف انہی باتوں پہ یقین رکھتا ہوں جو آنکھوں سے دیکھی ہوں۔ اور جو کچھ دیکھا ہے اس پہ رونا ہی آتا ہے۔ جب وقت میرا سازگار ہو گا میں چارہ سازی کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ ابھی ابھی جو کچھ تم نے کہا ممکن ہے صحیح ہو۔ یہ ظالم و جابر، جس کا نام لیتے ہی زبان پر چھالے سے پڑ جاتے ہیں، کبھی بڑا ایماندار اور مخلص سمجھا جاتا تھا۔ تم بھی اُسے بہت چاہتے تھے۔ اُس نے تمہیں ابھی تک کوئی گزند نہیں پہنچائی۔ اس میں شک نہیں کہ میں ابھی بچہ ہوں لیکن عین ممکن ہے کہ تم مجھے ذریعہ بنا کر اُس سے کوئی انعام و اکرام حاصل کرو۔ اور یہ بھی ناممکن نہیں ہے کہ ایک غضب ناک دیوتا کی خوشنودی کی خاطر ایک کمزور اور معصوم میمنے کو اُس کی بھینٹ

چڑھا دیا جائے۔

میکڈف: میں غدار نہیں ہوں۔

مالکوم: لیکن میکبتھ ہے۔ اور تمہارے جیسا ایک شریف اور نرم دل آدمی بادشاہ کے ظالمانہ احکام سے مجبور ہو کر راہ راست سے ہٹ سکتا ہے۔ یعنی یہ ناممکن نہیں ہے۔ بہر حال میں معذرت خواہ ہوں کہ تمہیں شک کی نگاہوں سے دیکھا۔ تم اور تمہاری خصلت، جو کچھ ہے، جیسی ہے، اُسے میرے شکوک وشبہات تبدیل نہیں کر سکتے۔ سب سے بڑا فرشتہ نوری سے ناری ہو گیا لیکن آج تک تمام فرشتے نوری ہی ہیں۔
تمام سفلی اور کمینی چیزیں بلاشبہ نیکی اور معصومیت کا لبادہ اوڑھتی ہیں لیکن خود نیکی کو دکھاوے میں بھی نیک ہی رہنا چاہیئے۔

میکڈف: آپ نے میری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

مالکوم: غالباً یہی وجہ ہے کہ مجھے تم پر شک ہوا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر تم کیوں اپنے بیوی بچوں کو وہاں تنِ تنہا چھوڑ کر اور اُن سے اجازت لئے بغیر اتنی افراتفری میں یہاں آئے، جبکہ وہ تمہارے ساتھ محبت کے اعلیٰ ترین رشتے میں منسلک ہیں اور تمہارے ہر فعل کے لئے قیمتی اور بہترین محرک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ازراہِ نوازش میرے شبہات کو اپنی بے عزتی خیال نہ کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے ذاتی تحفظ کی خاطر ہر شخص کو شک کی نگاہ سے دیکھنے کا عادی

ہو گیا ہوں۔ میں تمہارے متعلق خواہ کچھ بھی خیال کروں، تمہاری اصلیت جیسی ہے ویسی ہی رہے گی۔

میکڈف: آہ میرے بدنصیب وطن! اے جبر و استبداد اب تیری بنیادیں مستحکم ہو جانی چاہئیں کیونکہ نیکی اور شرافت میں تیرا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں۔ او جابر! تو جو چاہے کرتا رہ، اب تو تیرا حق ہو گیا ہے۔ اچھا میرے حضور الوداع۔ چلتے ہوئے یہ ضرور کہوں گا کہ میں باغی نہیں ہوں۔ میں تو سکاٹ لینڈ کی تمام جاگیروں اور مشرقی ممالک کی تمام دولتوں کے بدلے بھی اپنے وطن سے بغاوت نہیں کر سکتا۔

مالکوم: خفا کیوں ہوتے ہو۔ میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ خدانخواستہ مجھے تم پر واقعی شبہ ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ہمارا ملک محکومی اور غلامی کی زنجیروں میں بری طرح جکڑا ہوا ہے۔ لاچار و مجبور عوام طرح طرح کے مصائب میں گھرے ہوئے ہیں۔ کوئی اُن کے آنسو پونچھنے والا نہیں۔ ہر نئی صبح اُن کے زخموں میں ایک نئے زخم، اُن کے داغوں میں ایک نئے داغ کا اضافہ ہو جاتا ہے مجھے اِس کا بھی یقین ہے کہ میرے بہت سے ہم وطن میرے جائز حق کی وجہ سے میری حمایت میں کھڑے ہو جائیں گے شہنشاہِ انگلستان نے الگ اپنے ہزاروں جنگجو سپاہیوں کی مدد دینے کی پیشکش کی ہے۔ لیکن اِن تمام سہولتوں کے باوجود جب میرے قدم اُس جابر کے سر

کو روندیں گے یا میری تلوار کی نوک اُسے ہوا میں اُچھالے گی، میرا بدنصیب ملک ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہو جائے گا کہ زمانۂ ماضی میں کبھی نہیں ہُوا تھا۔ میکبتھ کے بعد آنے والے حکمران کے عہد میں اس ملک کو بے شمار طریقوں سے مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

میکڈف: وہ ہوگا کون؟

مالکوم: میں اپنی ہی بات کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ میری ذات میں بدی کی تمام خصوصیات کی جڑیں اتنی وسعت تک گئی ہوئی ہیں کہ جب یہ پودا پھل پھول لائے گا تو وہ رُوسیاہ میکبتھ بھی برف کی مانند صاف و شفاف اور بے داغ نظر آئے گا، اور جب میرا بدقسمت ملک میری بے پناہ خباثت کا مقابلہ اُس کی ذات سے کرے گا تو اُسے ایک معصوم، بھولا بھالا اور بے ضرر بھیڑ کا بچہ متصور کرے گا۔

میکڈف: آپ کیا بات کرتے ہیں۔ جہنم کے تمام شیطانوں میں سے ایک بھی میکبتھ کی رذالت اور شیطنت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مالکوم: بلاشبہ یہ درست ہے کہ وہ خون کا پیاسا، ہڈیوں کا بھوکا، عیش و عشرت کا دلدادہ، طمع پرست، مکّار، دھوکہ باز، تیز مزاج اور بدباطن ہے، اور دنیا کا ہر وہ گناہ جس کا کوئی نام ہے، اُس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا ہے۔ لیکن میری ہوس پرستی اور عیاشی کے مقابلے میں یہ کچھ بھی نہیں ہے مجھ ایسے

۱؎ یعنی میری بدی ظاہر ہو گی

خراب آدمی کے بجائے بہتر یہی ہے کہ میکبتھ تاج و تخت سنبھالے رکھے۔

میکڈف: بے اعتدالی اور حد سے بڑھی ہوئی بے راہ روی فی الحقیقت جبر و استبداد سے زیادہ مہلک ہے۔ اس کی وجہ سے بڑے بڑے شہنشاہوں کو زوال نصیب ہوا اور خوشحال، کھاتی پیتی سلطنتیں دیکھتے دیکھتے فلاکت و تباہی کے گڑھے میں جا گریں۔ لیکن آپ کو اپنے جائز حق کو حاصل کرنے میں جھجک نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ خفیہ خفیہ تعیش کے مزے بھی لے سکتے ہیں اور ظاہرا پرہیز گاری کا نقاب اوڑھ کر عوام کے سامنے نیک بھی رہ سکتے ہیں۔

مالکوم: ہوس پرستی کے علاوہ میری ذات کے خمیر میں ایسا ناقابل تسکین لالچ گندھا ہوا ہے کہ اگر میں بادشاہ ہو گیا تو میں امرا و رؤسا کی تمام زمین اپنے قبضے میں کرنے کے لئے انہیں جان سے مروا دوں گا۔ ایک کے جواہرات کی خواہش کروں گا تو دوسرے کی حویلی میری تمناؤں کو بھڑکائے گی۔ اور یہ زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش میرے دل کو ایک ایسا چسکا لگا دے گی کہ جتنا زیادہ سے زیادہ حاصل کروں گا وہ اُتنا ہی کم سے کم معلوم دے گا۔ حتی کہ اور زیادہ حاصل کرنے کے لئے میں اپنی شریف، پُرامن اور باوفا رعایا کو پریشان کرنے کے لئے لڑائیوں اور جھگڑوں کے نئے نئے طریقے ایجاد کروں گا ـــــــ اور یہ سب تباہ کن ایجادیں محض دولت کی خاطر

ہوں گی۔

میکڈف: لالچ واقعی بڑی بلا ہے۔ اس کا ڈنک ہوس سے زیادہ زہریلا اور خطرناک ہوتا ہے۔ ہوس کی عمر تو موسم بہار کی مانند بہت مختصر ہوتی ہے لیکن لالچ تو جیسے قیامت کی بڑھیا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے شہنشاہ اس لالچ کی تلوار سے قتل ہوئے ہیں۔ لیکن آپ اس سے بھی خوف نہ کھائیں کیونکہ اللہ کے فضل سے سکاٹ لینڈ کے پاس ایسے ایسے ذخیرے اور خزانے موجود ہیں کہ آپ کا لالچ صرف آپ کی اپنی دولت سے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ بہر حال یہ ایسی برائیاں ہیں کہ برداشت کی جا سکتی ہیں بشرطیکہ ان کے مقابلے میں دوسری اعلےٰ صفات ذات کے خمیر میں موجود ہوں۔

مالکوم: لیکن میری ذات اعلیٰ صفات سے بالکل خالی ہے، بالخصوص وہ صفات تو مجھ میں بالکل نہیں ہیں جو بادشاہوں کے لئے ضروری ہیں، مثلاً انصاف، صداقت، نیکی، پرہیزگاری، مستقل مزاجی، فیاضی، ثابت قدمی، رحم دلی، نیازمندی، خلوص و محبت، بُردباری، ہمت و استقلال، تحمل مزاجی اور قوتِ برداشت، ان میں سے ایک بھی شمہ برابر بھی مجھ میں موجود نہیں ہے۔ اس کے برعکس مجھ میں گناہ و معصیت کی ہر قسم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جسے میں کئی طریقوں سے برتتا ہوں۔ سچ کہتا ہوں، اگر مجھے اقتدار مل جاتا تو میں ہم آہنگی کے میٹھے دودھ کو دوزخ کی آگ میں ڈال دیتا، دنیا کے امن و سکون کو غارت

کہہ دیتا اور روئے زمین سے نظم و ضبط کا خاتمہ کر دیتا۔

میکڈف: ہائے میرے سکاٹ لینڈ، میرے پیارے وطن!

مالکوم: بولو، کیا ایسا آدمی کسی ملک پر حکمرانی کرنے کے قابل ہو سکتا ہے؟ میں نے اپنا کردار تمہیں صاف صاف بتا دیا ہے۔

میکڈف: حکمرانی کرنے کے قابل، میں کہتا ہوں ایسے آدمی کو جینے کا حق بھی نہیں ہے۔ اے میری بدنصیب قوم! جبر و استبداد نے تیری خوشحالی اور بے فکری چھین لی ہے اور کشت و خون کے ذریعے اپنا اقتدار جما لیا ہے۔ تیرے وہی خوشحالی و فراوانی کے پرانے دن اب کیا خاک لوٹیں گے، جبکہ تیرے تاج کا صحیح اور جائز حقدار خود اپنی ذات کی تحقیر کرنے پر تلا ہوا ہے اور اپنے شاہی خون کی بے حرمتی کر رہا ہے (مالکوم سے) آپ کے والد محترم، حضور شہنشاہ مرحوم خدا بخشے بڑے نیک اور خدا رسیدہ تھے۔ اور وہ ملکہ پاکدامن جنہوں نے آپ کو جنم دیا، اتنی پرہیزگار تھیں کہ ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتی تھیں دنیا کی خوشیوں کو انہوں نے اپنے اوپر اس طرح حرام کر لیا تھا کہ اپنی زندگی کا ہر دن مر مر کر کاٹتا۔ اچھا خدا حافظ! میں چلتا ہوں۔ وہ برائیاں جو آپ اپنی ذات میں بتلاتے ہیں، مجھے اتنی بری لگتی ہیں کہ انہی سے بیزار ہو کر میں نے سکاٹ لینڈ چھوڑا ہے۔ آہ، اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

مالکوم: میکڈف، تمہارا یہ جذبہ جس کا شگوفہ دل کے خلوص سے پھوٹا ہے، واقعی نیک

اور قابلِ قدر ہے۔ اُس نے میرے دل سے تمہارے متعلق تمام شبہات کو دھو دیا ہے، میرے خیالات کو پاک کر دیا ہے اور اب مجھے تمہاری صداقت اور شرافت کا یقین قسم کھانے کی حد تک ہو گیا ہے۔ وہ شیطان میکبتھ اس قسم کے سینکڑوں ہتھکنڈوں سے مجھے اپنے دامِ اقتدار میں پھانسنے کی تدبیر کر چکا ہے یہی وجہ ہے کہ میری عقل احتیاط سے کام لیتی ہے اور جلد بازی سے پرہیز کرتی ہے۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ تمہارے میرے تعلقات محبت اور خلوص پر مبنی ہیں۔ ثبوت کے طور پر میں آج ہی اپنی زندگی کی باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ ابھی ابھی جو اعتراضات، جو بُرائیاں، جو عیوب جو دھبے میں نے اپنی ذات کے لباس پہ لگائے تھے، میں انہیں صاف کرتا ہوں، اُن کی تردید کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ میری فطرت کے لئے بالکل اجنبی ہیں۔ میں نے آج تک کبھی ثمرِ عشق نہیں چکھا۔ آج تک کبھی زبان سے جھوٹ نہیں بولا۔ آج تک وہ کچھ حاصل کرنے کی بھی خواہش نہیں کی جسکا میں جائز طور پر حقدار ہوں۔ میں نے آج تک کبھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی۔ میں کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتا، کسی کو دھوکا نہیں دیتا، نہ کبھی دُوں گا خواہ وہ شیطان ہی کیوں نہ ہو۔ مجھے صداقت سے اتنی ہی محبت ہے جتنی خود اپنی زندگی سے۔ سب سے پہلا جھوٹ جو میں نے بولا تھا وہ بھی اپنی ذات کے خلاف تھا۔ میں جو کچھ بھی ہوں، جیسا بھی ہوں، اپنے محبوب

وطن کے لئے ہوں ۔ میرا وطن بھی وہی ہے جو تمہارا وطن ہے، وہی بدنصیب ملک جہاں سے تم آج ہی آئے ہو۔ بوڑھا سیوارڈ کیل کانٹے سے لیس دس ہزار جنگجو سپاہیوں کو ساتھ لے کر عنقریب روانہ ہونے والا ہے۔ اب ہم اکٹھے چلیں گے۔ خدا کرے ہمارا نصب العین جتنا صحیح اور جائز ہے، تقدیر بھی اتنا ہی ہمارا ساتھ دے۔ تم خاموش کیوں ہو گئے؟

میکڈف: بندہ پرور، بات یہ ہے کہ خوشی اور غم میں اتنی جلدی ہم آہنگی پیدا کرنا بہت مشکل ہے۔ حیران ہوں کہ آپ ابھی کیا تھے اور ابھی کیا ہیں۔

(ڈاکٹر آتا ہے)

مالکوم: اس مسئلے پر ابھی بات کرتے ہیں (ڈاکٹر سے) کیا بادشاہ سلامت آج باہر نکلیں گے؟

ڈاکٹر: ہاں حضور۔ بیمار اور زخمی روحوں کا ایک ہجوم لگا ہوا ہے جو بادشاہ سلامت کے علاج کے لئے بے چین و مضطرب ہے۔ عجیب و غریب بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا دماغ چکرا گیا ہے۔ سچ پوچھئے تو ہمارا علم طب عاجز آ گیا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے بادشاہ سلامت کو ایسا دست شفا عطا کیا ہے کہ جونہی وہ مریض پر اپنا ہاتھ رکھتے ہیں، وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔

مالکوم: شکریہ ڈاکٹر صاحب

میکڈف: کس بیماری کا ذکر ہو رہا تھا؟

مالکوم: اسے لوگ بادشاہ کی بیماری کہنے لگے ہیں۔ یہاں کے نیک دل بادشاہ کو قدرت نے ایک معجزانہ طاقت دی ہوئی ہے، اور جب سے میں یہاں انگلستان آیا ہوں، عموماً اس کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ انہیں اپنی پُر اثر دعاؤں کے ذریعہ آسمانی طاقتوں کو جنبش دلانا آتا ہے۔ طرح طرح کے لوگ جو اس عجیب و غریب مرض کے شکار ہوتے ہیں، کسی کے ناسور ہوتا ہے، کسی کے وَرَم اور کسی کے پھنسی پھوڑا، جن کا مرض ڈاکٹروں کے نزدیک ناقابلِ علاج ہوتا ہے اور جن کی صورت دیکھنے سے آدمی کا دل موم جائے، بادشاہ کے دستِ مبارک کے ایک لمس سے شفا پاتے ہیں۔ وہ مریض کے گلے میں ایک سنہری سکّہ لٹکا دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ مقدس دعائیں پڑھتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ بخشش وہ اپنے جانشین کو دے جائیں گے۔ اس عجیب و غریب صفت کے علاوہ انہیں آئندہ آنے والے حالات کے متعلق پیشین گوئی کرنے کا آسمانی عطیہ بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور بہت سی آسمانی نعمتوں کے مالک ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود خدا اُن پر اور اُن کی سلطنت پر مہربان ہے۔

میکڈف: دیکھئے، یہ کون آتا ہے؟

مالکوم: میرا ہم وطن ہے شکل سے آشنا ہوں مگر نام سے ناواقف۔

(راس آتا ہے)

میکڈف : آؤ میرے بھائی، خوش آمدید۔ کیا حال ہے؟

مالکوم : اب میں انہیں پہچان گیا۔ خدا کرے یہ حالات جلد ختم ہو جائیں جو ہمیں ایک دوسرے کے لئے اجنبی بنا رہے ہیں۔

راس : آمین ثم آمین

میکڈف : سکاٹ لینڈ کی چال وہی بے ڈھنگی ہے کیا؟

راس : آہ وطنِ عزیز! وہاں کی کیا پوچھتے ہو۔ حالت اتنی ابتر ہو گئی ہے کہ انسان اپنے متعلق سوچتے ہوئے بھی ڈرتا ہے۔ اُسے ہمارا وطن نہ کہو، وہ تو اب ہمارا قبرستان بن چکا ہے۔ وہاں کوئی بھی خوش نہیں ہے۔ سوائے اُس کے جو بالکل جاہل ہے۔ کسی شخص کے چہرے پر مسکراہٹ کی جھلکیاں نظر نہیں آتیں۔ ہوا کی ایک ایک موج سے آہوں اور فریادوں، ایک ایک لہر سے نالوں اور شکووں کی آوازیں آتی ہیں، لیکن کوئی کان ایسا نہیں جو اِن دُکھ بھری آوازوں کو ہمدردی سے سُنے، کوئی دل ایسا نہیں جو آہ کا جواب آہ سے دے، کوئی ہاتھ ایسا نہیں جو اُن کے غم کا درماں بنے۔ رنج و الم تو وہاں ایک معمولی سی بات بن کر رہ گئے ہیں۔ ماتمی گھنٹیاں اس فراوانی سے بجتی رہتی ہیں کہ کوئی بھی یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ کون مر گیا ہے۔ اچھے آدمی وہاں اتنی جلدی مر جاتے ہیں کہ اتنی جلدی اُن کی ٹوپیوں میں لگا ہوا پھول بھی نہیں

مرجھانا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ مرتے ہیں لیکن مرنے سے پہلے بیمار نہیں ہوتے۔

میکڈف: اُف، تمہارا یہ بیان کتنا حقیقی مگر کتنا تلخ ہے۔

مالکوم: تازہ ترین خبر کیا ہے؟

راس: تازہ ترین خبر کیا بتاؤں۔ اگر کوئی ایک گھنٹہ پہلے کے حالات بتائے تو لوگ کہنے والے کو جھڑک دیں گے اور کہیں گے، کوئی تازہ خبر سناؤ، یہ تو باسی ہو چکی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہاں ہر نئے منٹ میں ایک نئی داستانِ غم جنم لے رہی ہے۔

میکڈف: میری بیوی کا کیا حال ہے؟

راس: اچھا ہے

میکڈف: میرے بچے کا حال کیا ہے؟

راس: اچھا ہے۔

میکڈف: اُس ظالم نے انہیں ستایا تو نہیں؟

راس: نہیں جب میں وہاں سے چلا ہوں تو وہ بالکل ٹھیک تھے۔

میکڈف: کیوں کنجوسی کرتے ہو۔ ذرا کھل کر بتاؤ۔ ہاں کیا حال ہے؟

راس: جب میں اپنے دل پہ دکھ کا بوجھ لئے وہاں سے چلا ہوں تو یہ افواہ گرم تھی کہ بہت سے اچھے لوگوں نے اُس ظالم کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا

ہے۔ اس کی تصدیق یوں ہوئی کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اُس کی فوج کو مارچ کرتے دیکھا ہے۔ وطن عزیز کی مدد کا اس سے سنہری موقع کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ اگر آپ سکاٹ لینڈ چلیں تو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی ایک خالی نظر سپاہی پیدا کرے گی، حتیٰ کہ ہماری عورتیں بھی آپ کے ایک ادنیٰ سے اشارے پر اپنے ملک کو مصیبتوں سے چھٹکارا دلانے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیں گی۔

مالکوم: فکر نہ کرو۔ ہم خود اُس ظالم کا مقابلہ کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارے مہربان شاہِ انگلستان نے ہمیں بہادر سیوارڈ اور دس ہزار جنگجو سپاہی دیے ہیں۔ پورے عالمِ عیسائیت میں سیوارڈ سے زیادہ تجربہ کار اور دلیر سپہ سالار ایک بھی نہیں ہے۔

راس: کاش میں بھی آپ کو کوئی ایسی ہی خوش خبری سنا سکتا۔ لیکن افسوس کہ میرے پاس تمہارے لئے ایک ایسی جانکاہ خبر ہے کہ اُسے کسی تنہا جگہ پر ہی سناؤں گا تاکہ کوئی سُن نہ لے۔

میکڈف: اُس خبر کا تعلق کس سے ہے؟ عوام کے مصائب سے یا کسی خاص شخص کے دُکھ سے؟

راس: اِس کا تعلق ہر اُس دل سے ہے جس میں ذرا بھی انسانی ہمدردی ہے۔ اگرچہ اس کا زیادہ تر تعلق صرف تمہاری ذات سے ہے۔

میکڈف: اگر اس کا تعلق میری ذات سے ہے تو مجھ سے چھپاتے کیوں ہو۔ جلدی سے
کہہ ڈالو۔

راس: ڈرتا ہوں، کہیں تمہارے کان ساری عمر میری زبان پر لعنت ملامت نہ کریں
کیونکہ میری زبان ایک ایسی منحوس خبر بتانے والی ہے کہ تمہارے کانوں نے
کبھی نہ سُنی ہوگی۔

میکڈف: ہوں، میں سب کچھ سمجھ گیا۔

راس: تمہارے محل پر ناگہانی حملہ ہوا۔ تمہارے بیوی بچوں کو بڑی بے دردی
سے قتل کر دیا گیا۔ اگر میں اُن معصوم اور بے گناہ روحوں کے وحشیانہ قتل کی
پوری تفصیل بتاؤں تو ڈرتا ہوں، کہیں تم حوصلہ نہ ہار جاؤ۔

مالکوم: واہ اے فلکِ پیر، کیا تیرا بگڑتا جو وہ نہ مرتے کوئی دن اور۔ ارے
بھائی، مرد بنو، ہمت نہ ہارو۔ اپنے چہرے کو ٹوپی سے کیوں چھپاتے ہو، آنسو
بھی کہیں چھپا کرتے ہیں۔ اپنا دُکھ لفظوں اور آنسوؤں کے راستے بہا دو،
وہ غم جو بولتا نہیں، چپ چاپ اندر ہی اندر دل کو کھاتا رہتا ہے،
ایک دن سینے کی ہڈیاں تک توڑ دیتا ہے۔

میکڈف: کیا میرے بچے بھی مر گئے؟

راس: بیوی، بچے، ملازم اور تمہارے گھر کا ہر فرد

میکڈف: اور میں بدنصیب جیتا رہا۔ کیا میری بیوی بھی مر گئی؟

راس : کیسے بتاؤں۔ میں کہہ چکا ہوں

مالکوم : صبر کرو صبر۔ اس عذاب ناک دکھ کا علاج فقط ایک ہی ہے۔ انتقام

میکڈف : انتقام کیسے لوں ؟ اُس کے تو بچے ہی نہیں ہیں۔ کیا میرے سارے بچے مر گئے ؟ سب کے سب ؟ او دوزخی ! کیا تو میرے سارے بچوں کو کھا گیا ؟ سب کے سب ؟ او ملعون ! اُن کی بے گناہ امّی کو بھی تو نے مار سُلایا۔

مالکوم : مرد بنو مرد۔ ہمت کرو ہمت

میکڈف : ہمت تو میں ضرور کروں گا لیکن مجھے اس حادثۂ پُر الم کو مردوں کی طرح محسوس بھی تو کرنا چاہیئے۔ میں اپنے دماغ سے یہ بات نہیں نکال سکتا کہ دنیا میں چند ایسی چیزیں تھیں جو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ اُن کی یاد، اُن کی باتیں میرے دل سے مٹ نہیں سکتیں۔ فرشِ زمین پر یہ ظلم ہوتا رہا اور بے رحم آسمان چپ چاپ اسے تکتا رہا۔ کیا خدا بھی اُن کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا۔ پاپی میکڈف، یہ سب کچھ تیرا کیا دھرا ہے۔ وہ تیری وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ وہ اپنی کسی خطا کے باعث نہیں مرے بلکہ مجھ کمینے انسان کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں، جو انہیں اکیلا، بے سہارا چھوڑ کر یہاں بھاگ آیا۔ خدا انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مالکوم : اس دکھ کو اپنی تلوار کی زبان بنا دو۔ غم کو غصّے کی چنگاریوں میں اور

غصے کی چنگاریوں کو انتقام کے شعلے بنا دو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ شدید غم تمہارے قومی جوش و خروش کو ٹھنڈا کر دے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ یہ غم تمہارے دل کی آگ بن جائے۔

میکڈف: میں عورتوں کی طرح آنسو بہا سکتا تھا اور بین کر سکتا تھا۔ لیکن اے خدائے ذوالجلال! وقت کے فاصلے کو مختصر کر دے اور مجھے سکاٹ لینڈ کے اس شیطان کے روبرو کھڑا کر دے۔ بس اتنی دور کہ میری تلوار اس کی گردن تک پہنچ سکے۔ اگر اس وقت وہ میری تلوار سے بچ کر نکل جائے تو اس کے سارے گناہوں کو بخش دے۔

مالکوم: ہاں اب تم مردوں کی طرح بول رہے ہو۔ آؤ بادشاہ سلامت کے پاس چلتے ہیں۔ ہماری فوج بالکل تیار ہے۔ فقط بادشاہ سے رخصت کی اجازت لینی ہے۔ میکبتھ ایک پکے ہوئے پھل کی طرح گرنے کے لیے تیار ہے اور ادھر اوپر والی آسمانی طاقتوں نے بھی اسے گرانے کے لئے پوری پوری تیاری کر لی ہے۔ اب تم حوصلہ رکھو۔ رات خواہ کتنی بھی لمبی ہو، سویرا ضرور ہوتا ہے۔

پانچواں ایکٹ

پہلا منظر

ڈنسینن ـــــ محل کا چھوٹا کمرہ

(ایک ڈاکٹر اور ایک ملازمہ آتی ہے)

ڈاکٹر: میں نے مسلسل دو راتیں تمہارے ساتھ مل کر ملکہ کی حالت دیکھی ہے۔ لیکن تمہاری ایک بات بھی سچی نہیں نکلی۔ تم نے انہیں نیند میں چلتے ہوئے آخری مرتبہ کب دیکھا تھا؟

ملازمہ: جب سے بادشاہ سلامت میدانِ جنگ میں گئے ہیں میں روزانہ دیکھتی ہوں کہ وہ سوتے سوتے اپنے بستر سے اٹھتی ہیں، جلدی جلدی

اپنا نائٹ گاؤن پہنتی ہیں، الماری کا قفل کھولتی ہیں۔ ایک کاغذ نکالتی ہیں، اُس پر کچھ لکھتی ہیں، پھر پڑھتی ہیں، تہ کرتی ہیں اور مہر لگا دیتی ہیں۔ اس کے بعد دوبارہ اپنے بستر پر آکر لیٹ جاتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ یہ سارے کام کرتے وقت وہ گہری نیند میں ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر: معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے جسمانی نظام میں کوئی خرابی ہے جس کے باعث وہ سوئی بھی رہتی ہیں اور سوتے جاگتوں کی طرح کام بھی کرتی ہیں۔ جس وقت اُنہیں خواب خرامی کا دورہ پڑتا ہے تو کیا چلنے پھرنے اور دوسری جسمانی حرکات کے علاوہ تم نے کبھی اُنہیں زبان سے بھی کچھ بولتے سُنا ہے؟

ملازمہ: جی ہاں جناب، لیکن میں آپ کو یہ باتیں بتاؤں گی نہیں۔

ڈاکٹر: نہیں ضرور بتاؤ۔ مجھ سے کوئی بات چھپا کر رکھو گی تو علاج مشکل ہو جائے گا۔

ملازمہ: نہیں جناب۔ یہ باتیں آپ کو بتاؤں گی نہ کسی اور کو۔ کیونکہ کوئی بھی میری بات پر اعتبار نہ کرے گا۔ لیجئے وہ خود چلی آرہی ہیں۔

(لیڈی میکبتھ آتی ہے۔ ہاتھ میں ایک موم بتی ہے)

ملازمہ: یہ دیکھیے، اِن کے نیند میں چلنے کا عام انداز بالکل یہی ہے۔ ایمان سے کہتی ہوں یہ اِس وقت گہری نیند میں ہیں۔ کسی جگہ چھپ کر غور سے دیکھیے۔

ڈاکٹر: انہوں نے یہ موم بتی کہاں سے کیسے حاصل کی؟

ملازمہ: موم بتی ہمیشہ اُن کے سرہانے رکھی رہتی ہے۔ یہ اُن کا حکم ہے۔

ڈاکٹر: دیکھتی ہو، اُن کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔

ملازمہ: ہاں دیکھ رہی ہوں، لیکن اس وقت ان میں روشنی نہیں ہے

ڈاکٹر: یہ کیا کر رہی ہیں؟ دیکھو کس طرح اپنے ہاتھ مَل رہی ہیں۔

ملازمہ: یہ تو ان کی عام عادت ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ واقعی ہاتھ دھو رہی ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ پندرہ منٹ تک اس طرح کرتی رہتی ہیں۔

لیڈی میکبتھ: اُفوہ، ابھی یہاں ایک دھبہ اور باقی ہے۔

ڈاکٹر: سنو سنو، وہ کیا کہہ رہی ہیں۔ میں اُن کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ رقم کر لوں گا تاکہ بعد میں یادداشت دھوکہ نہ دے۔

لیڈی میکبتھ: ارے کم بخت دھبے! اب دُھل بھی جا۔ صاف ہو جا۔ میں کہتی ہوں فوراً رفع دفع ہو جا۔ اُفوہ گھنٹہ بج رہا ہے۔ ایک . . . دو

اب وقت آن پہنچا۔ اُف دوزخ کا سا اندھیرا ہے ——————

شرم کرو، میرے پیارے کچھ شرم کرو۔ سپاہی ہوتے ہوئے ڈر رہے ہو۔ ہمیں آخر ڈرنے کی کیا ضرورت ہے کہ کوئی جان نہ لے دیکھ نہ لے، جبکہ کسی میں اتنی جرأت نہیں کہ دیکھنے اور جاننے پر بھی ہمارا نام لے سکے؟

اور پھر اس بات پر کون یقین کرے گا کہ بڈھے آدمی میں اتنا زیادہ خون تھا۔

ڈاکٹر: سُن رہی ہو ان کی باتیں۔

لیڈی میکبتھ: امیرِ فائف بھی بڑا فخر کیا کرتا تھا، ہماری بھی ایک بیوی ہے۔ اب کہاں ہے وہ بیوی؟ —— یہ کم بخت میرے ہاتھ کیا کبھی صاف نہ ہوں گے؟ —— بس کرو میرے پیارے بس کرو۔ تم نے اپنی گھبراہٹ سے سب کچھ کھو دیا ہے۔

ڈاکٹر: جاؤ، تم اب جاؤ۔ تم نے کچھ ایسی باتیں سُن لی ہیں جو تمہیں نہیں سننی چاہیئے تھیں۔

ملازمہ: اور اُنہوں نے ایسی باتیں کہہ ڈالی ہیں جو اُنہیں نہیں کہنی چاہیئے تھیں۔ خدا جانے اُن کے سینے میں کیسے کیسے راز دفن ہیں۔

لیڈی میکبتھ: ابھی تک میرے ہاتھ سے خون کی بساند آرہی ہے۔ عرب کے تمام عطریات بھی میرے اس ذرا سے ہاتھ میں خوشبو پیدا نہیں کرسکتے —— ہائے ہائے۔

ڈاکٹر: انہوں نے کیسی لمبی آہ بھری ہے۔ دُکھے دل سے ایسی ہی صدا اُٹھتی ہے۔

ملازمہ: میں تو اپنے سینے میں کبھی بھی ایسا دل نہ چاہوں، خواہ اس کے بدلے

میں ملکاؤں کا سا وقار ملے۔

ڈاکٹر: اچھا اچھا۔

ملازمہ: خدایا، اُنہیں جلد اچھا کر دے۔

ڈاکٹر: ایسی بیماری میرے دائرہ تشخیص سے باہر ہے۔ میں نے آج تک کبھی ایسا کیس دیکھا نہ سنا۔ یوں ایسے لوگ ہوتے ضرور ہیں جو نیند میں چلنے کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں، اس کے باوجود وہ مرتے ہیں تو اپنے بستروں میں اطمینان و سکون سے۔

لیڈی میکبتھ: اپنے ہاتھ صاف کر لو۔ جلدی سے اپنا نائٹ گاؤن پہن لو۔ ڈرو مت، چہرے پر خوف کی زردی کیوں ہے، اسے خوشی کی سرخی میں بدل دو۔ —— میں ایک بار پھر کہتی ہوں، بنکو مر چکا ہے، دفن ہو چکا ہے، وہ اپنی قبر سے باہر نہیں آ سکتا۔

ڈاکٹر: اچھا، نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔

لیڈی میکبتھ: جلدی کرو جلدی، بستر پہ جا کر سو جاؤ۔ باہر کوئی صدر دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ آؤ، آؤ، جلدی کرو۔ لاؤ مجھے اپنا ہاتھ دو۔ جو ہو چکا سو ہو چکا۔ آؤ جلدی کرو۔ فوراً اپنے بستر پہ جا کر سو جاؤ (جاتی ہے)

ڈاکٹر: کیا اب وہ اپنے بستر پہ چلی جائیں گی؟

ملازمہ: جی ہاں ابھی۔

ڈاکٹر: رگوں میں بُری بُری افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ غیر قدرتی کاموں کے نتیجے میں غیر قدرتی بیماریاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ مجرمانہ ذہنیت کے دماغ سوتے میں اپنے دل کا راز گونگے بہرے تکیوں کو بتا دیتے ہیں۔ ملکہ کی بیماری کا علاج کرنے کے لئے ڈاکٹر کی نہیں پادری کی ضرورت ہے۔ خدا ہمیں معاف کرے! اچھا ان کا دھیان رکھو۔ اِن کے آس پاس سے ایسی تمام چیزیں ہٹا لو جن سے یہ اپنے آپ کو گزند پہنچا سکیں۔ چوبیس گھنٹے اِن کا خاص خیال رکھو اور اِن کی طرف دیکھتی رہو کہیں یہ کچھ کر نہ لیں۔ اچھا شب بخیر۔ اب میں چلتا ہوں۔ ملکہ کی حالت دیکھ کر میرا دماغ چکرا گیا ہے اور میری آنکھیں سچ مچ پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں۔ میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں لیکن زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ملازمہ: اچھا ڈاکٹر صاحب، شب بخیر (جاتے ہیں)

○

دوسرا منظر

ڈنسینن کے نزدیک ایک گاؤں

(نقارے کی آوازوں اور لہراتے ہوئے جھنڈوں کے

ساتھ میٹیتھ، کیتھنس، اینگس، لینوکس اور چند سپاہی آتے ہیں۔

مینٹیتھ: انگریزی فوج مالکوم، اس کے چچا سیوارڈ اور امیر میکڈف کی سرکردگی میں بالکل قریب آن پہنچی ہے۔ انتقام کی آگ اُن کے سینوں میں جل رہی ہے۔ اُن کا نصب العین اتنا بلند اور اعلیٰ ہے کہ ایک مُردہ آدمی بھی اُٹھ کر تلوار اور ڈھال سنبھال لے گا اور میدانِ جنگ میں آ کر دشمنوں کا خون بہانے سے دریغ نہ کرے گا۔

اینگس: غالباً ہم اُن سے برنم کے جنگل کے پاس ملیں گے۔ کیونکہ وہ اُسی راستے سے آ رہے ہیں۔

کیتھنس: عین ممکن ہے، ڈونلبین بھی اپنے بھائی کے ساتھ آ رہا ہو۔

لینوکس: نہیں جناب، وہ ساتھ نہیں ہے۔ میرے پاس تمام شرفاء اور سرداروں کی پوری فہرست ہے۔ اُن کے ساتھ نوجوان سیوارڈ اور اُس کی عمر کے دوسرے ایسے نوجوان بھی شریک ہیں جن کے ابھی ڈاڑھی مونچھ تک نہیں آئی ہے، لیکن وہ اپنی مردانگی کا پہلا ثبوت میدانِ جنگ میں دینے نکلے ہیں۔

مینٹیتھ: اور وہ ظالم کیا کر رہا ہے؟

کیتھنس: وہ ڈنسنین کے عالی شان محل کی زبردست مورچہ بندی کر رہا ہے۔

یہ بھی سنا ہے کہ اُس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اور بعض لوگ جو اُس سے زیادہ نفرت نہیں کرتے، یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ بڑا جنگجو اور ہمت و استقلال کا مجسمہ ہے۔ مر جائے گا مگر پیٹھ نہیں دکھائے گا۔ لیکن ایک امر یقینی ہے کہ وہ امن و تنظیم کی پیٹی میں بکسوا تک نہیں لگا سکا۔ وہ باغیوں کے گروہ پر بھی قابو نہیں پا سکا۔

انیگز: اب اُسے احساس ہوا کہ ہاتھ سے خفیہ کیے گئے قتل[1] اُس کے ضمیر پر کیسے کیسے کچوکے دے رہے ہیں۔ اُس کی سازش اور دغابازی اُس کے دماغ میں ایک ایک لمحے میں کئی کئی بغاوتیں اور کشمکشیں پیدا کر رہی ہے۔ جو لوگ اُس کی اطاعت کر رہے ہیں، وہ محبت و خلوص کی بنا پر نہیں بلکہ اُس کے جابرانہ احکام سے مجبور ہو کر کر رہے ہیں۔ اب اُسے محسوس ہونے لگا ہے کہ بادشاہت کا لباس اُس پر اتنا ڈھیلا ہے جتنا ایک دیو قامت جن کا لباس کسی ٹھنگنے چور پر ہوتا ہے۔

مینٹیتھ: ایسی صورت میں کون ہے جو اُس کے پریشان حواس پر الزام عائد کرے گا جن پر وہ خوف اور دہشت چھائی ہوئی ہے —— اور جبکہ اُس کی اپنی روح اُس کے جسم میں رہنے کے باعث شرمسار ہے۔

---

[1] جو اُس نے ڈنکن کے ساتھ کی

کیتھنس: چلے چلو، بڑھے چلو، اور اپنی وفاداری اُس کے ہاتھ میں سونپ دو جو اس کا اصل حقدار ہے۔ آؤ اُن کے پاس چلیں جو قوم کی بیماری کا علاج کرتے آ رہے ہیں، اسے خوشحالی کا نسخہ دینے آ رہے ہیں۔ بڑھے چلو تاکہ اس نسخے میں ہمارے خون کا آخری قطرہ بھی شامل ہو جائے۔

لینوکس: بلکہ ہم اتنا خون دیں گے جتنا سچی حاکمیت کے پودے کی نشوونما اور سوکھی گھاس پھونس کو گرانے کے لئے درکار ہوگا۔ چلے چلو، برنم کے جنگل کی طرف بڑھے چلو

(مارچ کہتے ہوئے جاتے ہیں)

تیسرا منظر

ڈنسینن — محل کا ایک منظر

(میکبتھ، ڈاکٹر اور چند خدمت گزار آتے ہیں)

میکبتھ: مجھ سے منہ موڑنے والوں کی اور کوئی خبر بد مجھے نہ سناؤ۔ وہ جانا چاہتے ہیں تو ہزار بار جائیں۔ جب تک برنم کا جنگل اُٹھ کر یہاں ڈنسینن تک نہیں آئے گا، میں خوف سے خوف نہیں کھاؤں گا۔ وہ مالکوم، جمعہ جمعہ آٹھ

دن کی پیدائش، کل کا بچہ میرا کیا بگاڑ سکتا ہے ؟ کیا اُسے عورت نے جنم نہیں دیا ؟ مافوق الفطری روحیں جو انسانوں کے حالات کا غیبی علم رکھتی ہیں، اُنہوں نے میرے متعلق یہ پیشین گوئی کی تھی "میکبتھ، ڈرمت۔ کوئی مرد جو عورت کا جنا ہو، تجھے گزند نہیں پہنچا سکتا"۔ سو دھوکہ باز امیر ایک بار نہیں ہزار بار اُن عیش پرست انگریزوں سے جا ملیں، میں اُن سے ڈرنے والا نہیں۔ دماغ جو میرے سر پر ہے کبھی تسلیم کے لئے خم نہ ہو گا، دل جو میرے سینے میں ہے کبھی خوف سے نہیں لرزے گا۔

(ایک ملازم آتا ہے)

شیطان تیرا منہ کالا کرے۔ ارے بزدل یہ پیلا منہ لے کر میرے پاس کیوں آیا ہے ؟ یہ راج ہنسوں کی سی خوفزدہ نگاہیں کہاں سے لی ہیں ؟

ملازم : دس ہزار ہیں جناب

میکبتھ : بدھو، دس ہزار کیا ؟ راج ہنس ؟

ملازم : دس ہزار سپاہی جناب

میکبتھ : بزدل چھوکرے، جا دفع ہو جا، اپنے ہاتھوں سے اپنا منہ نوچ کر سُرخ کرے تاکہ تیرا خوف چھپ جائے بے وقوف، کن سپاہیوں کی بات کر رہا ہے تو ؟ تجھ پر خدا کی پھٹکار، تیرے گالوں کی سفیدی کو دیکھ کر دوسروں کا دل بھی مرجھا جائے گا۔ کن سپاہیوں کی بات کر رہا ہے تُو،

پھینک دو (ملازم سے) آؤ، یہ زرہ بکتر مجھے پہنا دو۔ میری چھڑی بھی دے دو۔ سیٹن! گھوڑ سوار ہر کارے باہر بھیج دو۔ ڈاکٹر! امراء اس نازک موقع پر میرا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ جلدی کرو بھئی جلدی۔ ڈاکٹر! اگر تم میرے ملک کی بیماری کی تشخیص کر سکو اور اپنے کسی نسخے کے ذریعہ اسے اس کی اصلی پرانی صحت[1] دلا سکو، تو میں تمہاری اتنی تعریف کروں گا کہ میری گونج آسمان سے ٹکرا کر صدائے بازگشت بن کر پورے ملک کے طول و عرض میں پھیل جائے گی ——— میں کہتا ہوں، زرہ بکتر اچھی طرح کس دو ——— ڈاکٹر! تمہارے پاس ایسی کوئی ریوند، سونف، سنّا یا کوئی اور جلاب آور دوا نہیں ہے جو میرے ملک کے پیٹ سے ان انگریزوں کو خارج کر دے۔ تم نے اُن کے متعلق کچھ سنا؟

ڈاکٹر: ہاں حضور سنا ہے۔ آپ کی فوجی تیاریوں سے سب کچھ ظاہر ہو رہا ہے۔

میکبتھ: (ملازم سے) یہ میرے ساتھ لے چلنا۔ میں موت اور تباہی سے نہیں ڈرتا، اور اس وقت تک نہیں ڈروں گا جب تک برنم کا جنگل اٹھ کر یہاں ڈنسین نہیں آئے گا۔

---

[1] یعنی خوشحالی و بہبودی

(ڈاکٹر کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

ڈاکٹر: (اپنے آپ سے) اگر میں ایک دفعہ ڈنسینن سے دفع ہو جاؤں تو میں یہاں ساری دنیا کے خزانوں کے بدلے بھی نہیں آؤں گا، کبھی نہیں آؤں گا (جاتا ہے)

چوتھا منظر

ڈنسینن کے نزدیک ایک گاؤں۔ پس منظر میں ایک جنگل

(نقارے کی آوازوں اور لہراتے ہوئے جھنڈوں کے ساتھ مالکوم، بوڑھا سیوارڈ، نوجوان سیوارڈ، میکڈف، مینٹیتھ، کیتھنس، اینگس، لینوکس، راس اور چند سپاہی مارچ کرتے ہوئے آتے ہیں)

مالکوم: برادرانِ عزیز! اب وہ دن بالکل قریب آن پہنچے ہیں جب ہمارے گھر ہر بلا سے محفوظ ہوں گے۔

مینٹیتھ: کیا اس میں بھی اب کوئی شک ہے؟

سیوارڈ: یہ سامنے کونسا جنگل ہے؟

مینٹیتھ: اسے برنم کا جنگل کہتے ہیں۔

مالکوم: ہر سپاہی ان درختوں سے ایک ایک ٹہنی کاٹ لے اور اپنے آگے کر لے اس طرح ہماری فوج کی اصل تعداد دشمن سے مخفی رہے گی اور اُس کے جاسوس رضاکار ہماری طاقت کا غلط اندازہ لگائیں گے۔

سپاہی: (کئی آوازیں) جیسا حکم ہو سرکار

سیوارڈ: اس کے سوا ہمیں اور کوئی خبر نہیں ملی ہے کہ وہ اکھڑ جابر ابھی ڈنسینن کے محل میں ہے اور آخر تک وہیں رہے گا۔ ہمیں خواہ مخواہ محاصرہ کرنے کی زحمت بھی گوارا کرنی پڑے گی۔

مالکوم: ڈنسینن کا قلعہ اُس کی آخری امید ہے۔ جب کبھی موقع ہاتھ آیا ہے۔ چھوٹے بڑے لوگوں نے اُس کے خلاف بغاوت کی ہے۔ اُس کی ملازمت میں جتنے لوگ ہیں، سب بادلِ نخواستہ اور جبراً کام کرتے ہیں۔

میکڈف: فیصلے کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اصل حقیقت کا انکشاف جنگ کا فیصلہ کرے گا۔ اس وقت تو ہمیں جنگ کی تیاریاں کرنی چاہئیں۔

سیوارڈ: اب وہ وقت آن پہنچا ہے۔ جب جنگ کا مناسب فیصلہ صاف صاف انکشاف کر دے گا کہ ہم نے کیا کھویا کیا پایا۔ محض قیاس آرائیاں غیر یقینی امیدوں کی علامت ہیں۔ کشمکش کا آخری فیصلہ تلوار ہی کر سکتی ہے۔ چلے ہماری فوج چلے۔ اس بات کا آخری فیصلہ کرنے کے لئے کوچ کرے۔

(کوچ کرتے ہوئے جاتے ہیں)

O

پانچواں منظر

ڈنسینن — محل کا اندرونی حصہ

(نقارے کی آوازوں اور لہراتے ہوئے جھنڈوں کے ساتھ میکبتھ، سیٹن اور چند سپاہی آتے ہیں)

میکبتھ: ہمارے جھنڈے محل کی بیرونی دیواروں پر لہرا دو۔ اس قسم کی اطلاعات ابھی تک آ رہی ہیں کہ دشمن کی فوج برابر بڑھ رہی ہے۔ ہمارا محل اتنا مضبوط اور محفوظ ہے کہ اُن کے طویل سے طویل محاصرے کو بھی خاطر میں نہ لائے گا۔ وہ اگر یہاں محل کے چاروں طرف پڑاؤ ڈالنا چاہتے ہیں تو ضرور ڈالیں، قحط اور بخار اُنہیں آپ ہضم کر جائے گا۔ اگر یہ ہمارے امرا ہم سے بے وفائی کر کے اُن کے ساتھ نہ مل جاتے تو ہم خود میدانِ جنگ میں اُن کا دوبدو مقابلہ کرتے اور بہت جلد اُنہیں اپنے وطن سے نکال باہر کرتے (عورتوں کے چیخنے چلانے کی آواز آتی ہے) یہ شور کیسا ہے؟

سیٹن: حضور، عورتوں کا واویلا ہے۔

میکبتھ: مجھے تو اب یہ بھی یاد نہیں رہا کہ خوف کا مزہ کیسا ہوتا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ رات کے وقت معمولی سی آواز سُن کر بھی میرے حواس شل ہو جاتے تھے کسی ڈراؤنی کہانی کو سُن کر میرے سر کا ایک ایک بال یوں کھڑا ہو جاتا تھا جیسے اس میں زندگی ہو۔ اُس وقت میں سر تا پا خوف ہی خوف تھا۔ لیکن اب میں کُشت وخون کے خیالات کا اتنا عادی ہو گیا ہوں کہ خوف کا دیوتا بھی مجھے نہیں ڈرا سکتا۔

(سیٹن دوبارہ آتا ہے)

یہ آواز کہاں سے آ رہی تھی؟ کیا سبب تھا؟

سیٹن: جہاں پناہ، ملکۂ عالم کا انتقال ہو گیا ہے۔

میکبتھ: کاش وہ کچھ دیر اور نہ مرتیں تو کتنا اچھا ہوتا۔ وہ وقت ایسی خبر سننے کے لئے بالکل موزوں ہوتا۔ کل، اور کل، اور کل یہ سلسلۂ روز و شب یونہی چلتا رہتا ہے، حتیٰ کہ ایک دن وقتِ آخر آن پہنچتا ہے اور ہمارے تمام گزرے ہوئے کل اِن بے وقوف لوگوں کو آہستہ آہستہ گھسیٹتے ہوئے لب گور تک لے جاتے ہیں۔ اے شمعِ حیات! اب بجھ جا۔ زندگی کیا ہے؟ ایک چلتا پھرتا سایہ ہے اور انسان بے چارا ایک ایسا کردار ہے۔ جو زندگانی کی سٹیج پر چلتا پھرتا ہے، گاتا بجاتا ہے، بڑے فخر سے بڑ ہانکتا

ہے اور تھرک تھرک کر اترا تا ہے، اور گھنٹے دو گھنٹے بعد یوں غائب ہوتا ہے کہ اُس کی آواز تک سنائی نہیں دیتی۔ انسانی زندگی ایک داستان ہے جو کسی پاگل نے کسی پاگل کو سنائی ہو، شور و غوغا اور ہنگاموں سے بھرپور لیکن حقیقت میں کھوکھلی اور بے معنی

(ایک ہرکارہ آتا ہے۔)

تُو کیا کہنے آیا ہے ـــــ جلدی بول کیا بات ہے۔

ہرکارہ: عالی جاہ! جو کچھ میں نے دیکھا ہے، وہ ضرور بتانا چاہتا ہوں لیکن نہیں جانتا کیسے بتاؤں

میکبتھ: بول بول کیا بات ہے

ہرکارہ: میں پہاڑی پر کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ اتفاق سے میں نے برنم کے جنگل کی طرف دیکھا۔ یقین جانیئے یوں معلوم ہوتا تھا کہ جنگل کا جنگل حرکت کرتا ہوا ہماری طرف آرہا ہے۔

میکبتھ: غلام! پاجی!

ہرکارہ: اگر میری بات غلط نکلے تو جو سزا حضور سے ملے گی، برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہاں سے تین میل کے اندر اندر یہ چلتا پھرتا جنگل ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ حضور خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

میکبتھ: اگر تیری بات غلط ثابت ہوئی تو میں تجھے درخت میں اٹا لٹکوا دوں گا،

حتی کہ تو بھوکا پیاسا گھٹ گھٹ کر مر جانے لگا۔ اور اگر تیری بات صحیح نکلی تو بے شک تو مجھے درخت میں لٹکا دیجیو۔ میرا عزم و ارادہ آج کمزور پڑ رہا ہے۔ مجھے اُن شیطان کی بچیوں کی گول مول، ذو معنی باتوں پر شک ہونے لگا ہے۔ جھوٹ بھی بولتی ہیں تو سچ میں لپیٹ کر۔ اُنھوں نے کہا تھا 'اُس وقت تک کسی سے خوف نہ کھا جب تک برنم کا جنگل اُٹھ کر ڈنسنین نہ آجائے" اور اب پورا جنگل ڈنسنین کی طرف آ رہا ہے۔ فوا" اپنی اپنی بندوقیں اُٹھا لو اور اپنے اپنے مورچے پر ڈٹ جاؤ۔ اگر اس ہرکارے کی بات صحیح ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم یہاں سے بھاگ جائیں یا محل میں رہیں۔ میں اِس دہکتے ہوئے سورج سے، اِس زندگی سے بیزار ہو چکا ہوں۔ خدا کرے دُنیا کا امن و امان کائنات کا یہ سارا نظم تباہ و برباد ہو جائے۔ خطرے کی گھنٹی بجا دو۔ ایسا قیامت کا طوفان آئے کہ یہ ساری دنیا خاک میں مل جائے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے، ہم اپنے جسموں پر زرہ بکتر پہنے ہوئے آخر دم تک موت کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ (جاتے ہیں)

○

ڈنسنین — محل کے سامنے

(نقارے کی آوازوں اور لہراتے ہوئے جھنڈوں کے ساتھ مالکوم، بوڑھا سیوارڈ، میکڈف وغیرہ اور اُن کے سپاہی ہاتھ میں ٹہنیاں لئے آتے ہیں)

مالکوم: اب تو ہم محل کے بالکل قریب آگئے ہیں۔ اب یہ اپنے ٹہنیوں کے پردے گرا دو اور اپنی اصل تعداد کا مظاہرہ کرو۔ چچا[1] آپ اپنے بہادر بیٹے کے ساتھ ہراول دستے کی رہنمائی کریں گے۔ پیش قدمی کا حق آپ ہی کا ہے۔ معزز میکڈف اور میں باقی فوج کو ہمراہ لے کر حسب پروگرام کام کریں گے۔

سیوارڈ: الوداع! اگر آج ہی رات کو اُس ظالم کی فوج سے ہمارا اُمنا سامنا ہو جائے تو مزہ آجائے۔ تخت یا تختہ۔ اُس نے شکست کھائی یا ہم نے

میکڈف: بگل بجا دو۔ تمام بگل اور وہ تمام فوجی نغمے بجا دو جو خون اور موت کے پیش خیمہ ہیں۔ (بجاتے ہیں)

ع۱ یعنی سیوارڈ

میدانِ جنگ کا دوسرا حصّہ

(بگل کی آوازیں۔ میکبتھ آتا ہے)

میکبتھ: دشمنوں نے مجھے ایک دلدل میں پھنسا دیا ہے۔ ایک غضب آلود ریچھ کی طرح مجھے کھمبے سے باندھ دیا گیا ہے۔ میں بھاگ نہیں سکتا۔ بلکہ ان کھلے ہوئے کتّوں سے لڑنے کے لئے مجبور ہوں۔ وہ مرد کون ہو سکتا ہے جسے عورت نے نہ جنا ہو؟ ایسے مرد کے سوا میں کسی سے نہیں ڈرتا۔

(نوجوان سیوارڈ آتا ہے)

نوجوان سیوارڈ: کیا نام ہے تیرا؟

میکبتھ: ابھی بچے ہو، میرا نام سن کر ڈر جاؤ گے۔

نوجوان سیوارڈ: نہیں کبھی نہیں۔ اگر تیرا نام دوزخی شیطان سے بھی زیادہ خوفناک ہو تو تجھ سے نہ ڈروں گا۔

میکبتھ: تو سنو، میرا نام میکبتھ ہے

نوجوان سیوارڈ: ایسا نفرت انگیز نام تو شیطان بھی اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا۔

میکبتھ: اور اتنا خوفناک بھی تو کہو۔

نوجوان سیوارڈ: نہیں خوفناک نہیں۔ اے قابلِ نفرت انسان تو جھوٹا ہے۔ اگر ثبوت

چاہتا ہے تو میری تلوار حاضر ہے

(دونوں لڑتے ہیں اور نوجوان سیوارڈ قتل ہو جاتا ہے)

میکبتھ: تُو تو عورت کا جنا نکلا۔ میں اُن تلواروں کو دیکھ کر مسکراتا ہوں اور اُن ہتھیاروں کو دیکھ کر قہقہے لگاتا ہوں جو اُس مرد کے ہاتھ میں ہوں جسے عورت نے جنم دیا ہو (جاتا ہے)

(بگل کی آوازیں۔ میکڈف آتا ہے)

میکڈف:۔ آواز اس طرف سے آ رہی ہے۔ او ظالم میکبتھ! اپنی صورت چھپائے کہاں پھر رہا ہے، میرے سامنے کیوں نہیں آتا۔ اگر تو کسی اور کے ہاتھ سے مارا گیا تو میرے بیوی بچوں کی بے چین روحیں ہمیشہ مجھے ستاتی رہیں گی۔ میں بھاڑے کے ٹٹو سپاہیوں سے لڑنا اپنی ہتک سمجھتا ہوں، جن کے ہتھیار بھی کرایہ کے ہیں، جو برچھیاں اور سنگینیں بلند کرتے ہیں تو روٹی کے چند ٹکڑوں کی خاطر۔ میکبتھ اگر تجھے مرنا ہے تو اس تلوار کی تیز دھار سے مرے گا اور آرام سے مرے گا، ورنہ یہ تلوار کسی اور شخص پر اُٹھے بغیر واپس میان میں چلی جائے گی اور پھر کبھی نہیں نکلے گی۔ یہ شور کی آواز اِدھر سے آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے میکبتھ یا کوئی اور بڑی شخصیت نزدیک ہی ہے۔ اے میری قسمت، کبھی تو میری یاوری کر۔ آج میکبتھ کی شکل مجھے دکھا دے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتا (جاتا ہے۔ بگل کی آوازیں)

(مالکوم اور بوڑھا سیوارڈ آتا ہے)

سیوارڈ: اِدھر آیئے حضور، کیونکہ محل کے اس حصے کے لوگ دست بردار ہو گئے ہیں۔ باقی دونوں اطراف اُس ظالم کے سپاہ برابر لڑ رہے ہیں۔ ہمارے امرا بھی بڑی دلیری سے لڑ رہے ہیں۔ عملاً فتح آپ کی ہو گئی ہے۔ بس تھوڑا سا کام باقی ہے۔

مالکوم: ہم نے کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جو پہلے دشمن کی طرف سے لڑ رہے تھے لیکن اب ہماری طرف ہو گئے ہیں۔

سیوارڈ: محل میں داخل ہو جیئے جناب اور قبضہ کیجیے۔

(جاتے ہیں۔ بگل کی آوازیں)

آٹھواں منظر

میدانِ جنگ کا دُوسرا حصّہ

(میکبتھ آتا ہے)

میکبتھ: میں اُس رومی احمق کی طرح کیوں اپنا گلا اپنی ہی تلوار سے کاٹوں؟ جب تک میرے سامنے یہ زندہ دشمن موجود ہیں، میری تلوار کا گھاؤ ان پر

نہیں ان کے بدن پر پڑنا چاہیئے

(میکڈف آتا ہے)

میکڈف: او دوزخی کتے، اِدھر میری طرف دیکھ

میکبتھ: میں اس لمحہ تک صرف تیری ذات سے کنارہ کرتا رہا۔ میں کہتا ہوں چلا جا۔ میرا ضمیر تیرے خاندان کو قتل کرنے کی وجہ سے پہلے ہی بڑا دکھی ہے۔

میکڈف: میرے پاس الفاظ نہیں، تلوار ہے۔ میری زبان اس کی دھار میں ہے۔ تُو ایسا کمینہ اور پاجی ہے کہ الفاظ تیری تعریف کرنے سے قاصر ہیں۔

(دونوں لڑتے ہیں)

میکبتھ: کیوں مفت میں اپنی طاقت ضائع کر رہا ہے۔ تُو اپنی تلوار سے ہوا کو کاٹ سکتا ہے لیکن مجھ پر معمولی سا زخم بھی نہیں لگا سکتا۔ اپنی تلوار کے وار کسی ایسے پر آزما جس کا جسم کٹ سکتا ہو۔ تجھے پتہ نہیں میری حفاظت جادو کی طاقت کر رہی ہے۔ میں کسی ایسے آدمی کے ہاتھوں نہیں مر سکتا جو عورت کا جنا ہو۔

میکڈف: جادو پر اتنا زیادہ اعتقاد نہ رکھ۔ وہ فرشتہ جس پر تُو اس قدر فریفتہ ہے اور جس کی تُو اتنی خدمت کرتا رہا ہے، آج بولتا کیوں نہیں۔ تجھے بتاتا کیوں نہیں کہ میکڈف عورت کا جنا نہیں ہے۔ کیونکہ اُسے اُس کی ماں کے رحم سے قبل از وقت نکالا گیا تھا۔

میکبتھ: اُف، تیری منحوس زبان پر خدا کی پھٹکار۔ تیری بات نے میری مردانگی کے

نصف بہتر کو بالکل گائے بنا دیا ہے۔ اُن شعبدہ باز جادوگرنیوں کی بات پر کوئی اعتبار نہ کرے۔ وہ ہمیشہ بات کو ہیر پھیر کر بیان کرتی ہیں۔ وہ ہم سے وعدہ ضرور کرتی ہیں، وعدہ ایفا بھی کرتی ہیں لیکن محض لفظی حد تک۔ اُس وعدے کا جو مفہوم ہمارے ذہن میں ہماری توقعات کے مطابق ہوتا ہے، وہ اُسے بالکل فراموش کر جاتی ہیں۔ میں تیرے ساتھ نہیں لڑتا۔

میکڈف: ہار گیا۔ تو بزدل اپنی شکست مان، اور ہمیشہ کے لیے لوگوں کے لئے ایک تماشا بن۔ ہم تیری تصویر کھمبے پر لٹکائیں گے اور نیچے لکھیں گے "انسانیت سوز ظالم وجابر کی تصویر"

میکبتھ: میں تجھ سے ہار نہیں مانوں گا کہ بعد میں اس کل کے چھوکرے مالکوم کے قدموں میں ناک رگڑوں اور ہلڑباز، رذیل عوام کے سامنے کھڑے ہو کر اُن کی لعنت ملامت سنوں۔ برنم کا جنگل اگرچہ یہاں ڈنسینن آگیا ہے، اور اگرچہ تو جو عورت کا جنا نہیں ہے، میرا مقابلہ کر رہا ہے۔ لیکن میں آخری سانس تک ہار نہیں مانوں گا۔ یہ میں اپنی آزمودہ اور مضبوط فولادی ڈھال اپنے سامنے کرتا ہوں۔ میکڈف! اپنا پورا زور لگالے۔ لعنت ہے اُس پر جو پہلے ہار کی چیخ نکالے۔

(لڑتے ہوئے جاتے ہیں۔ بگل کی آوازیں)

(شام کا بگل۔ شہنائیوں کی آوازیں۔ نقارے کی چوٹ اور



لہراتے ہوئے جھنڈوں کے ساتھ مالکوم، بوڑھا سیوارڈ،
راس، لینوکس، اینگز، کیتھنس، منٹیتھ اور چند سپاہی آتے ہیں)

مالکوم: جو دوست اس وقت ہمیں نظر نہیں آ رہے، خدا کرے صحیح سلامت لوٹ آئیں۔

سیوارڈ: کچھ نہ کچھ تو ضرور شہید ہوئے ہوں گے۔ زندہ لوگوں کی تعداد دیکھتے ہوئے کہہ سکتا ہوں کہ یہ نہایت اہم فتح آپ نے مفت میں حاصل کر لی ہے۔

مالکوم: میکڈف کہاں ہے؟ تمہارا بیٹا بھی نظر نہیں آتا۔

راس: حضور، آپ کے بیٹے نے جانباز سپاہیوں کا سا حق ادا کیا ہے۔ ابھی اُس کی عمر ہی کیا تھی۔ اُس نے اپنی جسمانی طاقت کا ثبوت بہت جلدی دیا۔ میدانِ جنگ میں اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہٹا اور ایسی بے جگری سے لڑا کہ بتا نہیں سکتا۔ اُس نے بہادر مردوں کی طرح موت کا استقبال کیا۔

سیوارڈ: تو کیا وہ مارا گیا؟

راس: جی ہاں۔ اور اُس کی لاش میدانِ جنگ سے آ گئی ہے۔ آپ دُکھ کیوں محسوس کرتے ہیں۔ اگر کریں گے تو آپ کا دُکھ اُس کی دلیری کی طرح لامحدود ہو جائے گا۔

سیوارڈ: کیا زخم اُس کے جسم کے سامنے آئے تھے؟

راس: جی ہاں سینے پر

سیوارڈ: تو پھر وہ خدا کا سپاہی ہے۔ اگر میرے اتنے فرزند ہوتے جتنے سر کے بال تو شاید میں اُن سب کے لیے اتنی اچھی اور شریفانہ موت کی خواہش نہ کرتا، جیسی شریفانہ موت میرے اس بیٹے نے حاصل کی ہے۔ اُس کی ماتمی گھنٹی بج چکی ہے۔

مالکوم: نہیں، وہ اِس سے زیادہ اظہارِ ماتم کا مستحق ہے۔ اور میں وقت آنے پر ضرور کروں گا۔

سیوارڈ: نہیں حضور! اُس کے لئے ماتم کی ضرورت نہیں۔ کہتے ہیں اُس نے مردوں کی طرح جان دی، اُس کی زندگی کا یہی انعام کافی ہے۔ خدا اُسے اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ یہ لو ایک اور خوشخبری

(میکڈف دوبارہ آتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں میکبتھ کا سر ہے)

میکڈف: زندہ باد بادشاہ سلامت! اب آپ بادشاہ ہی ہیں۔ یہ دیکھئے میرے ہاتھ میں کیا ہے، اُس غاصب کا لعنتی سر ہے۔ آج سے وقت آزاد ہے ہمارا ملک آزاد ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت آپ کے گرد اگرد سلطنت کے تمام شرفا کھڑے ہیں، جن کے دلوں میں مبارکباد کی آوازیں باہر نکلنے کو تڑپ رہی ہیں۔ میں اِن آوازوں کا نمائندہ بن کر نعرہ بلند کرتا ہوں۔

شاہِ سکاٹ لینڈ، زندہ باد!

سب مل کر: شاہ سکاٹ لینڈ، زندہ باد!

(شہنائیاں بجتی ہیں)

مالکوم: ہم مزید وقت ضائع کئے بغیر عنقریب تم میں سے ہر ایک کی محبت اور وفاداری کا پُرخلوص شکریہ ادا کریں گے۔ اے میرے امیرو اور رشتہ دارو! ہم تم میں سے ہر ایک کو آج ارل کا خطاب عطا کرتے ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں یہ خطاب سب سے پہلے تمہارے ہی نام آیا ہے۔ ہمیں اور بھی کئی کام کرنے ہیں جو نئے دور کے آغاز کے ساتھ ساتھ انجام کو پہنچیں گے۔ سب سے پہلے اپنے اُن جلاوطن دوستوں کو واپس اپنے وطن بلانا ہے جنہیں اس ظالم و جابر کے دامِ فریب سے بچ کر جانا پڑا تھا۔ اِس مُردہ قصائی اور اِس کی شیطان صفت ملکہ کے سنگدل کارندوں کا پتہ چلانا ہے اور اُنہیں سزا دینی ہے۔ وہی ملکہ جس کے متعلق سنا ہے کہ اُس نے خودکشی کر لی تھی۔ یہ اور دوسری تمام ضروری اور مفید باتیں، جو ہماری توجہ کی طالب ہیں، انشاءاللہ وقت اور موقع کے ساتھ ساتھ مناسب طور پر انجام پائیں گی۔ اب ہم آپ سب کا اور آپ میں سے ہر ایک کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں، اور آپ سب کو دعوت دیتے ہیں کہ سکون آ کر ہماری رسمِ تاج پوشی کا نظارہ کریں۔

(شہنائیاں بجتی ہیں۔ سب چلے جاتے ہیں۔

○

میکبتھ

"شیکسپئر کا معبود ہے سماجی نظم، ور اس کی کائنات میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی سماج میں انتشار پیدا کرے۔ یہ بنیادی اصول تو خیر شیکسپئر کے سب المیوں میں نظر آتا ہے۔ لیکن "میکبتھ" میں اس نے صراحتاً سماجی نظم، آزادی، نصاف اور امن کا رشتہ شعور سے قائم کیا ہے۔ اس ڈرامے میں ظلمت اور بدی کی کائنات میکبتھ کے جرم سے پیدا ہرئی اور میکبتھ کا اصل جرم بادشاہ کا قتل نہیں بلکہ شعور کی ہلاکت ہے۔ میکبتھ اور اس کی بیوی اپنے ساتھ ساری دنیا کو لاشعور کے اندھیرے میں کھینچتے چلے گئے ہیں۔ جہاں ایک چیز دوسری چیز سے الگ دکھائی نہیں دیتی، جہاں امتیازات مٹ گئے ہیں، واضح شکلیں نہیں رہیں اور انسان کرب میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنے کرب کی شناخت کھو بیٹھتا ہے"۔

محمد حسن